الٓمٓ

قُرآناً عَجَباً

www.KitaboSunnat.com

نگہت ہاشمی

النور پبلیکیشنز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُرآناً عَجَباً

نگہت ہاشمی

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن مسعودؓ اسلامک لائبریری
کتاب نمبر: ~~1307~~
J3-504 جوہر ٹاؤن لاہور

قُرآناً عَجَباً

ابن مسعودؓ اسلامک لائبریری
کتاب نمبر: 1308
J3-504 جوہر ٹاؤن لاہور

نگہت ہاشمی

النور پبلیکیشنز

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق ادارہ محفوظ ہیں

نام کتاب : "قرآنًا عَجَبًا" [الٓمّٓ' پارہ 1]
مصنفہ : نگہت ہاشمی
طبع اوّل : نومبر 2006ء
تعداد : 2100
ناشر : النورانٹرنیشنل
لاہور : E109/C' سٹریٹ 2' علی ویو' گلشن پارک' بیدیاں روڈ' نزد فوجی فاؤنڈیشن' کینٹ۔فون: 042-5743152
فیصل آباد : 103 سعید کالونی نمبر 1' کینال روڈ۔فون: 041-8721851
بہاولپور : 7A' عزیز بھٹی روڈ' ماڈل ٹاؤن اے۔فون: 062-2875199-2885199' فیکس: 062-2888245
ملتان : 888/G/1' بالمقابل پروفیسرز اکیڈمی' بوسن روڈ' گلگشت۔فون: 061-6008449

ای میل : alnoorint@hotmail.com
ویب سائٹ : www.alnoorpk.com

بہاولپور : ملک میں النور کی پروڈکٹس حاصل کرنے کے لیے رابطہ کریں:
مومن کمیونی کیشن' 48-B' گرین مارکیٹ۔ بہاولپور۔فون: 062-2888245

مطبع : عبدالرفیع پرنٹرز اینڈ پبلیشرز

قیمت : -/100 روپے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست

ابتدائیہ				7
سورۃ الفاتحہ		❖	"افتتاح"۔	11
سورۃ البقرہ	رکوع	❖	1	31
	رکوع	❖	2	37
	رکوع	❖	3	45
	رکوع	❖	4	52
	رکوع	❖	5	59
	رکوع	❖	6	68
	رکوع	❖	7	75
	رکوع	❖	8	77
	رکوع	❖	9	80
	رکوع	❖	10	85
	رکوع	❖	11	89
	رکوع	❖	12	93
	رکوع	❖	13	97
	رکوع	❖	14	101
	رکوع	❖	15	103
	رکوع	❖	16	106

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابتدائیہ

قرآن مجید کو انسان کے قلب و ذہن اور زندگی میں اُتارنے کے لیے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے جو طریقے اختیار کیے ہیں اُن میں سے ایک اہم طریقہ سوال و جواب کا ہے۔مثلاً سورۃ المدثر میں اللہ تعالیٰ سوال کرتے ہیں۔

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سَقَرُ ﴿۲۷﴾

''تم کیا جانو کیا ہے وہ دوزخ۔''

پھر اگلی ہی آیت میں جواب دیا جاتا ہے۔

لَا تُبْقِيْ وَلَا تَذَرُ ﴿۲۸﴾ لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ ﴿۲۹﴾ عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ﴿۳۰﴾

''نہ باقی رکھے نہ چھوڑے۔کھال جُھلس دینے والی۔اُنیس کارکن اِس پر مقرر ہیں۔''

سورۃ البلد میں اللہ تعالیٰ خود ہی سوال اُٹھا کر جواب دیتے ہیں۔

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُ ﴿۱۲﴾ فَكُّ رَقَبَةٍ ﴿۱۳﴾ اَوْ اِطْعٰمٌ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ ﴿۱۴﴾ يَّتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ﴿۱۵﴾
اَوْ مِسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ ﴿۱۶﴾ ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ﴿۱۷﴾

''اور تم کیا جانو کیا ہے وہ دشوار گزار گھاٹی،کسی گردن کو غلامی سے چھڑا دینا یا فاقے کے دن کسی قریبی یتیم یا خاک نشین مسکین کو کھانا کھلانا پھر (اس کے ساتھ یہ کہ) آدمی اُن لوگوں میں شامل ہو جو ایمان لائے اور جنھوں نے ایک دوسرے کو صبر اور (خلق خدا) پر رحم کی تلقین کی۔''

سوال آدھا علم ہے سوال جب اُٹھایا جاتا ہے تو ذہن متوجہ ہو جاتا ہے پھر جب جواب آتا ہے تو اس کا اثر گہرا ہوتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبی ﷺ کثرت سے اس طریقے کو استعمال فرماتے تھے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے انہوں نے بیان کیا

"قَالَ النَّبِيُّ ﷺ "أَيُّكُمْ مَالُ وَارِثِهِ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ مَالِهِ؟" قَالُوا: "يَارَسُولَ اللهِ! مَامِنَّا أَحَدٌ إِلَّامَالُهُ أَحَبُّ إِلَيْهِ؟" قَالَ: "فَإِنَّ مَالَهُ مَاقَدَّمَ، وَمَالَ وَارِثِهِ مَاأَخَّرَ" (صحيح بخارى، حديث نمبر 6442)

نبی ﷺ نے فرمایا:

"تم میں سے کون ہے جسے اپنے مال سے زیادہ اپنے وارث کا مال پیارا ہو۔؟"

انہوں نے عرض کیا:

"یارسول اللہ ﷺ! ہم میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جس کو اپنا مال زیادہ پیارا نہ ہو۔"

آپ ﷺ نے فرمایا:

"بے شک اُس کا مال وہ ہے جو اس نے آگے بھیجا (یعنی اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کیا) اور اس نے جو (مال) پیچھے چھوڑا، وہ اس کے وارث کا مال ہے"۔

ہر آیت میں غور وفکر کے بہت سے پہلو ہوتے ہیں لیکن انسان عام طور پر انہیں نظر انداز کر کے گزر جاتا ہے یہ پہلو سوال کی صورت میں سامنے آئیں تو انسان رُک کر سوچتا ہے۔ سوال وجواب کے انداز میں سیکھنا زیادہ آسان ہو جاتا ہے۔ انسان کو سوالوں کے جواب مل جائیں تو اطمینان ہو جاتا ہے، دل جمتا ہے۔

قرآن حکیم کو سوال وجواب کی صورت میں قرآنا عجبا کے نام سے مرتب کرنے کی کوشش کی ہے۔ ہر آیت کے اہم پہلوؤں کو سوال کی صورت میں اُٹھایا ہے اور نکات [points] کی صورت میں ان کا جواب قرآن حکیم ہی سے لینے کی کوشش کی ہے۔ میں نے یہ تجربہ کیا ہے کہ اس طرح اہم نکات Tips پر آجاتے ہیں۔ وہ نکات جن پر انسان عام طور پر یا تو سوچتا نہیں یا پھر ویسے ہی گزر جاتا ہے۔ اس سلسلے کی پہلی کڑی پہلا پارہ ہے۔ قرآن مجید کو اس انداز میں پڑھ کر ہر وہ شخص فائدہ اُٹھا سکتا ہے جو قرآن کے راستے کا مسافر بننا چاہتا ہے۔ اگرچہ سوال وجواب کے طریقے سے شعور بیدار ہوتا ہے لیکن ایک انسان کا علم محدود ہے، سمجھ محدود ہے، فرشتوں کی بات کو سامنے رکھیں تو اپنے علم کی حقیقت سامنے آتی ہے۔

قَالُوْا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ (البقرة:32)

"پاک تو آپ (اللہ) ہی کی ذات ہے ہم تو بس اتنا ہی علم رکھتے ہیں جتنا آپ نے ہم کو دے دیا ہے۔ حقیقت میں سب کچھ جاننے اور سمجھنے والا آپ کے سوا کوئی نہیں۔"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں اِن سب افراد کی بہت ممنون ہوں جنہوں نے اس کاوش کو پایہ تکمیل تک پہنچانے میں میری مدد کی۔

قارئین سے درخواست ہے غلطیوں کی نشاندہی ضرور کریں۔اگر اس سے کوئی بھلائی نصیب ہو تو اسے اللہ تعالیٰ کا کرم سمجھ لیں، آخرت کی فکر لاحق ہو جائے تو دعاؤں میں یاد رکھئے۔

اللہ تعالیٰ میری خطاؤں سے درگزر فرمائیں۔

دُعاؤں کی طلب گار

نگہت ہاشمی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ الفاتحہ

سوال 1: قرآن مجید کا مصنف کون ہے؟

جواب: اللہ سبحانہ وتعالیٰ۔

سوال 2: اللہ تعالیٰ کون ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ تمام جہانوں کا رب ہے۔ وہ پیدا کرتا ہے، پالتا ہے، پرورش کرتا ہے، بیج سے پورا پودا بناتا ہے، سارے جہان کی تدریجی نشوونما کرنے والا ہے۔ اسی نے انسان کی رہنمائی کی، وہ ابتداء سے انتہا تک ہر ہر موڑ کے لیے رہنمائی اور ہدایت دینے والا ہے، وہی زندگی دینے والا ہے، وہی موت دینے والا ہے، وہی موت کے بعد زندگی دینے والا ہے، وہی ساری زندگی کا حساب کتاب لینے والا ہے، وہی ہمیں ہمارے انجام تک پہنچانے والا ہے، وہی فرمانبرداروں کو جنت دینے والا ہے، وہی نافرمانوں کو جہنم تک پہنچانے والا ہے، وہ ازل سے ہے اور ابد تک رہے گا، وہ ساری قوتوں کا مالک ہے۔ اس کے ساتھ کوئی شریک نہیں، کوئی اس کو چیلنج نہیں کرسکتا، کوئی اس جیسا نہیں۔

سوال 3: قرآن مجید پڑھنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنا کیوں ضروری ہے؟

جواب: 1۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے:

فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ [النحل:98]

''پھر جب تم قرآنِ پاک کی تلاوت کرنے لگو تو شیطان مردود سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ لو۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

2۔ یہ کتاب ہمیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا راستہ بتاتی ہے، شیطان ہمیں اس راستے سے روکنا چاہتا ہے اور صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہی ہمیں اس کے شر سے بچا سکتی ہے۔

سوال 4: سورۃ الفاتحہ کے اور کون سے نام ہیں؟

جواب: امّ الکتاب، السّبع المثانی (سات بار بار پڑھنے والی آیات)، الشّفاء، الکنز، القرآن العظیم، الصلوٰۃ، امّ القرآن، الرّقیہ (پڑھ کر پھونکے جانے والی)۔

سوال 5: سورۃ الفاتحہ کی فضیلت کیا ہے؟

جواب: حدیث قدسی ہے:

اِنِّیْ اَعْطَیْتُکَ فَاتِحَةَ الْکِتَابِ وَھُوَ کَنْزٌ مِّنْ کُنُوْزِ عَرْشِی [بیہقی]

''اور میں نے آپ کو فاتحۂ کتاب عطا کی ہے اور وہ میرے عرش کے خزانوں میں سے ہے۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

فَاتِحَةُ الْکِتَابِ شِفَاءٌ مِّنْ کُلِّ دَآءٍ [سنن دارمی]

''سورۃ الفاتحہ ہر بیماری کے لیے شفاء ہے۔''

آپ ﷺ نے فرمایا:

''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اس جیسی سورت نہ تو تورات میں اتری ہے نہ انجیل میں اور نہ فرقان میں، یہ سبع مثانی اور قرآن عظیم ہے جو مجھے دیا گیا ہے۔'' [ترمذی: کتاب فضائل القرآن: 8/181-182]

سوال 6: فاتحہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: فاتحہ کا مطلب ہے: ''کھولنے والی''۔ چونکہ قرآنِ پاک کا آغاز اس سورۃ سے ہوتا ہے اس لیے اس کو سورۃ الفاتحہ کہتے ہیں۔

سوال 7: اللہ تعالیٰ کے نام سے کام کا آغاز کرنے میں کیا حکمت ہے؟

جواب: 1۔ انسان اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی انسان کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔

2۔ انسان برے کاموں سے بچ جاتا ہے۔

3۔ اللہ تعالیٰ کی مدد، برکت اور اس کی رضا شاملِ حال ہو جاتی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

4۔انسان کی ذہنیت صحیح رخ اختیار کر لیتی ہے۔

5۔کام کا اچھے انجام تک پہنچنا ممکن ہو جاتا ہے۔

6۔انسان کو اس بات کا احساس ہوتا ہے کہ تمام اختیارات تو اللہ ربّ العزت کے پاس ہیں، وہی ہر کام کروا سکتا ہے۔

سوال8: اللہ تعالیٰ نے سورۃ الفاتحہ میں اپنا تعارف کن صفات سے کرایا ہے؟

جواب: 1۔ربّ العالمین　2۔الرّحمٰن　3۔الرّحیم　4۔مالک یوم الدّین

سوال9: اللہ تعالیٰ کی معرفت (پہچان) کسے ملتی ہے؟

جواب: جو اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق جینا سیکھ لیتا ہے۔

سوال10: اللہ تعالیٰ کی معرفت (پہچان) انسان کی زندگی پر کیا اثرات مرتب کرتی ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کی معرفت (پہچان) سے

1۔انسان کی سوچ بدلتی ہے، عمل بدلتا ہے، انسان کی سرگرمیاں بدل جاتی ہیں۔

2۔قرآن سے تعلق بنتا ہے۔

3۔اخلاق بدلتے ہیں، انسان سچا انسان بنتا ہے، امانت دار بنتا ہے، وعدہ وفا کرنے والا بنتا ہے، حیا آتی ہے۔

4۔اللہ تعالیٰ کے لیے مال لٹانے، وقت اور صلاحیت لگانے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

5۔اللہ تعالیٰ کی مخلوق محبوب ہو جاتی ہے، مخلوق کی خدمت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

6۔انسان تعصّبات سے نکلتا ہے۔

7۔اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا، اس کے سامنے جھک جانے کا، سب کچھ اس کے حوالے کر دینے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

8۔اللہ تعالیٰ کی ملاقات کا شوق پیدا ہوتا ہے اور اس کی رضا کا حصول زندگی کا مقصد بن جاتا ہے۔

سوال11: اللہ تعالیٰ کی معرفت (پہچان) کیسے ملتی ہے؟

جواب: ☆ سوتے جاگتے ہر وقت اللہ تعالیٰ کی طرف دھیان رکھنے سے۔

☆ اپنی ذات پر، اپنے 'ہونے' اور 'نہ ہونے' پر غور و فکر کرنے سے۔

☆ کائنات پر غور و فکر کرنے سے۔

☆ اللہ تعالیٰ کی صفات پر غور و فکر کرنے سے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال 12: اللہ تعالیٰ کی صفات الرّحمن اور الرّحیم کو تعارف کے آغاز میں لانے کی حکمت بتائیں؟

جواب: تعارف کے لیے ہمیشہ بنیادی خصوصیت بیان کی جاتی ہے۔ چونکہ اللہ تعالیٰ کی صفات الرّحمٰن اور الرّحیم اس کی باقی صفات پر حاوی ہیں اس لیے رحمت کی شدت کو ظاہر کرنے کے لیے ان صفات کا دوبارہ تذکرہ کیا گیا ہے۔ ان صفات سے خالق اور مخلوق کا تعلق واضح ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا تعلق بندے کے ساتھ شدید رحمت اور شفقت کا ہے۔

سوال 13: اللہ تعالیٰ کے الرّحمن اور الرّحیم ہونے میں کیا فرق ہے؟

جواب: دونوں الفاظ ''رحم'' سے ہیں جس کا مطلب ہے ''دل کی نرمی''۔

☆ رحمٰن وہ ہے جو ہنگامی ضرورت کے موقع پر شدت کے ساتھ رحمت کرے۔

☆ رحیم وہ ہے جو اپنی رحمت کی وجہ سے ٹوٹی ہوئی چیز کو جوڑ دے یعنی ناتواں اور عاجز کی مدد کرنے والا، بار بار تسلسل کے ساتھ رحم کرنے والا۔

سوال 14: رحمت کی وضاحت کریں؟

جواب: 1۔ رحمت یہ ہے کہ کمال پر پہنچانے کے بعد رائیگاں نہ جانے دے، اسے نفع مند بنا دے۔

2۔ رحمت صرف رب کی جانب سے ہوتی ہے۔

سوال 15: اللہ تعالیٰ کی رحمت کے تذکرے سے انسان کے دل پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں؟

جواب: 1۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت بندۂ مومن کو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے پر اُبھارتی ہے۔

2۔ انسان کو یہ یقین آجاتا ہے کہ میرا رب مجھے، میرے وقت، میرے مال، میری صلاحیتوں اور میری قوتوں کو رائیگاں نہیں جانے دے گا۔

3۔ انسان یہ یقین رکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ میری اس زندگی کے ہر عمل کو فائدہ مند بنا دے گا۔

سوال 16: حمد کسے کہتے ہیں؟

جواب: حمد کا مطلب ہے کسی کی وہ تعریف جو زبان سے کی جائے۔

سوال 17: اَلْحَمْدُ سے کیا مراد ہے؟

جواب: 1۔ اَلْحَمْدُ کا مطلب ہے خاص تعریف جو صرف اللہ ربّ العزت کے لیے ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

2۔اللہ رب العزت کی وہ تعریف جو اس کی نعمتوں کے جواب میں کی جائے۔

3۔زبان اور دل سے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا۔

سوال 18: اللہ تعالیٰ کی تعریف کیوں کریں؟

جواب: 1۔وہ ہر چیز کا خالق، مالک، تدبیر اور انتظام کرنے والا ہے۔

2۔اس نے زندگی میں رہنمائی کے لیے قرآن عطا کیا۔

3۔وہ علم اور حکمت عطا کرتا ہے۔

4۔وہ مصائب ٹالتا ہے۔

5۔وہ آفتوں سے بچاتا ہے۔

6۔وہ دشمنوں سے دور رکھتا ہے۔

7۔وہ ہر قسم کے غم دور کرتا ہے۔

سوال 19: اَلْحَمْدُلِلّٰہِ کہنے کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: 1۔اَلْحَمْدُلِلّٰہِ قرآن می[redacted]رتبہ آیا ہے۔

2۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ تَمْلَأُ الْمِیْزَانَ [مسلم:534]

''اَلْحَمْد لِلّٰہِ کہنا میزان کو بھر دیتا ہے۔''

3۔ اَفْضَلُ الدُّعَاءِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ [مشکوۃ]

''سب سے افضل دعا اَلْحَمْد لِلّٰہِ کہنا ہے۔''

4۔محمد رسول اللہ ﷺ سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی تعریف کرنے والے تھے۔آپ ﷺ کے نام ''احمد'' اور ''محمد'' دونوں ہی حمد سے متعلق ہیں۔

5۔رسول اللہ ﷺ کی اُمت کا نام حمادون 'بہت حمد کرنے والے' رکھا گیا ہے۔حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

''پہلی کتابوں میں محمد ﷺ کی امت کا ''حمادون'' کے نام سے ذکر کیا گیا ہے جو ہر خوشی اور تکلیف کے موقع پر خدا کی حمد کریں گے اور ہر منزل پر بھی خدا کی حمد کریں گے اور ہر بلندی پر خدا کی بڑائی (نعرۂ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تکبیر) پکاریں گے۔'' [سنن دارمی]

سوال 20: رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ کی حمد کیسے اور کن مواقع پر بیان کرتے تھے؟

جواب: 1۔ کھانا کھانے کے بعد۔

2۔ نیند سے بیدار ہونے کے بعد۔

3۔ نیا لباس پہننے پر۔

4۔ سفر سے واپسی پر۔

5۔ چھینک آنے پر۔

6۔ سواری پر بیٹھتے ہوئے۔

7۔ خوشخبری ملنے پر وغیرہ وغیرہ۔

سوال 21: رب کی صفت کی وضاحت کریں؟

جواب: رب وہ ہے جو پرورش کرتا ہے، ابتداء سے انتہا تک پہنچاتا ہے، جو اشیاء کو پیدا کر کے کمال تک پہنچاتا ہے۔ رب کا لفظ قرآنِ حکیم میں 925 بار آیا ہے۔ یہ لفظ عربی زبان میں تین معنوں میں بولا جاتا ہے:

1۔ مالک اور آقا۔

2۔ پالنے اور پرورش کرنے والا، خبر گیری اور نگہبانی کرنے والا۔

3۔ فرمانروا، حاکم، مدبر اور منتظم۔ [تفہیم القرآن]

سوال 22: اللہ تعالیٰ کے رب العالمین ہونے سے کیا مراد ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کے رب العالمین ہونے سے مراد یہ ہے کہ

1۔ اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات کو پیدا کیا ہے۔

2۔ وہ ساری مخلوقات کی نگرانی کر رہا ہے۔

3۔ وہ ساری مخلوقات کی مسلسل نشوونما کر رہا ہے۔

4۔ وہ سارے جہانوں کی دیکھ بھال کر رہا ہے۔

قرآنِ حکیم میں اللہ تعالیٰ کا نام 'رب العالمین' 40 مرتبہ آیا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال23:۔اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کہنے کے انسان پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں؟

جواب:انسان جب یہ کلمہ کہتا ہے تو

1۔اس کی سوچ اور عمل کائنات سے ہم آہنگ ہو جاتی ہے۔جیسے کائنات اللہ تعالیٰ کے ہر حکم کی پابند ہے ایسے ہی انسان بھی اپنے رب کا پابند ہو جاتا ہے۔

2۔اس پر وہی اثرات مرتب ہوتے ہیں جو حضرت ابراہیم علیہ السلام پر ہوئے تھے کہ وہ اپنی ساری توقعات رب سے باندھ کر رکھتے تھے۔جیسا کہ فرمایا:

فَاِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِّیْٓ اِلَّا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ ۙ الَّذِیْ خَلَقَنِیْ فَهُوَ یَهْدِیْنِ ۙ وَالَّذِیْ هُوَ یُطْعِمُنِیْ وَیَسْقِیْنِ ۙ وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ یَشْفِیْنِ ۙ وَالَّذِیْ یُمِیْتُنِیْ ثُمَّ یُحْیِیْنِ ۙ وَالَّذِیْٓ اَطْمَعُ اَنْ یَّغْفِرَ لِیْ خَطِیْٓـَٔتِیْ یَوْمَ الدِّیْنِ ؕ [الشعراء:82-77]

’’میرے تو یہ سب دشمن ہیں بجز ایک رب العالمین کے،جس نے مجھے پیدا کیا،پھر وہی میری رہنمائی فرماتا ہے،وہ مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے اور جب میں بیمار ہو جاتا ہوں تو وہ مجھے شفا دیتا ہے،جو مجھے موت دے گا اور پھر دوبارہ مجھ کو زندگی بخشے گا اور جس سے میں امید رکھتا ہوں کہ روزِ جزا میں وہ میری خطا معاف فرما دے گا۔‘‘

3۔قرآنِ حکیم میں اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ 6 مرتبہ آیا ہے۔

سوال24:اللہ تعالیٰ کی صفت’’رب‘‘کے ساتھ ہمارا کیسا تعلق ہے؟

جواب:اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے اسی نام کے ساتھ دعائیں مانگنا سکھایا ہے۔مثلاً حضرت آدم علیہ السلام کی دعا:

رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ [الاعراف:23]

’’اے رب!ہم نے اپنے اوپر ستم کیا۔اب اگر تو نے ہم سے درگزر نہ فرمایا اور رحم نہ کیا تو یقیناً ہم تباہ ہو جائیں گے۔‘‘

سوال25:اللہ تعالیٰ کی صفت’’مالک‘‘کی وضاحت کریں؟

جواب:مالکِ حقیقی صاحبِ اختیار کو کہتے ہیں۔اللہ تعالیٰ کے مالک ہونے کا مطلب یہ ہے کہ

1۔وہ ایک ہی ساری کائنات اور تمام انسانوں کا مالک ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

2۔اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس کی ملکیت میں کوئی اس کا شریک نہیں ہے۔

3۔کسی بھی چیز کا کوئی اور اصلی مالک نہیں کہ اپنی ذاتی خواہشات کے مطابق اسے استعمال کرے۔

4۔وہ مالک آخرت میں ایسے تمام افراد سے حساب لے لے گا۔

سوال26:الدّین سے کیا مراد ہے؟

جواب:1۔اللہ تعالیٰ کی مکمل حاکمیت۔

2۔انسان کی مکمل عبودیت اور غلامی۔

3۔قانونِ جزا و سزا۔

4۔اس قانونِ جزا و سزا کے نفاذ کی قدرت۔[مترادفات القرآن]

سوال27:یوم الدّین سے کیا مراد ہے؟

جواب:یوم الدّین سے مراد قیامت کا دن یعنی روزِ جزا ہے جب انسان کے دنیا میں کیے گئے کاموں کا بدلہ (پورے انصاف کے ساتھ) دیا جائے گا۔

سوال28:اللہ تعالیٰ کے ''مالک یوم الدّین'' ہونے سے کیا مراد ہے؟

جواب:1۔جزا کے دن سارے اختیارات اللہ تعالیٰ کے پاس ہوں گے۔

2۔اس دن ہر چیز اس کے قبضۂ قدرت میں ہوگی۔

3۔کوئی فیصلہ اس کی مرضی کے بغیر نہیں ہو سکے گا۔

4۔اس دن کوئی سفارش، کوئی دوستی، کوئی تجارت کام نہیں آئے گی۔

سوال29:اگر اللہ رحمٰن ہے تو وہ سزا کیوں دے گا؟

جواب:1۔دنیا میں تمام اعمال کا بدلہ نہیں مل سکتا، یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کا تقاضا ہے کہ وہ انصاف اور عدل بھی کرے۔

2۔اللہ تعالیٰ رحمٰن ہے لیکن بے انصاف نہیں ہے سو جن کے برے اعمال اور زیادتیوں کی سزا ان کو دنیا میں نہ مل سکی ان کے لیے اللہ تعالیٰ نے دوزخ تیار کر رکھی ہے۔

3۔وہ قدر کرنے والا ہے اس لیے اس نے اچھے کام کرنے والوں کے لیے جنت بھی تیار کر رکھی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال 30: اللہ تعالیٰ روزِ جزا کا مالک ہے۔ یہ عقیدہ انسانی زندگی پر کیا اثرات ڈالتا ہے؟

جواب: 1۔ انسان کے اندر اللہ تعالیٰ کے آگے جواب دہی کا احساس پیدا ہوتا ہے۔

2۔ انسان صرف دنیا اور اس کی ضروریات کو پورا کرنے ہی میں گم نہیں ہو جاتا بلکہ آخرت میں بڑی کامیابی کی ضرورت کو پورا کرنے کے لیے اپنا وقت، مال اور صلاحیتیں پورے شعور کے ساتھ لگاتا ہے۔

3۔ انسان اپنے اچھے اعمال اور ساری کوششوں کی جزا دنیا میں نہیں بلکہ آخرت میں چاہنے لگتا ہے۔

4۔ اس کی ساری نیکیوں اور ساری کوششوں کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول ہو جاتا ہے۔

5۔ وہ اپنے اعمال کا بدلہ صرف اللہ تعالیٰ سے چاہتا ہے۔

6۔ وہ حق پر جم جاتا ہے۔

7۔ اسے یقین کی دولت مل جاتی ہے۔

8۔ اس کے دل کے اندر وسعت پیدا ہوتی ہے۔

9۔ اس کا اخلاق اچھا ہو جاتا ہے۔

10۔ وہ خواہش کا بندہ نہیں بنتا۔

11۔ وہ برے کاموں سے بچتا ہے اور نیکی کے کام کرتا ہے۔

12۔ وہ آخرت کے لیے محنت کرتا ہے، قربانیاں دیتا ہے۔ بھلائی کے کاموں میں تعاون کرتا ہے اور امید رکھتا ہے کہ سب کاموں کا اجر آخرت میں ملے گا۔

سوال 31: عبادت سے کیا مراد ہے؟

جواب: 1۔ پوجا اور پرستش۔

2۔ اطاعت اور فرمانبرداری۔

3۔ بندگی اور غلامی۔

سوال 32: ہم صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کیوں کریں؟

جواب: ہمیں اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے، زندگی اور موت کے سارے اختیارات اس کے قبضے میں ہیں اور تمام نعمتیں اس نے عطا کی ہیں۔ اس لیے اس کا حق ہے کہ زندگی کو اس کی مرضی کے مطابق گزارا جائے، تو ہمات، غلط طور طریقوں اور رسوم و رواج

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے بچا جائے اور لوگوں کی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی مانی جائے۔

سوال 33: ایک غلام کیسی زندگی گزارتا ہے؟

جواب: 1۔ اپنی سوچ، اپنی فکر، اپنے احساسات، اپنے جذبے، اپنا مال، اپنی صلاحیتیں، اپنی قوتیں اور اپنا سب کچھ اپنے مالک کے حوالے کر دیتا ہے۔

2۔ ہر معاملے میں اپنے مالک کی رضا چاہتا ہے۔

سوال 34: اللہ تعالیٰ کی غلامی کی کیا نشانیاں ہیں؟

جواب: 1۔ ہر معاملے میں اللہ تعالیٰ کی طرف رخ کرنا۔ اللہ تعالیٰ سے رہنمائی لینا۔

2۔ اپنے جسم، روح، مال اور صلاحیت پر اللہ تعالیٰ کا حق سمجھنا۔

3۔ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق لگانا۔

4۔ اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے رنگ میں رنگ لینا۔

5۔ اسلام کے مطابق اپنی انفرادی و اجتماعی زندگی کو ڈھالنا۔

6۔ اللہ تعالیٰ کے نظام کو قائم کرنے کی کوشش کرنا۔

سوال 35: اللہ تعالیٰ کی غلامی کے کیا فوائد ہیں؟

جواب: 1۔ جب انسان اللہ تعالیٰ کا غلام بن جاتا ہے تو اس کے اندر تواضع کا مزاج پیدا ہو جاتا ہے۔

2۔ انسان کا یہ مزاج انسانی تعلقات میں ظاہر ہوتا ہے۔

3۔ یہ تواضع والدین کے ساتھ تعلق میں حسنِ سلوک کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔

4۔ ہر شخص جس کا اس سے واسطہ پڑے اس کو ایسا انسان پاتا ہے جیسے وہ اللہ تعالیٰ کو اپنے اوپر کھڑا دیکھ رہا ہو۔

5۔ پھر انسان ہر ایک کا حق اس کے تعلق کے لحاظ سے اور اس کی ضرورت کے لحاظ سے ادا کرنے والا بن جاتا ہے۔

6۔ کسی انسان کو نظر انداز کرنا اس کو یوں لگتا ہے جیسے وہ اللہ تعالیٰ کے یہاں نظر انداز کیے جانے کا خطرہ مول لے رہا ہو۔

سوال 36: جو اللہ تعالیٰ کا غلام نہیں بنتا اُسے کیا نقصان ہوتا ہے؟

جواب: 1۔ اس کے اندر فخر کا احساس جاگ اُٹھتا ہے۔

2۔ وہ اپنے مال کو، اپنے علم اور اقتدار کو اپنی محنت اور قابلیت کا نتیجہ سمجھتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

3۔ایسا شخص اپنی کمائی کو صرف اپنا حق سمجھتا ہے۔

4۔کمزور رشتے داروں یا محتاجوں سے تعلق جوڑنا اسے اپنے مقام سے نچلے درجے کی چیز محسوس ہوتی ہے۔

5۔وہ خواہشات کی تسکین اور اپنی مصلحتوں کی تکمیل کے لیے خرچ کرنا کافی سمجھتا ہے۔

6۔ایسی کسی جگہ خرچ کرنے سے جہاں اس کی انا کو تسکین نہ ملے، اس کا دل تنگ ہوتا ہے۔

7۔ریاکاری کے لیے خرچ کرنے میں فیاض ہوتا ہے۔

8۔دینی مواقع پر خرچ کرنے میں بخیل ہوتا ہے۔

سوال 37: جو لوگ اپنا آپ اللہ تعالیٰ کے حوالے نہ کریں وہ کس کے حوالے کرتے ہیں؟

جواب: جو لوگ اپنا آپ اللہ تعالیٰ کے حوالے نہیں کرتے ان کا نفس اور ان کے معاملات شیطان کے حوالے ہو جاتے ہیں۔ وہ شیطان کے ساتھی بن جاتے ہیں۔ شیطان انہیں نفع کی امید دلاتا ہے اور انسان ان کی طرف دوڑتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ انسان ابدی نفع سے دلچسپی نہیں رکھتا مگر ایسی کوششیں اللہ تعالیٰ کے ہاں کام آنے والی نہیں ہیں۔

سوال 38: ہم اللہ تعالیٰ کے غلام کیسے بنیں؟

جواب: 1۔اللہ تعالیٰ کی مرضی کو قرآن و سنت سے جان کر اس کا باقاعدہ علم حاصل کر کے۔

2۔اس کی مرضی کے مطابق سوچنا سیکھ کر، اپنی فکر کو اس کی مرضی میں ڈھال کر۔

3۔اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق زندگی گزار کے۔

4۔اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق اللہ تعالیٰ کے بندوں کا رشتہ اللہ تعالیٰ سے جوڑ کر۔

5۔اللہ تعالیٰ کی زمین پر اس کے نظام کو قائم کرنے کے لیے اپنا مال، اپنی صلاحیتیں، اپنا وقت، اپنی قوتیں اور اپنے وسائل جھونک کر۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال 39: اللہ تعالیٰ کی غلامی اور غیر اللہ کی غلامی میں کیا فرق ہے؟ موازنہ کریں۔

جواب:

اللہ کی غلامی	غیر اللہ کی غلامی
1۔ اللہ تعالیٰ کی غلامی سے انسان کے اندر تواضع کا مزاج پیدا ہوتا ہے۔	1۔ غیر اللہ کی غلامی سے انسان یا تو تکبر میں مبتلا ہوتا ہے یا اس کی خودداری کچل کر رکھ دی جاتی ہے۔
2۔ انسان مال، علم، محنت اور قابلیت کو اللہ تعالیٰ کی عطا سمجھتا ہے۔	2۔ انسان اپنے مال، علم، صلاحیت اور قابلیت کو غیروں کی عطا سمجھتا ہے۔
3۔ انسان اللہ تعالیٰ کے آگے جھک جاتا ہے اور اپنے معاملات اپنے رب کے حوالے کر دیتا ہے۔	3۔ انسان اللہ تعالیٰ کے ماسوا اپنی خواہشات کی تکمیل کے لیے، دوسرے انسانوں یا بتوں کے آگے جھکتا ہے۔
4۔ انسان اپنا سب کچھ اللہ تعالیٰ کے لئے لگا دیتا ہے۔	4۔ انسان اپنا سب کچھ غیر اللہ کے لیے لگا تا ہے۔
5۔ ہر معاملے میں انسان کا رخ اللہ تعالیٰ کی طرف رہتا ہے۔	5۔ انسان انتشار کا شکار ہو جاتا ہے، ایک معاملے میں وہ کسی کی طرف رخ کرتا ہے اور دوسرے معاملے میں کسی اور کی طرف۔
6۔ انسان اپنی زندگی مکمل طور پر اسلام کے مطابق ڈھال لیتا ہے۔	6۔ انسان غیر اللہ کے دیے ہوئے طور طریقے، رسوم ورواج اور نظامِ زندگی کو اپنا لیتا ہے۔
7۔ انسان کو دنیا اور آخرت میں کامیابی نصیب ہوتی ہے۔	7۔ انسان دنیا میں بھی نقصان اٹھاتا ہے اور آخرت میں بھی، ناکامی اس کا مقدر بن جاتی ہے۔

سوال 40: انسان کو انسان کی غلامی سے نجات کیسے مل سکتی ہے؟

جواب: انسان کو انسان کی غلامی سے آزادی درج ذیل صورتوں میں مل سکتی ہے:

1۔ غلط رسومات کی غلامی سے آزادی۔

2۔ توہمات کی پیروی سے آزادی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

3۔غلط طریقہ ہائے زندگی سے آزادی۔

4۔باطل نظامِ زندگی کی پیروی سے آزادی۔

سوال 41: استعانت سے کیا مراد ہے؟

جواب: مدد چاہنا، مدد مانگنا۔

سوال 42: کیا اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی اور مدد کرسکتا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کے اختیارات اتنے وسیع نہیں کہ وہ مدد کر سکے۔

سوال 43: اگر اللہ تعالیٰ سے نہ مانگیں تو پھر کس سے مانگیں؟

جواب: اللہ تعالیٰ سے نہ مانگنے کی صورت میں پھر کوئی دروازہ کھلا نہیں۔ اس لیے کہ کوئی اور نہیں جو مدد کرنے پر قادر ہو۔

سوال 44: اللہ تعالیٰ سے مدد مانگنے اور اللہ تعالیٰ کے ماسوا دوسروں سے مدد مانگنے میں کیا فرق ہے؟ موازنہ کریں۔

جواب:

اللہ تعالیٰ	غیر اللہ (انسان، بت وغیرہ)
1۔مدد پر قدرت رکھتا ہے۔	1۔مدد پر قدرت نہیں رکھتے۔
2۔مدد کرنا چاہتا ہے۔	2۔کوئی ایسا مہربان نہیں جو بے غرض مدد کرنا چاہے۔
3۔سب کی سنتا ہے۔	3۔کسی کی سن نہیں سکتے، مدد کیسے کر سکتے ہیں۔
4۔سب کے حالات دیکھتا ہے۔	4۔دیکھنے کی وہ قدرت نہیں کہ حالات کا درست اندازہ لگا سکیں۔
5۔سب کے حالات جانتا ہے۔	5۔کسی کے حالات پورے طور پر نہیں جانتے۔
6۔سب کا خیر خواہ ہے۔	6۔کوئی سب انسانوں کا خیر خواہ نہیں ہو سکتا۔
7۔حکیم ہے، اس طرح مدد کرتا ہے کہ کسی دوسرے پر اس کی زد نہ پڑے۔	7۔کسی کے پاس وہ حکمت نہیں جس سے صحیح فیصلہ کیا جا سکے۔

سوال 45: اللہ تعالیٰ سے کس معاملے میں مدد مانگیں؟

جواب: 1۔عام مدد: زندگی کے ہر معاملے میں اللہ تعالیٰ سے رہنمائی مانگنی چاہیے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

2۔خاص مدد: اللہ تعالیٰ سے اپنے ازلی دشمن شیطان کے شر سے پناہ مانگنی ہے۔شیطان کے وسوسوں اور اکساہٹوں کا مقابلہ کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگنی چاہیے۔

سوال 46: اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ کے انسان پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں؟

جواب: 1۔انسان اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کا غلام سمجھتا ہے۔

2۔اللہ تعالیٰ کو اپنی زندگی کا مالک سمجھتا ہے۔

3۔اللہ تعالیٰ کو اپنی موت کا مالک سمجھتا ہے۔

4۔اپنے سارے معاملات اللہ تعالیٰ کے حوالے کر دیتا ہے۔

5۔ہر مشکل میں اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتا ہے۔

6۔اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کر کے مطمئن ہو جاتا ہے۔

سوال 47: ہدایت سے کیا مراد ہے؟

جواب: (الف)

1۔انسان کے ذہن کا رُخ گمراہی سے ہدایت کی طرف موڑنا۔

2۔انسان کے ذہن کو کفر سے اسلام کی طرف موڑنا۔

3۔انسان کے ذہن کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے اس کی فرمانبرداری کی طرف موڑنا۔یہ کام اللہ تعالیٰ کے رسولوں اور نیک لوگوں کے توسط سے ہوتا ہے لیکن اختیار اللہ تعالیٰ کا ہے۔

(ب) 1۔جو لوگ اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کی طرف آ جائیں انہیں سیدھا راستہ دکھانا۔

2۔سیدھے راستے پر آنے والوں کو راہِ راست پر چلانا۔یہ کام اللہ تعالیٰ کے رسول اور دوسرے مسلمان اللہ تعالیٰ کی مشیت سے کرتے ہیں۔[مترادفات القرآن]

سوال 48: ہدایت کے ذرائع کون کون سے ہیں؟

جواب: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''بہترین بات اللہ تعالیٰ کی کتاب اور بہترین ہدایت نبی ﷺ کی دی ہوئی ہے۔'' [مسلم]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال 49: انسان کو دنیا میں کب تک ہدایت کی ضرورت رہتی ہے؟

جواب: ہر ایک کو اپنی زندگی کے لیے راستہ چاہیے۔ جیسے بیج سے کونپل نکلتی ہے، اس کونپل کو باہر آنے کے لیے راستہ چاہیے۔ یہ راستہ پالینا کونپل کے بس میں نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے یہ رہنمائی بیج کے اندر رکھ دی ہے۔ جب تک کونپل تنے اور شاخوں کی شکل اختیار کرتی ہے اسے رہنمائی چاہیے۔ اگر کسی سٹیج پر یہ رہنمائی نہ ملے تو وہ کونپل جو پودے یا درخت کا روپ اختیار کر چکی ہوتی ہے اس کا زندہ رہنا ممکن نہیں رہتا۔ یہ خدائی رہنمائی ہے اور بیج کو اس رہنمائی کے لیے شعوری کوشش نہیں کرنا پڑتی۔

ایسے ہی انسانوں کو بھی رہنمائی کی ضرورت ہے۔ چونکہ انسان مادی اور روحانی دو طرح کا وجود رکھتا ہے، اس لیے مادی رہنمائی جو ہمارے جسم کے بڑھنے اور کام کرنے کے لیے ہوتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے فطری طور پر مستقل جاری رہتی ہے لیکن شعوری رہنمائی کے لیے انسان کو کوشش کرنی پڑتی ہے۔ جیسے جسم کو موت تک کے لیے رہنمائی چاہیے ایسے ہی عقل کو، شعور کو موت تک رہنمائی چاہیے۔ زندگی میں جب اس رہنمائی کا سلسلہ چھوٹے گا یا ٹوٹے گا، عقل اور شعور اپنا راستہ گم کر دیں گے اور یوں انسان جو اپنے رب کی طرف سفر کر رہا ہے، اس کا یہ سفر یا تو ختم ہو جائے گا یا انسان اللہ تعالیٰ کی رہنمائی کو گم کر کے اللہ تعالیٰ کے ناپسندیدہ بندوں میں شامل ہو جائے گا۔ جیسے جسم کو موت تک غذا کی ضرورت ہے، پانی کی ضرورت ہے، لباس کی ضرورت ہے، ایسے ہی عقل کو موت تک اللہ تعالیٰ کی رہنمائی کی ضرورت ہے۔ حشر کے میدان میں بھی اللہ رب العزت کی رہنمائی کی ضرورت ہوگی۔

سوال 50: صراطِ مستقیم سے کیا مراد ہے؟

جواب: 1۔ جو راستہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے لیے کھولا۔

2۔ جس پر چلنے کی دعوت اللہ تعالیٰ کے رسولوں نے دی۔

3۔ جس پر اللہ تعالیٰ کے نیک بندے چلتے رہے ہیں۔

4۔ جو ہمیں اللہ تعالیٰ کی رضا اور جنت تک لے جا سکتا ہے۔

5۔ سیدھا راستہ صرف اللہ تعالیٰ ہی دکھا سکتا ہے اور اس پر چلا بھی سکتا ہے۔

سوال 51: اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ کی وضاحت کریں؟

جواب: 1۔ عاجز بندوں کی رب سے دعا ہے کہ دل ہمارا ہے، ذہن ہمارا ہے لیکن ان پر ہم قدرت نہیں رکھتے۔ ہمارے ذہن کو اور ہمارے دل کو اس کے تقاضوں پر مطمئن کر دے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

2۔ یااللہ! آپ سیدھے راستے پر لائے ہیں، اس راستے پر آپ ہی نے چلانا ہے، ہمیں سیدھے راستے پر چلا لے۔

3۔ یااللہ! دلی ذوق وشوق اور جذبوں کی ڈور آپ کے ہاتھ میں ہے۔ ہمارے جذبوں کی اور شوق کی رہنمائی فرمایئے، ہمیں سیدھے راستے پر چلنے کا ذوق وشوق عطا فرمایئے۔

4۔ یااللہ! سیدھے راستے پر چلنے کے لیے اپنے بہترین بندوں کی صحبت اور ان کا تعاون عطا فرمایئے، ایسے بندوں کی طرف ہماری رہنمائی فرمایئے۔

5۔ یااللہ! سیدھے راستے پر چلنے کے لیے بہترین قافلہ (اسلامی جماعت) کی طرف رہنمائی فرمایئے۔

سوال 52: اللہ تعالیٰ کا انعام کیا ہے؟

جواب: انعام سے مراد اللہ تعالیٰ کی وہ نعمت ہے جس کے ذریعے انسان دنیا وآخرت کی کامیابی کا راستہ معلوم کرتا ہے۔ انعام سے مراد اللہ تعالیٰ کی ہدایت اور شریعت ہے۔ جس کو ہدایت دی گئی اور دین کی سمجھ مل گئی وہی انعام یافتہ ہے۔

سوال 53: انعام یافتہ لوگ کون ہیں؟

جواب: انعام یافتہ لوگوں سے مراد ہدایت یافتہ لوگ ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہیں جنت کے راستے کا پتہ بھی چل گیا اور اس پر رواں دواں بھی رہے۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر محمد رسول اللہ ﷺ تک تمام انبیاء علیہم السلام اور ہر دور کے نیک افراد بھی ان میں شامل ہیں۔ ارشاد ربانی ہے:

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا [النساء:69]

"جو اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کی اطاعت کرے گا وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوگا جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا ہے یعنی انبیاء علیہم السلام، صدیقین، شہداء اور صالحین، کیسے اچھے ہیں یہ رفیق جو کسی کو میسر آئیں۔"

سوال 54: اللہ تعالیٰ کے غضب سے کیا مراد ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کا غضب اس کی ناراضی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے ناراض ہوتا ہے جو اس کی اطاعت سے انکار کریں، جو شرک کریں، کفر کریں اور اس کی نعمتوں پر ناشکری کریں۔

سوال 55: اللہ تعالیٰ کا غضب کن لوگوں پر ہوا؟

جواب: سب سے پہلے یہ غضب ابلیس پر ہوا جس نے نافرمانی کی اور تکبر کیا۔ اکثر مفسرین کے خیال میں مغضوب لوگوں سے یہودی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مراد ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے بندر اور سؤر بنا دیا۔

سوال 56: اللہ تعالیٰ کے غضب کا اظہار کیسے ہوتا ہے؟

جواب: 1۔ ابتداء میں انسان اللہ تعالیٰ کو یاد رکھنا بھول جاتا ہے۔

2۔ انسان کو اپنے انجام کی فکر نہیں رہتی۔

3۔ انسان کے دل میں دنیا کی محبت رچ بس جاتی ہے۔ وہ دنیا کے لیے جینا شروع ہو جاتا ہے اور آخرت کو بھول جاتا ہے۔

4۔ انسان کا دل سخت ہو جاتا ہے، اس پر کوئی نصیحت اثر نہیں کرتی۔

5۔ انسان اعلانیہ نافرمانی کے کام کرنے لگتا ہے۔

6۔ سوسائٹی کے بڑے برائی اور بے حیائی کے کاموں میں تعاون کرتے ہیں اور نیکی کے کاموں کے مخالف ہو جاتے ہیں۔

7۔ حکومتی نظام ان لوگوں کے ہاتھ میں چلا جاتا ہے جو شر کو پھیلانا چاہتے ہیں اور خیر کو ختم کرنا چاہتے ہیں۔

8۔ اللہ تعالیٰ کے دشمن مسلمانوں پر غالب آجاتے ہیں اور مسلمانوں کے دل ان سے رعب کھانے لگتے ہیں۔

9۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ناراضی کا اظہار قدرتی آفتوں، زلزلوں، سیلابوں وغیرہ کی صورت یا خانہ جنگیوں کی صورت میں ہوتا ہے۔

10۔ جس قوم کے لیے اللہ تعالیٰ طے کر لیتے ہیں اس کو پھر ایسے عذاب میں مبتلا کر دیا جاتا ہے کہ وہ صفحۂ ہستی سے مٹ جاتی ہے۔

سوال 57: الضَّآلِّین یعنی بھٹکے ہوئے لوگوں سے کیا مراد ہے؟ اور یہ کون لوگ ہیں؟

جواب: بھٹکے ہوئے لوگ وہ ہیں جنھوں نے اللہ تعالیٰ کی ہدایت آنے کے بعد اس کو گم کر دیا، اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اس کے احکامات کو بدل ڈالا۔ اکثر مفسرین کے خیال میں اس سے مراد عیسائی ہیں جنھوں نے اپنا راستہ گم کر دیا۔

سوال 58: انسان گمراہ کیسے ہوتا ہے؟

جواب: 1۔ جب وہ اپنے رہنما کی پیروی چھوڑ دے (اس کی بات نہ مانے)۔

2۔ جب وہ اپنے رہنما پر بھروسہ نہ کرے۔

3۔ جب وہ اپنی مرضی کے کام کرنا چاہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال59: انعام یافتہ، گمراہ اور اللہ تعالیٰ کے غضب کے شکار انسانوں کا موازنہ کریں؟

جواب:

انعام یافتہ لوگ	مَغۡضُوۡبُ عَلَیۡهِم	اَلضَّآلِّیۡن
1۔صراطِ مستقیم پر چلنے کے لیے قرآنِ مجید اور حدیثِ نبوی ﷺ کا علم حاصل کرتے ہیں۔	1۔قرآنِ مجید اور حدیثِ نبوی ﷺ کو جانتے ہیں کہ اس پر چلنا کامیابی کے لیے ضروری ہے لیکن سرکشی کی وجہ سے قبول نہیں کرتے۔	1۔قرآنِ مجید اور حدیثِ نبوی ﷺ کو جاننے اور قبول کرنے کے بعد خواہشات میں مبتلا ہوکر اس کو ضائع کر دیتے ہیں۔
2۔اس کے مطابق اپنی زندگی بسر کرتے ہیں۔	2۔اس کی مخالفت کے لیے اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔	2۔خواہشات کی وجہ سے صراطِ مستقیم پر چلنا چھوڑ دیتے ہیں۔
3۔مسلمانوں کو صراطِ مستقیم پر چلنے کی دعوت دیتے ہیں۔ صراطِ مستقیم (اسلامی نظام) کے لیے اپنا وقت، مال، صلاحیتیں، قوتیں اور روابط سب کچھ لگا دیتے ہیں۔	3۔مسلمانوں کو صراطِ مستقیم پر چلنے سے روکتے ہیں۔	3۔دوسروں سے متاثر ہوکر، ان کے بہکاوے میں آکر صراطِ مستقیم پر چلنا چھوڑ دیتے ہیں۔
4۔مسلمانوں کو اس راستے پر چلنے کے فوائد بتاتے ہیں اور اس راستے پر نہ چلنے کے نقصانات سے آگاہ کرتے ہیں۔	4۔مقصدِ زندگی بھلانے کے بعد اسلام کے بارے میں ذہنوں میں شکوک و شبہات پیدا کرتے ہیں۔	4۔اسلام کے بارے میں شک میں مبتلا ہونے کے بعد اسلام دشمنوں کا ساتھ دیتے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انعام یافتہ لوگ	مَغضُوبٌ عَلَیہِم	اَلضَّآلِّین
5۔ ایسے مراکز،فورم یا جماعتیں بناتے ہیں جو لوگوں کو اسلام کے راستے پر چلا سکیں۔یہ جماعتیں لوگوں کے وقت، مال اور صلاحیتوں کو اسلام کی ترویج و اشاعت اور خدمتِ خلق کی سرگرمیوں کے لیے لگواتی ہیں تاکہ انسان اپنے مقصدِ زندگی کو حاصل کر سکیں اور مسلمان ان کے ساتھ تعاون کرتے ہیں۔	5۔ مسلمانوں کو اسلام کے راستے (صراطِ مستقیم) سے ہٹانے کے لیے ان کے ذہنوں کو خراب کرتے ہیں،انہیں مال کی محبت اور خواہشات کی محبت میں مبتلا کر دیتے ہیں،انہیں ایسی سرگرمیوں میں لگا دیتے ہیں جس سے یہ اپنا مقصدِ زندگی بھول جائیں۔	5۔ایسی سرگرمیوں میں مصروف ہو جاتے ہیں کہ خدا یاد نہ رہے،ان کی زندگی کا مقصد مال کمانا اور مال کے ذریعے دنیا میں عزت اور بڑائی حاصل کرنا رہ جاتا ہے۔
6۔ مسلمانوں کو اسلام کے راستے پر چلانے کے لیے متحد کرتے ہیں۔	6۔ مسلمانوں کو اسلام دشمنی کے لیے تیار کر لیتے ہیں،ان کے درمیان پھوٹ ڈلواتے ہیں اور انہیں مختلف گروہوں میں تقسیم کر کے ان کے اتحاد کو توڑتے ہیں۔	6۔ اسلام دشمنی پر آمادہ ہو جاتے ہیں، ایک دوسرے کے دشمن بن جاتے ہیں۔
7۔ اس دنیا میں صراطِ مستقیم (اسلامی نظام) قائم کرنے کی جدوجہد کرتے ہیں۔	7۔ اسلامی نظام کے قیام کے راستے میں رکاوٹیں ڈالتے ہیں۔	7۔ اسلامی نظام کے قیام کو مادی ترقی کے راستے کی سب سے بڑی رکاوٹ سمجھنا شروع کر دیتے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انعام یافتہ لوگ	مَغْضُوْبٌ عَلَيْهِم	اَلضَّآلِّیْن
8۔ مسلمانوں کو کافروں کے عزائم سے آگاہ کرتے ہیں، ان پر کفار کے پراپیگنڈے کی حقیقت واضح کرتے ہیں۔	8۔ جو افراد اور تحریکیں اسلام کی دعوت لے کر اٹھیں ان پر کیچڑ اچھالتے ہیں، ان کے خلاف پراپیگنڈہ کرتے ہیں حتیٰ کہ وہ اپنے ہی ماحول میں اجنبی بن جاتے ہیں۔	8۔ اسلام پسند افراد اور اسلامی تحریکوں کا مذاق اڑاتے ہیں۔
9۔ مسلمانوں کو کفار کے مقابلے کے لیے تیار کرتے ہیں۔ عملاً جہاد فی سبیل اللہ کے لیے تیاری کرتے ہیں اور وقت آنے پر جہاد کرتے ہیں تاکہ باطل کا زور توڑا جاسکے۔	9۔ اسلام کے خلاف باقاعدہ محاذ آرائی کرتے ہیں اور ہر اسلام پسند کو ایسی سزا دیتے ہیں کہ لوگ اسلام سے منہ موڑ جائیں۔	9۔ اسلام دشمن قوتوں کے آلۂ کار بن جاتے ہیں اور اسی کو اپنی کامیابی کا راز سمجھتے ہیں۔

سوال 60: سورۃ الفاتحہ اللہ تعالیٰ اور بندے کے درمیان تعلق کو ظاہر کرتی ہے۔ اس رشتے کی وضاحت حدیث سے کریں؟

جواب: سورۃ الفاتحہ دعا ہے، قرآن اس دعا کا جواب ہے۔

حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ

''میں نے نماز کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان پورا پورا تقسیم کر دیا ہے، نصف اپنے لیے اور نصف بندے کے لیے اور میرے بندے کے لیے وہ سب کچھ ہے جو وہ طلب کرے۔

☆ جب بندہ کہتا ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''میرے بندے نے میری حمد اور تعریف کی۔''

☆ جب وہ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''میرے بندے نے میری ثناء کی۔''

☆ جب وہ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''میرے بندے نے میری بڑائی بیان کی۔''

☆ جب وہ کہتا ہے اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان مشترک ہے اور میرے بندے کے لیے وہ کچھ ہے جو اس نے طلب کیا۔''

☆ جب وہ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ سے وَلَا الضَّآلِّيْنَ تک پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''یہ میرے بندے کے لیے ہے اور اس کے لیے وہ کچھ ہے جو اس نے مانگا۔'' [مسلم]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورۃ البقرہ

رکوع نمبر 1

سوال 1: اس سورۃ کا نام البقرہ کیوں رکھا گیا؟

جواب: اس لیے کہ اس سورۃ میں گائے کا واقعہ بیان کیا گیا ہے۔

سوال 2: سورۃ البقرۃ کی فضیلت کیا ہے؟

جواب: نبی ﷺ نے فرمایا:

''اپنے گھروں کو قبریں نہ بناؤ، جس گھر میں سورۃ البقرۃ پڑھی جائے اس گھر میں شیطان داخل نہیں ہوتا۔'' (مسلم)

سوال 3: الٓمّٓ سے کیا مراد ہے؟

جواب: یہ حروف مقطعات ہیں یعنی کٹے ہوئے حروف۔ ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ زیادہ جانتا ہے، رسول اللہ ﷺ نے ان حروف کی کوئی تفسیر بیان نہیں کی۔

سوال 4: الکتاب سے کیا مراد ہے؟

جواب: اس سے مراد ہے قرآن مجید۔ یہ انسانی زندگی کے لیے رہنما کتاب ہے۔ ہر قسم کے شک سے پاک، یقینی کتاب ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال5: ریب سے کیا مراد ہے؟

جواب: ایسا شک جو انسان کو بے چین کر دے اور انسان کم علمی کی وجہ سے فیصلہ نہ کر سکے کہ کون سی بات صحیح ہے اور کون سی بات غلط۔ قرآن اس قسم کے ہر شک سے پاک ہے۔

سوال6: قرآنِ پاک متقی لوگوں کے لیے ہدایت ہے۔ ہدایت سے کیا مراد ہے؟

جواب: ہدایت سے مراد اللہ تعالیٰ کی رہنمائی ہے، قرآن پاک انسانی زندگی کے ہر پہلو، ہر موقع اور ہر شعبہ کے لیے رہنمائی ہے، خواہ وہ ذاتی زندگی سے متعلق ہو یا اجتماعی زندگی کے اعلیٰ ترین اداروں سے متعلق جیسے خاندان یا ریاست وغیرہ۔

سوال7: ہدایت کن لوگوں کو ملتی ہے؟

جواب: جو اللہ تعالیٰ کی رہنمائی کے بارے میں سنجیدہ ہوتے ہیں، جو متقی ہوتے ہیں۔

سوال8: متقی کون ہے؟

جواب: 1۔ دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف رکھنے والا۔

2۔ برائی بھلائی میں تمیز کرنے والا۔

3۔ جس کے اندر اللہ تعالیٰ کی سچی طلب جاگ جائے۔

4۔ جو حق کے معاملے میں سنجیدہ ہو جائے۔

5۔ جو برائی سے بچنا اور بھلائی پر عمل کرنا چاہتا ہو۔

سوال9: متقی لوگوں کی خصوصیات کیا ہیں؟

جواب: 1۔ ایمان بالغیب رکھنے والے۔

2۔ نماز قائم کرنے والے۔

3۔ اللہ تعالیٰ کے دیے ہوئے مال میں سے خرچ کرنے والے۔

4۔ کتابوں پر ایمان رکھنے والے۔

5۔ آخرت پر یقین رکھنے والے۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال10: ایمان بالغیب سے کیا مراد ہے؟

جواب:1۔غیب سے مراد ہے چھپی ہوئی حقیقتیں جس کو انسان اپنے حواس سے جان نہیں سکتا، جو براہِ راست انسان کے تجربے میں نہیں آتیں جیسے اللہ تعالیٰ کی ذات، صفات، فرشتے، جنت، دوزخ وغیرہ۔

2۔غیب پر ایمان لانا ظاہر کے پیچھے چھپے ہوئے کو دیکھنے کی کوشش کرنا ہے۔ پردۂ غیب کے پیچھے چھپے ہوئے کو ڈھونڈ کر پالینا ایمان بالغیب ہے۔

3۔ایک اعلیٰ ہستی کے آگے اپنے آپ کو ڈال دینا ایمان بالغیب ہے۔

4۔بن دیکھے اپنے سارے معاملات اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دینا ایمان بالغیب ہے۔

سوال11: اقامتِ صلوٰۃ سے کیا مراد ہے؟

جواب:1۔پابندی کے ساتھ دل کی حاضری کے ساتھ نماز ادا کرنا۔

2۔اجتماعی طور پر نماز کا باقاعدہ نظام قائم کرنا۔

3۔اگر کسی علاقے میں تمام افراد اپنے گھروں میں نماز ادا کر رہے ہوں لیکن جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے کا اہتمام نہ ہو تو یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہاں نماز قائم کی جا رہی ہے۔

سوال12: رزق سے کیا مراد ہے؟

جواب: ہر وہ چیز جو اللہ تعالیٰ نے عطا کی ہے مثلاً زندگی، وقت، صلاحیت، مال، اولاد، روابط وغیرہ۔

سوال13: انفاق فی سبیل اللہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنا سب کچھ خرچ کرنا (وقت، صلاحیت، مال وغیرہ)۔

سوال14: اللہ تعالیٰ کی کتابوں پر ایمان لانے سے کیا مراد ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والی ہدایت کو بغیر کسی تعصب کے مان لینا یعنی اسے دل سے مان لینا، قبول کر لینا۔ اللہ تعالیٰ کی کتابوں کو ماننے سے مراد ہے اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے سائے تلے آجانا، اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا نظام قبول کر لینا۔ اللہ تعالیٰ کی ساری کتابوں کو ماننے والوں کو ہی سچے راستے پر چلنے کی توفیق ملتی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال 15: آخرت پر ایمان لانے سے کیا مراد ہے؟

جواب: آخرت پر ایمان لانے سے مراد یہ ہے کہ انسان دنیا میں غیر ذمہ دار نہیں ہے بلکہ اپنے اعمال کے لیے جوابدہ ہے۔ اس جواب دہی کے لیے اللہ تعالیٰ دنیا کے موجودہ نظام کو تباہ کر کے ایک نیا جہان بنائے گا پھر سب کو جمع کر کے حساب لے گا۔ اعمال کے مطابق جزا و سزا ملے گی اور اللہ تعالیٰ کے فیصلے کے تحت انسان جنت یا دوزخ میں جائیں گے۔ سو انسان کے لیے لازم ہے کہ وہ

1۔ دنیا میں اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے آگے ذمہ دار اور جواب دہ سمجھے۔

2۔ دنیا میں اپنے آخری انجام کو سامنے رکھتے ہوئے جیے۔

سوال 16: اصل کامیابی کیا ہے؟

جواب: اصل کامیابی آخرت کی کامیابی ہے کہ اللہ تعالیٰ راضی ہو جائے اور انسان دوزخ سے بچا کر جنت میں داخل کر لیا جائے۔ اگر آخرت میں دوزخ مقدر ہوگئی تو انسان مکمل طور پر ناکام ہے خواہ دنیا میں کتنا ہی کامیاب کیوں نہ ہو۔

سوال 17: کامیاب ہونے والے کون ہیں؟

جواب: 1۔ جو آخرت کی کامیابی کو ہی اصل کامیابی سمجھیں۔

2۔ جو آخرت کی کامیابی کے لیے اللہ تعالیٰ کے خوف کے تحت زندگی گزاریں۔

3۔ نماز قائم کریں۔

4۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنا وقت، صلاحیت اور مال خرچ کریں۔

5۔ اللہ تعالیٰ کی کتابوں پر یقین رکھیں۔

6۔ آخرت کے اندیشے میں زندگی گزاریں۔

سوال 18: اگر کوئی آخرت میں کامیاب نہ ہوا تو۔۔۔۔۔۔؟

جواب: اللہ تعالیٰ ناراض ہو جائیں گے اور اس کا انجام ہمیشہ ہمیشہ کی جہنم، عذاب، ذلت اور رسوائی ہوگا۔

سوال 19: وہ کون لوگ ہیں جن سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے؟

جواب: 1۔ جو کفر کرتے ہیں۔

2۔ جن کے لیے ڈرانا اور نہ ڈرانا برابر ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

3۔ جن کے دلوں اور کانوں پر مہر لگا دی گئی ہے۔

سوال 20: کفر سے کیا مراد ہے؟

جواب: 1۔ حق کو چھپانا۔

2۔ حق کو تسلیم کرنے سے انکار کرنا۔

3۔ کامیابی کی ساری شرائط کو ماننے سے انکار کر دینا۔

سوال 21: کسی کے لیے ڈرانا یا نہ ڈرانا برابر کیسے ہو جاتا ہے؟

جواب: انسان کب ڈرتا ہے؟ جب اسے کسی ڈرانے والی چیز کا احساس ہوتا ہے۔ انسان کو احساس اپنے حواس سے ہوتا ہے، یا تو کسی چیز کو سن کر یا دیکھ کر یا چکھ کر یا چھو کر۔ مختلف اشیاء کا خوف انسان کے اندر مختلف طریقے سے پیدا ہوتا ہے جیسے سانپ کو دیکھ کر انسان خوفزدہ ہو جاتا ہے۔ کیونکہ انسان جانتا ہے کہ سانپ کیا کرتا ہے؟ اس کے کاٹنے کا کیا نتیجہ نکلتا ہے؟ گویا جاننے والا خوف کھاتا ہے جبکہ نہ جاننے والا آنکھوں سے دیکھ کر بھی خوف نہیں کھاتا جیسے ننھا بچہ۔ ایسے ہی کسی خوفناک منظر کے بارے میں سن کر انسان خوف کھاتا ہے لیکن جن لوگوں کو مناظر کی ہولناکی کا شعور نہیں ہوتا انہیں خوف بھی نہیں آتا۔ اس سے ہم یہ نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ ایک تو عقل و شعور کی ناپختگی کی وجہ سے انسان کو خوف نہیں آتا۔ دوسرے انسان حصولِ علم کے ذرائع اگر استعمال نہ کرے تو اسے خوف نہیں آتا مثلاً انسان سننے کی حس کو استعمال نہیں کرتا تو اسے کسی خوف دلانے والی چیز کا پتہ نہیں چلتا، وہ خوف نہیں کھاتا، یا آنکھوں سے پڑھتا نہیں، دیکھتا نہیں تو اسے خوف نہیں آتا۔ یہی معاملہ آخرت کا ہے۔ آخرت میں پیش آنے والے حالات و واقعات کو اگر انسان نہ سنے، نہ پڑھے، نہ واضح نشانیوں کو دیکھ کر سبق لے تو وہ بے خوف ہو جاتا ہے، پھر ڈرانے والے اسے ڈرائیں یا نہ ڈرائیں اسے فرق نہیں پڑتا۔

سوال 22: دنیا میں ناکام لوگوں (انکار کرنے والوں) کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا کیا فیصلہ ہے؟

جواب: 1۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں اور کانوں پر مہر لگا دی ہے۔

2۔ ان کی آنکھوں پر جہالت کا پردہ ہے۔

3۔ ان کے لیے عذابِ عظیم ہے۔

سوال 23: مہر لگنے سے کیا مراد ہے؟ دلوں پر مہر کب لگتی ہے؟

جواب: آخرت کی کامیابی کے لیے جن خصوصیات کو اپنے اندر پیدا کرنے کی ضرورت ہے ان کو ماننے سے انسان جب انکار کرتا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے تو سوچنے سمجھنے کے تمام ذرائع یعنی آنکھیں، کان، دل سب مخالف سمت میں چل نکلتے ہیں، پھر کوئی بات سمجھ نہیں آتی، پھر آنکھیں حق نہیں دیکھتیں، کان حق بات نہیں سنتے، دل میں حق بات سمجھنے کے لیے گنجائش ختم ہو جاتی ہے، صاف محسوس ہوتا ہے کہ انسان کے دل پر مہر لگی ہوئی ہے۔

سوال 24: آنکھوں پر پردہ پڑ جانے سے کیا مراد ہے؟

جواب: حق کا انکار کرنے کے لیے دو باتیں ایسی ہیں جو انسان کے راستے کی رکاوٹ بن جاتی ہیں:

1۔ تکبر
2۔ دنیا کی محبت

انہی کی وجہ سے انسان کے اندر مخالفانہ جذبات جاگ اٹھتے ہیں اور انسان حق بات سمجھ نہیں پاتا خواہ اس کے لیے کتنے ہی دل لگتے دلائل دیے جائیں۔ اسی چیز کو قرآن میں غِشَاوَۃ کہا گیا ہے یعنی ان کی آنکھوں پر پردہ پڑ گیا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکوع نمبر 2

سوال 1: منافق کسے کہتے ہیں؟

جواب: 1۔ جس کے دل میں برائی اور زبان پر اچھائی کا اظہار ہو۔

2۔ جس کی حقیقی وفاداری اپنے دنیاوی مفادات کے ساتھ ہو لیکن دین کے ساتھ بھی ظاہری رشتہ قائم رہے۔

سوال 2: منافقین کی خصوصیات کیا ہیں۔؟

جواب: 1۔ دھوکہ دینے والے 2۔ جھوٹے 3۔ فسادی 4۔ جاہل 5۔ مذاق اڑانے والے

سوال 3: اللہ کے رسول ﷺ نے منافق کی کیا نشانیاں بتائی ہیں؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا:

”منافق کی تین نشانیاں ہیں:

1۔ جب بات کرے تو جھوٹ بولے۔

2۔ جب امانت رکھوائی جائے تو خیانت کرے۔

3۔ جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے۔“ [بخاری: 33]

سوال 4: منافقین کو جو کہتے ہیں کہ ’ہم اللہ تعالیٰ اور یومِ آخرت پر ایمان لائے‘ اللہ تعالیٰ نے مومن قرار نہیں دیا۔ اس کی وجوہات کیا ہیں؟

جواب: 1۔ اپنے ایمان کا اظہار کر کے دھوکہ دیتے ہیں جس کا انہیں شعور نہیں۔

2۔ جو ایمان ہے نہیں اس کا اظہار کر کے جھوٹ بولتے ہیں۔

3۔ اپنے آپ کو مصلح (اصلاح کرنے والا) بنا کر پیش کرتے ہیں۔

4۔ ایسا بگاڑ پیدا کرتے ہیں جس کے انجام کا انہیں شعور نہیں ہوتا۔

5۔ ایمان کی حقیقت نہیں جانتے۔

6۔ ان کی دوستی اہلِ ایمان سے نہیں بلکہ شر اور برائی کے علمبرداروں سے ہوتی ہے۔

7۔ اللہ تعالیٰ انہیں سرکشی کا رویہ اختیار کرنے کے لیے ڈھیل دے رہے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

8۔اللہ تعالیٰ کی رہنمائی کی بجائے گمراہی کا راستہ اختیار کر لیتے ہیں۔

9۔اللہ تعالیٰ ان کی عقل کی روشنی لے جاتے ہیں۔ وہ نادانی، ناسمجھی اور بےشعوری کے اندھیروں میں بھٹکتے رہتے ہیں۔

10۔اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں آخری بات بتادی ہے کہ ''اب یہ نہیں لوٹیں گے۔''

سوال5:اللہ تعالیٰ اور ایمان والوں کے ساتھ دھوکے بازی کیا ہے؟ منافق اللہ تعالیٰ اور ایمان والوں کے ساتھ کیسے دھوکے بازی کرتا ہے؟ حالانکہ وہ خود اپنے آپ کو دھوکے میں ڈال رہے ہیں۔کیسے؟ وضاحت کریں۔

جواب: منافق دین کے ساتھ ظاہری رشتہ قائم رکھتا ہے جبکہ اس کی حقیقی وفاداریاں دنیاوی مفادات کے ساتھ ہوتی ہیں۔اس طرح وہ یہ محسوس کرتا ہے کہ دنیا بھی محفوظ ہے اور اس کے ساتھ ساتھ دینداری کی شہرت بھی ہے۔مثلاً ایک انسان اپنا وقت، اپنی ساری صلاحیتیں، اپنا مال دنیا کی خاطر لگا رہا ہو اور کبھی کبھار کسی غریب کی خدمت کر کے یا کوئی دینی محفل منعقد کر کے یا کسی دینی محفل میں شرکت کر کے لوگوں کی نظروں میں مقام حاصل کر لے کہ یہ بڑے دیندار ہیں، دین سے بڑی محبت ہے۔ یوں دنیا تو محفوظ رہتی ہے لیکن دینداری میں شہرت ہو جاتی ہے جبکہ درحقیقت ایمان ان کے دل کے اندر نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ نے اسے دھوکہ قرار دیا ہے۔اللہ تعالیٰ کو تو کوئی دھوکہ دے نہیں سکتا۔ایمان والوں کی نظروں میں جو مقام بنتا ہے یہ ایمان والوں کو دھوکہ دینا ہے۔اللہ تعالیٰ اسے خود فریبی قرار دیتے ہیں کیونکہ یہ ایک خوش فہمی ہے جو خود انسان کے اپنے اندر ہوتی ہے۔انسان ایسی دینداری پر دنیا میں خوش ہو سکتا ہے، اللہ تعالیٰ کے یہاں اسے دھوکہ بازی ہی کہتے ہیں۔

سوال6:اپنے آپ کو دھوکے میں مبتلا کرنے سے کیا مراد ہے؟

جواب: اپنے آپ کو اس غلط فہمی میں مبتلا رکھنا کہ دنیا بھی محفوظ رہے اور ظاہری نیک اعمال کی وجہ سے لوگوں کی نظروں میں دیندار بھی بنے رہیں۔ یہ ایسی خوش فہمی ہے جو انسانوں کے اپنے دماغ کے علاوہ کہیں اور نہیں ہوتی۔ دنیا میں بھی منافق کا دھوکہ چند دن کے لیے چلتا ہے، پھر حقیقت کھل جانے پر معاشرے میں اس کی کوئی وقعت باقی نہیں رہتی اور آخرت میں تو زبانی دعوؤں کی کوئی اہمیت ہے ہی نہیں۔

سوال7: وہ کون سی سوچ ہے جو انسان کو ایمان سے نفاق کی طرف لے جاتی ہے؟

جواب:1۔دنیا کے فائدوں اور مصلحتوں کو ہی سب کچھ سمجھنا۔

2۔آخرت کے بارے میں سنجیدہ نہ ہونا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال 8: منافقین اہلِ ایمان کو بیوقوف کیوں کہتے ہیں؟

جواب: سچا مومن اپنے آپ کو ہمہ تن اللہ تعالیٰ کے حوالے کر دیتا ہے۔ جو لوگ فائدوں اور مصلحتوں کو اہمیت دیتے ہیں، ایسے لوگوں کی وفاداریاں دنیا کے فائدوں کے ساتھ ہوتی ہیں اور دین سے بھی ایک ظاہری تعلق قائم کر لیتے ہیں، وہ اسی کو اپنی عقلمندی سمجھتے ہیں اور اہلِ ایمان کو اس لیے بے وقوف کہتے ہیں کہ یہ خواہ مخواہ سچائی کی خاطر خود کو برباد کر رہے ہیں۔

سوال 9: دل کی بیماری سے کیا مراد ہے؟

جواب: اس سے مراد نفاق، دنیا کی محبت اور مفاد پرستی کی بیماری ہے۔

سوال 10: اللہ تعالیٰ منافق کے دل کی بیماری کو کیسے بڑھا دیتے ہیں؟

جواب: 1۔ اللہ تعالیٰ منافق کو فوراً سزا نہیں دیتے۔

2۔ اللہ تعالیٰ منافق کو مہلت دیتے ہیں اور اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ وہ اور زیادہ کھوٹے ہو جاتے ہیں اور آخرِ کار مکمل منافق بن جاتے ہیں۔

سوال 11: فساد سے کیا مراد ہے؟ اور زمین میں فساد کیسے پھیلایا جاتا ہے؟

جواب: 1۔ اللہ تعالیٰ کے بندوں کا تعلق اگر اپنے رب سے خراب ہو جائے تو یہ فساد ہے۔

2۔ اللہ تعالیٰ اور بندے کے تعلق کو درست کرنے کے لیے جو انفرادی یا اجتماعی کام کیے جا رہے ہوں ان کے راستے میں روڑے اٹکائے جائیں۔

سوال 12: اصلاح سے کیا مراد ہے؟

جواب: اصلاح کا مطلب ہے:

1۔ بندے اور رب کے درمیان تعلق کو درست کرنا، اس تعلق کو جوڑنا اور مضبوط بنانا۔

2۔ انسانوں کے باہمی تعلقات کو درست کرنا۔

3۔ انسان جس معاشرے میں رہتے ہیں وہاں کے معاشرتی، معاشی اور سیاسی نظام کی خرابیوں کو دور کرنا۔

سوال 13: اللہ تعالیٰ کے سامنے جھوٹ بولنے سے کیا مراد ہے؟

جواب: اپنے دنیا کے معاملات میں ہوشیار ہونا اور آخرت کے معاملات میں توقعات کو کافی سمجھنا۔ یہ اللہ تعالیٰ کے سامنے جھوٹ بولنا ہے اور جھوٹی زندگی اللہ تعالیٰ کے عذاب کا مستحق بنا دیتی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال 14: اللہ تعالیٰ منافقین سے کیسے مذاق کرتا ہے؟

جواب: ان سے نیکی کی توفیق چھین لی جاتی ہے، پھر نہ ان کے کان سچ سننا چاہتے ہیں، نہ سچی بات ان کے دل پر اثر انداز ہوتی ہے، نہ ان کی آنکھ سچائی کو دیکھ سکتی ہے، پھر وہ اندھا دھند اپنی مرضی کے مطابق زندگی گزارتے چلے جاتے ہیں۔

سوال 15: منافق اپنی سرکشی میں اندھوں کی طرح کیسے بھٹکتا ہے؟

جواب: منافق جب اپنی مرضی کو اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشی کے مقابلے میں زیادہ اہمیت دینے لگتا ہے تو اللہ تعالیٰ منافقین کو ڈھیل دیتے ہیں۔ اس طرح منافق اور سرکش ہو جاتے ہیں اور سیدھے راستے سے بھٹکتے بھٹکتے دور نکل جاتے ہیں اور انہیں احساس بھی نہیں ہوتا۔

سوال 16: ہدایت کے بدلے گمراہی خرید لینے سے کیا مراد ہے؟

جواب: ہدایت کا مطلب ہے: 'سیدھے راستے کی طرف رہنمائی' اور سیدھا راستہ وہ ہے جو انسان کو اس کی منزل یعنی جنت کی طرف لے جاتا ہے۔ گمراہی کا مطلب ہے: 'سیدھے راستے سے ہٹ جانا'، دوسرے لفظوں میں اپنی منزل کا راستہ کھو دینا۔ جو جنت کے راستے سے ہٹ جاتا ہے وہ دنیا کو ہی اپنا سب کچھ سمجھ بیٹھتا ہے اور گمراہ ہونے کے لیے اسے جو قیمت چکانی پڑتی ہے وہ بہت بھاری ہے یعنی جنت کے بدلے دنیا کا خریدار بن جانا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ سودا نفع بخش نہیں اور یہ ہرگز صحیح راستے پر نہیں ہے۔

سوال 17: اللہ تعالیٰ منافق کا نور بصارت سلب کر لیتا ہے۔ اس سے کیا مراد ہے؟

جواب: اس سے مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی حق کو پہچاننے کی توفیق سلب کر لی یعنی آنکھ دیکھتی تو ہے مگر تعصب کی نظر سے، کان سنتے تو ہیں لیکن حق بات کو تعصب کی وجہ سے قبول نہیں کرتے۔ جو حق کی بجائے گمراہی چاہتا ہے اللہ تعالیٰ اسے بھٹکنے کی توفیق دے دیتا ہے۔

سوال 18: نفاق کی پہلی مثال میں آگ روشن کرنے سے کیا مراد ہے؟ مثال کی وضاحت کریں۔

جواب: آگ روشن کرنے سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ایک بندے نے اسلام کی روشنی پھیلائی اور حق کو باطل سے، صحیح رویے کو غلط رویے سے الگ کر کے دکھا دیا۔

سوال 19: قرآن کیسے انسانوں کو بہرا، گونگا اور اندھا کہتا ہے؟

جواب: ☆ وہ انسان کان رکھتے ہوئے بھی بہرا ہے جو حق کو، سچی بات کو سنتا نہیں ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ وہ انسان اندھا ہے جو آنکھیں رکھنے کے باوجود حق کو، سچ کو اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی روشنی کو، ہدایت کو دیکھتا نہیں۔

☆ وہ انسان زبان رکھنے کے باوجود گونگا ہے جو حق کو، اللہ تعالیٰ کی رہنمائی کو جانتا ہے پھر بھی خاموش رہتا ہے اور یہ سوچ کر مطمئن ہو جاتا ہے کہ ابھی کہنے کا وقت نہیں آیا اور وہ کبھی نہیں آتا۔

سوال 20: انسان کان ہوتے ہوئے بہرا کیسے بن جاتا ہے؟

جواب: 1۔ جب انسان حق کے معاملے میں سنی ان سنی کر دے۔

2۔ جب انسان اس پر غور وفکر نہ کرے۔

3۔ جب انسان اس بات کی ضرورت محسوس نہ کرے۔

4۔ جب انسان کہی جانے والی بات کو سنجیدگی سے نہ لے۔

سوال 21: انسان کی آنکھوں پر پردہ کیسے پڑ جاتا ہے؟

جواب: جب انسان کی سوچ کا رخ ٹیڑھا ہو جاتا ہے۔ وہ کسی خاص واقعے یا معاملے کے بارے میں سنجیدہ نہ ہو، اسے اپنے لیے غیر ضروری سمجھے تو اس کی عقل پر پردہ پڑ جاتا ہے۔ پھر ایسا انسان آنکھیں رکھتے ہوئے بھی نہیں دیکھ سکتا کیونکہ وہ جو دیکھے گا جو پڑھے گا، اس کا الٹا نتیجہ ہی نکالے گا۔

سوال 22: فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ سے کیا مراد ہے؟

جواب: ''یہ اب نہ پلٹیں گے'' سے مراد یہ ہے کہ یہ وہ افراد ہیں جنھوں نے ہدایت، اللہ تعالیٰ کی رہنمائی پر چلنے کی بجائے گمراہی، دل کی ماننے اور اپنی مرضی کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اس لیے اب یہ اللہ تعالیٰ کی طرف، اللہ تعالیٰ کے دین کی طرف نہیں پلٹیں گے، ہمیشہ اپنے نفس، اپنی مرضی کی طرف پلٹیں گے۔

سوال 23: نفاق کی پہلی مثال کس طرح کے منافقوں کے بارے میں ہے؟

جواب: نفاق کی پہلی مثال ان منافقوں کے بارے میں ہے جو دل سے اسلام کے احکامات پر عمل کرنے سے انکار کرنے والے ہیں، جو یا تو مسلمان گھرانے میں پیدا ہونے کی وجہ سے مسلمان ہیں، شعوری طور پر انہوں نے اسلام قبول نہیں کیا یعنی اسلام کے احکامات کو سیکھا نہیں یا پھر کسی وقتی مصلحت کی وجہ سے اسلام قبول کر لیا لیکن دل اب اسلام پر مطمئن نہیں، ان کا دل اللہ تعالیٰ کے احکامات کا انکار کرتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال24: نفاق کی دوسری مثال میں کہا گیا کہ آسمان سے زور کی بارش ہورہی ہے، بارش سے کیا مراد ہے؟

جواب: بارش سے مراد آسمان سے مسلسل نازل ہونے والی وحی ہے۔

سوال25: بارش کے ساتھ اندھیری گھٹا، کڑک، اور چمک سے کیا مراد ہے؟

جواب: اس سے مراد مشکلات ہیں جو کبھی تو دوسروں کی مخالفت کی وجہ سے پیش آتی ہیں یا پھر اپنے نفس کی پیدا کردہ رکاوٹیں ہیں جن سے انسان خوف میں مبتلا ہوجاتا ہے۔

سوال26: جان کے خوف سے کانوں میں انگلیاں ٹھونس لینے سے یہاں کس کیفیت کو واضح کرنا مطلوب ہے؟

جواب: جب کبھی حق کی دعوت اٹھتی ہے تو جہاں ایک طرف انسانوں کے لیے یہ دعوت کامیابی کے دروازے کھولتی ہے وہیں دوسری طرف کچھ انسان خوف میں مبتلا ہوجاتے ہیں حق کو جان لینے کی صورت میں خاص طور پر اونچے طبقے [Upper Class] کے لوگوں کو اپنی بڑائی کا خاتمہ ہوتے نظر آنے لگتا ہے۔ پھر ہر ایک کو اپنے رسم ورواج چھوڑنے سے ڈر لگتا ہے، یہیں سے وہ حق پر عمل پیرا ہونے سے ڈر جاتے ہیں۔

ایک طرف وہ قرآنِ مجید کی بات سنتے ہیں تو دل میں تھوڑی سی گنجائش پیدا ہوتی ہے، دوسری طرف اپنے دوستوں سے discuss کرتے ہیں تو گھبرا اٹھتے ہیں۔ اس گھبراہٹ میں ایک ہی حل نظر آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کو، حق کی دعوت کو نہ سنیں کیونکہ ان کے خیال میں اگر سنیں گے تو عمل کرنا پڑے گا اور عمل کرنے سے ہی تو ڈر لگتا ہے، اس لیے سننا چھوڑ دیتے ہیں۔

سوال27: اللہ تعالیٰ منکرینِ حق کو ہر طرف سے کیسے گھیرے میں لیے ہوئے ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ اپنی قوتوں سے حق کا انکار کرنے والوں کو گھیرے میں لیے ہوئے ہے۔ مثلاً اللہ تعالیٰ کے فرشتے ہر بات، ہر سوچ اور ہر کام ریکارڈ کررہے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے انسان کی محدود زندگی کو گھیرے میں لے رکھا ہے۔ ہر آنے والے لمحے میں موت قریب آرہی ہے۔

سوال28: بجلی کی چمک ان کی بصارت اچک لے جائے گی۔ یہاں بصارت کے اچکنے سے کیا مراد ہے؟

جواب: ☆ بصارت سے مراد ہے دین کو سمجھنے کی صلاحیت۔

☆ بجلی کی چمک سے مراد ہے اسلام پر عمل پیرا ہونے کی صورت میں گھر والوں اور معاشرے کی طرف سے کی جانے والی مخالفت۔

☆ بصارت کے اچکنے سے مراد ہے مخالفت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل پیرا ہونے کی سمجھ ختم ہوجائے اور پھر انسان گھر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والوں اور مخالفوں کے ذہن سے ہی سوچنے لگ جائے۔

سوال 29: منافق پر روشنی ہونے اور اندھیرا چھا جانے سے کیا مراد ہے؟

جواب: منافق پر روشنی ہونے سے مراد ہے قرآنِ حکیم کی تعلیمات سنتے ہوئے، پڑھتے ہوئے دین کی کسی بات کا سمجھ آ جانا اور اندھیرا چھا جانے سے مراد یہ ہے کہ اگر دین کا حکم دل کی مرضی کے خلاف ہے یا گھر والوں کی یا معاشرے کے افراد کی پسند کے مطابق نہیں اور انسان ان کی مخالفت یا اپنے نفس کی مخالفت برداشت نہ کر سکتا ہو تو اس حکم کو سمجھنے کے باوجود نظر انداز [Ignore] کر دے، اس پر عمل پیرا ہونا اپنے لیے ضروری نہ سمجھے، یوں انسان کی سمجھ پر اندھیرا چھا جاتا ہے۔

سوال 30: بصارت سلب کرنے سے کیا مراد ہے؟

جواب: بصارت سے مراد ہے دین کو سمجھنے کی صلاحیت۔ انسان جب دین کو سمجھ کر اس پر عمل نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ اس کو پھر بھی موقع دیتے ہیں کہ وہ سنتا رہے، سمجھتا رہے، اس سے سننے اور سمجھنے کی صلاحیت کو بالکل ختم نہیں کرتے، یہ اس کی رحمت ہے۔

سوال 31: سماعت سلب کرنے سے کیا مراد ہے؟

جواب: سماعت سے یہاں مراد اللہ تعالیٰ کی کتاب کو سننا ہے اور سماعت سلب کرنے سے مراد ہے کتاب سننے سے روک دینا۔ اللہ تعالیٰ چاہتا تو اپنے احکامات کو نظر انداز کرنے والے کو کتاب سننے سے بھی روک دیتا لیکن اللہ تعالیٰ سن کر عمل نہ کرنے والے کو سننے سے نہیں روکتا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی مہربانی ہے کوئی جتنا کام کرنا چاہتا ہے اسے اتنا کام کام کرنے کی توفیق دیتا ہے۔

سوال 32: نفاق کی دوسری مثال کس طرح کے منافقوں کے بارے میں ہے؟

جواب: نفاق کی دوسری مثال ان لوگوں کے بارے میں ہے جو دین کے احکامات کے بارے میں شک میں مبتلا ہوتے ہیں، کمزور ایمان والے، جو اللہ تعالیٰ کے احکامات کو، قرآنِ حکیم کو، سنتِ رسول ﷺ کو سچا مانتے ہیں لیکن اسلام پر اس طرح عمل نہیں کرنا چاہتے جس کی وجہ سے کوئی تکلیف اٹھانی پڑے۔

سوال 33: اسلام پر عمل پیرا ہونے کے راستے میں کون سی رکاوٹیں سامنے آتی ہیں؟

جواب: اسلام پر عمل پیرا ہونے کے راستے میں یوں تو بہت سی رکاوٹیں سامنے آتی ہیں جیسے گھر والوں کی مخالفت، معاشرے کے افراد کی مخالفت لیکن سب سے بڑی رکاوٹیں خود انسان کے اپنے اندر سے سامنے آتی ہیں۔ مثال کے طور پر

1۔ خوف: کہیں میں لوگوں کی نظروں سے گر نہ جاؤں، یہ اندیشہ لاحق ہو جاتا ہے کہ لوگ کیا کہیں گے پھر جب رسم و رواج سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلام کے احکامات ٹکراتے ہیں تو اہلِ خاندان اور معاشرے کے افراد میں عزت کم ہو جانے کا خوف رکاوٹ بنتا ہے۔

2۔ تعصب: جب ایک انسان اللہ تعالیٰ کے حکم کو، اللہ تعالیٰ کے دین کو کسی انسان سے سنتا ہے تو وہ اس کو انسان کی بات سمجھ لیتا ہے پھر اندر چھپا ہوا تکبر اور حسد زندہ ہو جاتا ہے اور انسان کان رکھتے ہوئے بہرہ، آنکھیں رکھتے ہوئے اندھا اور زبان رکھتے ہوئے گونگا بن جاتا ہے۔ یوں یہ تعصب اسلام پر عمل پیرا ہونے کے راستے کی رکاوٹ بن جاتا ہے۔

سوال 34: منافق کے سامنے کون سے ایسے اندیشے ہوتے ہیں جن کی وجہ سے وہ چند قدم آگے بڑھتا ہے لیکن پھر پیچھے ہٹ جاتا ہے؟

جواب: 1۔ لوگوں کی نظروں سے گر جانے کا اندیشہ۔

2۔ معاشرے کے افراد کے درمیان رہتے ہوئے عزت کے کم ہو جانے کا اندیشہ۔

3۔ رسم و رواج چھوڑنے کا اندیشہ۔

4۔ لوگوں سے پیچھے رہ جانے کا اندیشہ۔

5۔ لوگوں سے قطع تعلق [Cut Off ہو جانے] کا اندیشہ۔

6۔ رزق کم ہو جانے کا اندیشہ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکوع نمبر 3

سوال 1: اللہ تعالیٰ کی بندگی کے راستے کون کون سے ہیں؟

جواب: 1۔ اللہ تعالیٰ کو اپنا سب کچھ بنالینا۔

2۔ اسی کی یاد میں زندگی گزارنا۔

3۔ اسی کو مدد کے لیے پکارنا۔

4۔ اسی پر بھروسہ کرنا۔

5۔ اسی کی اطاعت کرنا۔

6۔ اسی کے لیے زندگی بسر کرنا۔

سوال 2: لعلکم تتقون "تمہارے بچنے کی توقع اسی صورت میں ہوسکتی ہے۔" اس سے کیا مراد ہے؟

جواب: 1۔ دنیا میں غلط رویے سے بچنے کی توقع۔

2۔ آخرت میں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچنے کی توقع------- اسی صورت میں ہوسکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اپنا سب کچھ بنالیں۔

سوال 3: صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت ہی نجات کی راہ ہے کیسے؟

جواب: کیونکہ عبادت کی وجہ سے ہی انسان دنیا میں غلط رویے سے اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچ سکتا ہے۔

سوال 4: اللہ تعالیٰ نے زمین کا فرش بچھایا۔۔۔۔ یہ کیسا فرش ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے زمین میں وہ ساری قوتیں رکھیں جو انسان کی زندگی کے لیے ناگزیر ہیں، پھر زمین کو ہمارے لیے ہموار بنایا، زمین انسان کو لے کر ڈھلکتی نہیں، انسان سکون کے ساتھ اس پر زندگی گزار سکتا ہے۔

سوال 5: اللہ تعالیٰ نے آسمان کی چھت بنائی۔۔۔۔ یہ کیسی چھت ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے آسمان بغیر ستونوں کے بنایا جس کے نیچے ساری کہکشائیں ہیں، سارے سیارے ہیں جو اپنے اپنے مدار میں تیر رہے ہیں اور ایک دوسرے سے ٹکراتے نہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال6: اللہ تعالیٰ نے اوپر سے پانی برسانے کے لیے کیسا انتظام کیا؟

جواب: اللہ تعالیٰ کے حکم سے سورج کی حرارت کی وجہ سے سمندروں کا پانی بھاپ بن کر اُوپر جاتا ہے، وہ ٹھنڈا ہو کر بادلوں کی شکل اختیار کر لیتا ہے، بادلوں کو ہوائیں اللہ تعالیٰ کے حکم سے اُڑا کر لے جاتی ہیں اور پھر جس علاقے کے لیے اللہ تعالیٰ کا ارادہ ہوتا ہے وہاں یہ پانی بارش کی صورت برسا دیا جاتا ہے۔

سوال7: اللہ تعالیٰ نے انسان کو کیسے رزق بہم پہنچایا؟

جواب: 1۔ اللہ تعالیٰ نے زمین کے اندر اگانے کی قوت رکھی، آسمان سے بارش برسائی اور اس کے ذریعے ہر طرح کی پیداوار نکال کر رزق بہم پہنچایا۔

2۔ اللہ تعالیٰ نے زمین میں ایسی قوتیں رکھیں جو انسان کے لیے مفید ہیں۔ انسان ان قوتوں سے فائدہ اٹھا کر رزق حاصل کرتا ہے۔

سوال8: دوسروں کو اللہ تعالیٰ کا مدِ مقابل بنانے سے کیا مراد ہے؟

جواب: اس سے مراد یہ ہے کہ عبادت کی مختلف اقسام میں سے کسی قسم کا رویہ اللہ تعالیٰ کے سوا دوسروں سے بھی برتا جائے۔ مثلاً اللہ تعالیٰ کے آگے دعا کے لیے ہاتھ پھیلائے جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے ماسوا دوسروں کے آگے بھی ہاتھ پھیلائے جائیں، اللہ تعالیٰ کے آگے سجدہ ہو تو اوروں کے لیے بھی سجدے کیے جائیں، اللہ تعالیٰ کے لیے قربانیاں دی جائیں تو اوروں کے لیے بھی دی جائیں، اللہ تعالیٰ کے لیے مال خرچ کیا جائے تو اوروں کے لیے بھی مالی قربانیاں پیش کی جائیں۔

سوال9: قرآن اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے۔ ثابت کریں؟

جواب: 1۔ قرآن کے الفاظ صدیاں گزر جانے کے بعد بھی اپنی اصل ترتیب کے ساتھ محفوظ اور موجود ہیں، ان میں کسی قسم کی کوئی تبدیلی نہیں آئی۔

2۔ قرآن انسانی زندگی کے لیے رہنمائی کی کتاب ہے، اللہ تعالیٰ کا یہ چیلنج ہے کہ اگر ایسی رہنمائی کی کتاب لا سکتے ہو تو لے آؤ، آج تک یہ چیلنج موجود ہے لیکن اس جیسا کلام لانا کسی کے لیے ممکن نہیں ہو سکا۔

سوال10: اللہ تعالیٰ کی آگ سے کیا مراد ہے؟ یہ آگ کس نوعیت کی ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کی آگ سے مراد جہنم ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال 11: جنت کی خوشخبری کن لوگوں کے لیے ہے؟

جواب: ایمان لاکر نیک عمل کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ نے جنت کی خوشخبری دی ہے۔ جنت محض خوش فہمیوں سے نہیں ملے گی۔

سوال 12: "ازواج مطهرة" سے کیا مراد ہے؟

جواب: اس سے مراد ہے پاکیزہ جوڑے۔ زوج کا لفظ شوہر اور بیوی دونوں کے لیے آتا ہے۔ یعنی جنت میں پاکیزہ جوڑے ایک دوسرے کے شریک زندگی ہوں گے۔ بُرے مرد کے ساتھ نیک عورت یا نیک مرد کے ساتھ بُری عورت کا جوڑا نہیں بنے گا۔

سوال 13: اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ اس بات سے ہرگز نہیں شرماتا کہ وہ مچھر یا اس سے بھی حقیر تر چیز کی مثالیں دے۔" یہ بات کس وجہ سے کہی گئی؟

جواب: اسلام کے مخالفین کا یہ اعتراض تھا کہ یہ کیسا کلام ہے جس میں مچھر یا مکھی وغیرہ کی مثالیں دی گئی ہیں۔ اگر یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہوتا تو اس میں ان حقیر چیزوں کی مثالیں نہ دی جاتیں۔ اس پر یہ کہا گیا کہ اللہ تعالیٰ مچھر یا مکھی کی مثالیں دیتے ہوئے نہیں شرماتا۔

سوال 14: حق کی دعوت کو قبول کرنے کے راستے میں سب سے بڑی رکاوٹ کون سی ہے؟

جواب: 1۔ دلیل اور نصیحت کو تعصب کی وجہ سے قبول نہ کرنا۔

2۔ حق کے معاملے میں غیر سنجیدگی۔

سوال 15: پیغمبر کی دعوت کیا ہوتی ہے؟

جواب: پیغمبر اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتے ہیں۔ پیغمبر کی دعوت اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے کی، اللہ تعالیٰ کی طرف پلٹنے کی، اللہ تعالیٰ کے ساتھ جڑنے کی، اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنے کی دعوت ہوتی ہے۔ پیغمبر اللہ تعالیٰ کی غلامی کی دعوت دیتے ہیں اور یہ تبھی ممکن ہوتا ہے کہ انسان، انسان کی غلامی سے نکل آئے۔

سوال 16: خالص خدا پرستی کی دعوت پر ردِ عمل [reaction] کیوں ہوتا ہے؟

جواب: خالص خدا پرستی کی دعوت پر reaction تعصب کی وجہ سے سامنے آتا ہے۔ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ

1۔ اس طرح دعوت دینے والا بڑا اور ہم چھوٹے رہ جائیں گے۔

2۔ آباء و اجداد، خاندان اور معاشرے کے رسم و رواج چھوڑنے پڑتے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال 17: سچی بات ایک ہی ہوتی ہے، کچھ لوگ گمراہ ہوجاتے ہیں اور کچھ ہدایت قبول کر لیتے ہیں۔۔۔ایسا کس وجہ سے ہوتا ہے؟

جواب: ☆ کچھ لوگ جو سچی بات کی تلاش اور جستجو میں ہوتے ہیں انہیں جب "سچ" مل جاتا ہے، جب وہ حقیقت کو پا لیتے ہیں تو ان کا دل جھک جاتا ہے، سچ کو قبول کر لیتا ہے اور یوں وہ ہدایت پا جاتے ہیں۔

☆ کچھ لوگ جو سچائی کی تلاش میں نہیں ہوتے ان کی نظریں الفاظ میں اور کان اس آواز میں اٹک جاتے ہیں اور وہ کلام سے الٹے نتائج نکالتے ہیں، باتوں کے غلط معانی لیتے ہیں اور یوں حقیقت سے بہت دور چلے جاتے ہیں، یوں وہ گمراہ ہوجاتے ہیں۔

اس طرح سچی بات کے ساتھ ان دو رویوں کے دو مختلف طرح کے نتائج سامنے آتے ہیں۔

سوال 18: اللہ تعالیٰ کن لوگوں کو گمراہ کرتا ہے؟

جواب: فاسقوں کو۔

سوال 19: فاسق کون ہے؟

جواب: 1۔ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے دائرے سے نکل جانے والا۔

2۔ اللہ تعالیٰ کے عہد کو توڑنے والا۔

3۔ رشتے داری کو توڑنے والا۔

4۔ فساد کرنے والا۔

سوال 20: اللہ تعالیٰ کے عہد سے کیا مراد ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کی بندگی کا، اس کی اطاعت کا عہد۔

سوال 21: اللہ تعالیٰ کے عہد کو مضبوط باندھنے سے کیا مراد ہے؟

جواب: 1۔ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنا۔

2۔ انسانی تعلقات اور رشتوں کو جوڑنا۔

سوال 22: اللہ تعالیٰ کے عہد کو توڑ ڈالنے سے کیا مراد ہے؟

جواب: 1۔ اللہ تعالیٰ کی اطاعت نہ کرنا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

2۔اللہ تعالیٰ سے غلامی کا رشتہ توڑ ڈالنا۔

3۔اللہ تعالیٰ کے بندوں سے تعلقات کاٹنا، رشتہ داری توڑ ڈالنا۔

سوال23:اللہ تعالیٰ نے کس چیز کو جوڑنے کا حکم دیا ہے؟

جواب:اللہ تعالیٰ نے رشتوں کو، تعلقات کو جوڑنے کا حکم دیا ہے۔

سوال24:رشتے داری کیسے ٹوٹتی ہے؟

جواب:1۔رشتے داری رشتے کا احساس نہ کرنے سے ٹوٹتی ہے۔

2۔رشتے کی قدر نہ کرنے سے ٹوٹتی ہے۔

3۔رشتے داری نبھانے کو فرض نہ سمجھنے سے ٹوٹتی ہے۔

4۔اللہ تعالیٰ کے آگے رشتہ داری کے بارے میں جوابدہی کا احساس نہ کرنے سے ٹوٹتی ہے۔

5۔رشتے داری بدگمانی سے ٹوٹتی ہے۔

6۔حسد سے ٹوٹتی ہے۔

7۔بداعتمادی سے ٹوٹتی ہے۔

8۔خودغرضیوں سے ٹوٹتی ہے۔

سوال25:رشتے داری کو کیسے جوڑا جا سکتا ہے؟

جواب:1۔رشتے کا احساس کرکے۔

2۔رشتے کو اللہ تعالیٰ کی نعمت سمجھ کر۔

3۔رشتے کو اللہ تعالیٰ سے اجر پانے کے احساس سے نبھا کر۔

4۔رشتہ داروں پر مال خرچ کرکے۔

5۔رشتے داروں کے دکھ سکھ میں شریک ہوکر۔

6۔رشتے داروں کے بارے میں حسد، بدگمانی، انتقام، بداعتمادی اور خودغرضی سے بچ کر۔

7۔جو کٹ کر رہے اس سے جڑ کر رہنے سے۔

8۔جو محروم کرے اسے عطا کرکے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

9۔درگزر کرنے سے۔

10۔ایثار کرنے سے۔

11۔قربانیاں دینے سے۔

سوال26:فساد سے کیا مراد ہے؟

جواب:اللہ تعالیٰ اور بندے کے تعلقات کو درست کرنے کے لیے،انسانوں کے باہمی تعلقات کو درست کرنے کے لیے جو لوگ اٹھیں ان کے راستے میں رکاوٹیں کھڑی کرنا فساد ہے۔

سوال27:زمین میں فساد کیسے پھیلتا ہے؟

جواب:1۔اللہ تعالیٰ کے بندوں کو اللہ تعالیٰ کا باغی بنا کر۔

2۔اللہ تعالیٰ کے بندوں کے باہمی تعلقات خراب کرکے۔

3۔انسانوں کو انسانوں کا غلام بنا کر زمین میں بگاڑ پھیلتا ہے۔

سوال28:حق کی دعوت کا اصل مقصد کیا ہے؟

جواب:انسانوں کو فطری حالت پر لانے کی کوشش کرنا،یہی اصلاح کا کام ہے۔

سوال29:دو دفعہ زندگی اور دو دفعہ موت سے کیا مراد ہے؟

جواب:☆ دو دفعہ کی زندگی سے مراد ہے ایک تو یہ زندگی جو ہم گزار رہے ہیں اور دوسرے وہ زندگی جو موت کے بعد دوبارہ ملے گی۔

☆ دو دفعہ کی موت سے مراد ہے ایک تو اس زندگی سے پہلے کی حالت اور ایک اس زندگی کے بعد آنے والی موت ہے۔

سوال30:اللہ تعالیٰ کے وجود کا،اس کی عبادت کا انکار نہیں کیا جا سکتا۔دلائل دیں؟

جواب:1۔ہم کچھ نہیں تھے اس نے پیدا کیا۔

2۔ہم اب ہیں اور وہ کل ہمیں موت دے دے گا۔

3۔ہماری موت کے بعد وہ ہمیں دوبارہ زندگی عطا کرے گا۔

4۔موت کے بعد اسی کی طرف پلٹ کر جانا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال31: اللہ تعالیٰ نے سات آسمان پیدا کیے۔ اس کی حقیقت کیا ہے؟

جواب: سات آسمانوں کی حقیقت کا اندازہ لگانا مشکل ہے۔ اس سے مراد یا تو زمین سے اوپر کی کائنات ہے جسے اللہ تعالیٰ نے سات طبقات میں تقسیم کر رکھا ہے یا یہ کہ زمین کائنات کے جس حصے میں واقع ہے وہ سات طبقات پر مشتمل ہے۔

سوال32: اللہ تعالیٰ کے انسان پر کیا احسانات ہیں؟

جواب: 1۔ اللہ تعالیٰ نے زمین کی ساری چیزیں ہمارے لیے پیدا کیں۔

2۔ اسی نے ہمیں پیدا کیا۔

3۔ وہی رزق دینے والا ہے۔

4۔ اس نے ہمیں نِک سُک سے درست وجود دیا۔

5۔ اس نے ہمیں بولنا سکھایا۔

6۔ اس نے ہمیں عقل اور شعور عطا کیا۔

7۔ اس نے کائنات کو ہمارے لیے مسخر کیا۔

8۔ اس نے ہمیں انسان بنایا۔

9۔ اس نے ہمیں شعور کی نعمت عطا کی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکوع نمبر 4

سوال 1: خلیفہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: 1۔ جو اصل مالک کا نائب ہو۔

2۔ جس کے اختیارات ذاتی نہ ہوں۔

3۔ مالک کی مرضی کے مطابق کام کرنے والا ہو۔

4۔ اپنی مرضی استعمال کرنے والا نہ ہو۔

سوال 2: انسان دنیا میں اللہ تعالیٰ کا خلیفہ ہے۔ اس سے کیا مراد ہے؟

جواب: اس کا مطلب ہے کہ انسان دنیا میں بااختیار ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے علم وعقل اور اختیار دے کر بھیجا ہے تاکہ پوری زمین میں اللہ تعالیٰ کی بات کو اور اللہ تعالیٰ کے پیغام کو پہنچا دے کیونکہ یہاں انسان اللہ تعالیٰ کا نائب ہے۔

سوال 3: ہم دنیا میں اللہ تعالیٰ کا خلیفہ ہونے کا حق کیسے ادا کر سکتے ہیں؟

جواب: خلافت کی ذمہ داریاں پوری کر کے یعنی

1۔ اپنے اختیارات کو درست استعمال کر کے۔

2۔ اپنی صلاحیتوں کو درست طریقے سے استعمال کر کے۔

3۔ اللہ تعالیٰ کی غلامی کر کے۔

4۔ اللہ تعالیٰ کے بندوں کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ جوڑ کر۔

5۔ اللہ تعالیٰ کی زمین پر اللہ تعالیٰ کے دیے ہوئے نظام کو نافذ کرنے کے لیے اپنی استطاعت کے مطابق حصہ ڈال کر۔

6۔ شر اور فساد کو ختم کرنے کی کوشش کر کے۔

7۔ بھلائی کی قوتوں کے ساتھ تعاون کر کے۔

سوال 4: فرشتوں کو انسان کی خلافت پر اندیشے کیوں تھے؟

جواب: کیونکہ فرشتے بے اختیار مخلوق تھے اور انسان کو اختیار دیا گیا تھا۔ اس لیے اندیشہ ہوا کہ

☆ اختیار پا کر انسان کہیں بگڑ نہ جائے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ اختیار پا کر فساد نہ کرے۔

☆ اختیار پا کر خون ریزیاں نہ کرے۔

سوال5: زمین کی اصلاح کیا ہے؟

جواب: زمین کے فطری نظام کا قائم رہنا اس کی اصلاح ہے۔

سوال6: فساد فی الارض سے کیا مراد ہے؟

جواب: زمین کے فطری نظام کو بگاڑنا۔

سوال7: فرشتے اللہ تعالیٰ کی حمد کے ساتھ تسبیح کیسے بیان کر رہے ہیں؟

جواب: اس سے مراد ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرنے کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے دیے گئے احکامات کی بجا آوری میں تیزی سے گردش کر رہے ہیں، مسلسل اطاعت کر رہے ہیں۔

سوال8: اللہ تعالیٰ کو معلوم تھا کہ انسان اختیار پا کر بگڑ سکتا ہے اس کے باوجود انسان کو اختیار دیا گیا، اس میں کیا حکمت تھی؟

جواب: اللہ تعالیٰ کو معلوم تھا کہ اگر اختیار پا کر بہت سے لوگ بگڑیں گے تو ایک معقول تعداد ان لوگوں کی بھی ہوگی جو اللہ تعالیٰ کے مقام کو پہچانیں گے اور بغیر دباؤ کے اطاعت کا طریقہ اختیار کریں گے۔ اگرچہ یہ تعداد میں کم ہوں گے لیکن ہیروں کی طرح قیمتی ہوں گے اور قیمتی ہیروں کے لیے کوئلے کی کانوں کو بڑھنے پھیلنے کا موقع دیا جاسکتا ہے۔

سوال9: اختیار عطا کرنے کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو بڑی نعمت کیا عطا فرمائی؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے اختیار کو درست استعمال کرنے کے لیے آدم علیہ السلام کو علم عطا فرمایا۔

سوال10: فرشتوں کا اللہ تعالیٰ کے سوال کے جواب میں "سبحنک لا علم لنا" کہنا کس چیز کو ظاہر کرتا ہے؟

جواب: فرشتوں نے اپنی کم علمی کا اعتراف کیا اور کہا کہ آپ نے ہمیں جتنی بات بتادی ہم اتنا ہی جانتے ہیں، ساری حقیقتوں کو جاننے والی اور حکمت والی تو آپ ہی کی ذات ہے۔

سوال11: انسان کو فرشتوں پر کیوں فضیلت دی گئی؟

جواب: انسان کو اللہ تعالیٰ نے صاحبِ ارادہ مخلوق بنایا ہے۔ وہ اپنے ارادے سے اپنے مقصدِ زندگی کو اختیار کر سکتا ہے۔ اپنی خاص کوششوں سے انسانوں کو ہدایت کے راستے پر گامزن کرنے کے لیے اپنے فرض کو ادا کر سکتا ہے۔ انسان کو اللہ تعالیٰ کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہچان، معرفتِ حق کا راز عطا کیا گیا ہے۔

یہ دو چیزیں ہیں جن کی بنیاد پر انسان کو فرشتوں پر فضیلت دی گئی ہے۔

سوال 12: اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم علیہ السلام کے سامنے جھک جاؤ۔ اس کی حقیقت کیا ہے؟

جواب: اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سارے فرشتوں کو حضرت آدم علیہ السلام کا مطیع وفرمانبردار ہونے کا حکم دیا کیونکہ انسان اللہ تعالیٰ کا خلیفہ ہے اور جس طرح کا بھی کام کرنا چاہے فرشتے اپنے دائرہ کار کے اندر اس کا ساتھ دیں۔

سوال 13: انسان کا سب سے بڑا جرم کیا ہے؟

جواب: 1۔ اللہ تعالیٰ کے مقام کو نہ پہچاننا۔

2۔ زمین میں فساد پھیلانا۔

3۔ خون بہانا۔

سوال 14: ابلیس نے آدم علیہ السلام کے سامنے جھکنے سے کیوں انکار کیا؟

جواب: تکبر کی وجہ سے، اس نے خود کو برتر جانا تھا۔ چونکہ وہ جن تھا، اختیار رکھتا تھا اس لیے اس نے انکار کر دیا جبکہ فرشتے اللہ تعالیٰ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے۔

سوال 15: انسان کے لیے دنیا میں دو ممکنہ راستے کون سے ہیں؟

جواب: 1۔ فرشتوں کی طرح اللہ تعالیٰ کے ہر حکم کے آگے جھک جانا خواہ اس کے لیے اپنے سے کمتر فرد کی بات ماننی پڑے، یہ ملکوتی رویہ ہے۔

2۔ ابلیس کی طرح اپنے آپ کو بڑا سمجھنا، دوسروں کے آگے جھکنے سے انکار کر دینا۔ اس کے اندر تکبر کی آگ بھڑکتی نظر آتی ہے، یہ شیطانی رویہ ہے۔

سوال 16: تکبر کسے کہتے ہیں؟

جواب: اپنی ذات کی بڑائی کے احساس کو تکبر کہتے ہیں۔

سوال 17: انسان میں تکبر کیسے پیدا ہوتا ہے؟

جواب: جب کوئی شخص اپنی ذات کی بڑائی میں مبتلا ہو جائے اور کسی کام کے بارے میں یہ سمجھے کہ یہ کرنے سے میں چھوٹا ہو جاؤں گا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال18: حضرت آدم علیہ السلام کی آزمائش کیا تھی؟

جواب: حضرت آدم علیہ السلام کو ایک خاص درخت کے پاس جانے سے منع کیا گیا تھا اور یہ کہا گیا تھا کہ اگر اس درخت کے پاس گئے تو ظالموں میں شمار کیے جاؤ گے۔

سوال19: ظلم سے کیا مراد ہے؟

جواب: ظلم سے مراد ہے کسی حقدار کو اس کا حق نہ دینا۔

سوال20: اللہ تعالیٰ کے حکم کی نافرمانی کرنے والے کس طرح ظالم ہیں؟

جواب: اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے والے اس طرح ظالم ہیں کہ

1۔ اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ اس کی فرمانبرداری کی جائے، اگر نافرمانی کی تو گویا اللہ تعالیٰ کو اس کا حق نہ دیا۔

2۔ تمام اعضاء، اشیاء اور نعمتوں کا حق ہے کہ ان کو اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کے لیے لگایا جائے تو دراصل نافرمانی کرکے ان کو ان کا حق نہ دیا۔

3۔ اپنی ذات کا حق ہے کہ اسے تباہی سے بچایا جائے تو نافرمانی کرکے گویا اپنی ذات کو سزا کا مستحق ٹھہرایا اور اپنی ذات پر ظلم کیا۔

سوال21: شیطان نے آدم علیہ السلام کو کس طرح بہکایا تھا؟

جواب: شیطان نے حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا علیہا السلام دونوں کو درخت کا پھل کھانے کے لیے اس کی کشش [Attraction] دلائی یعنی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے لیے خوبصورت ترغیبات دلائیں، دوست کے روپ میں دل میں وسوسے ڈالے، اُمیدیں دلائیں اور یوں بہکا کر اپنے جال میں پھنسا کر جنت سے نکلوا دیا۔

سوال22: انسان کے بھٹکنے کا آغاز کہاں سے ہوتا ہے؟

جواب: انسان شیطان کے بہکانے میں آجاتا ہے اور اس حد میں قدم رکھ دیتا ہے جہاں جانے سے اللہ تعالیٰ نے روکا ہے۔ وہ اسے اچھی زندگی کا لالچ دیتا ہے۔ آج بھی شیطان انسان کو راہِ راست سے ہٹانے کے لیے یہی حربہ استعمال کرتا ہے۔

سوال23: غلطی کرنے کے بعد حضرت آدم علیہ السلام کا رویہ کیا تھا؟

جواب: اللہ تعالیٰ کے سامنے شرمندگی کا اظہار کیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال 24: توبہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: ☆ توبہ کے معنی ہیں: رجوع کرنا اور پلٹنا۔ بندے کی طرف سے توبہ یہ ہے کہ وہ نافرمانی پر شرمندہ ہو کر نافرمانی سے باز آجائے، اللہ تعالیٰ کی طرف سچے دل سے لوٹے اور فرمانبرداری کا رویہ اپنائے۔

☆ اللہ تعالیٰ کی طرف سے توبہ کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے شرمسار بندے کی طرف رحمت سے متوجہ ہوتا ہے۔

سوال 25: شیطان انسان کا آج بھی دشمن ہے۔ کیسے۔۔۔؟

جواب: شیطان نے آدم وحوا علیہما السلام کو ورغلایا اور انہوں نے ممنوعہ درخت کا پھل کھالیا۔ شیطان کی یہ دشمنی آج بھی جاری ہے۔ وہ انسان کو ورغلاتا ہے تاکہ انسان اس حد کے اندر قدم رکھ دے جس میں جانے سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔ اس کے لیے وہ انسان کی [mind setting] کرتا ہے، برائی کو خوش نما بنا کر دکھاتا ہے، یقین دہانی کرواتا ہے کہ اس برائی کے نتیجے میں لوگوں کی نظروں میں مقام ملے گا۔ وہ دنیا میں رہنے کے لیے برائی کو ناگزیر بنا کر دکھاتا ہے، انسان کو یہ محسوس کرواتا ہے کہ اگر اس برائی کو چھوڑ دیا تو جینا ممکن نہیں رہے گا، پھر انسان برائی کر لیتا ہے۔ انسان کے بھٹکنے کی ابتداء یہیں سے ہوتی ہے۔ پھر انسان اللہ تعالیٰ کی مدد سے محروم ہو جاتا ہے۔ انسان کے لیے اپنی غلطی سے پلٹ آنے، توبہ کرنے کا موقع موجود ہوتا ہے لیکن پھر شیطان ورغلاتا ہے کہ تمہاری توبہ کب سنی جائے گی، یوں انسان آہستہ آہستہ دعا مانگنے سے بھی محروم ہو جاتا ہے۔ انسان کے لیے پھر نیکیاں کرنا مشکل اور گناہ کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ یہی شیطان کا مشن ہے، یہی اس کی دشمنی ہے۔ یہ دشمنی آج بھی جاری ہے۔

سوال 26: آدم علیہ السلام کو زمین پر کتنی مدت کے لیے بھیجا گیا؟

جواب: ایک خاص وقت تک۔ یہ خاص وقت انسان کے لیے اس کی زندگی ہے اور ساری کائنات کے لیے قیامت تک کا وقت ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ دنیا مستقل ٹھکانہ نہیں ہے۔

سوال 27: آدم علیہ السلام اور ابلیس کے درمیان جس کشمکش کا آغاز ہوا وہ آج بھی جاری ہے۔ اس کی حقیقت کیا ہے؟

جواب: اس کشمکش کی دو صورتیں ہیں:

پہلی صورت یہ ہے کہ انسان اور شیطان کے درمیان جو جنگ جاری ہے وہ انسان کے ضمیر اور اس کے دل و دماغ کے میدانوں میں لڑی جا رہی ہے۔ پختہ ارادے اور سچا علم رکھنے والے افراد اس میں کامیاب ہوتے ہیں اور جو انسان اپنی خواہشات کے پیچھے بھاگتا ہے اس پر شیطان غالب آجاتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

دوسری صورت یہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے فرشتوں اور ابلیس کے درمیان کھڑا کیا۔ سجدے کے حکم سے کشمکش کا آغاز ہوا۔ حق کی دعوت دینے والا بھی ایک آدم ہوتا ہے جس کے سامنے انسانوں نے جھکنا ہوتا ہے لیکن اگر وہ اپنے تکبر یا حسد کی وجہ سے نہ جھکیں تو اس طرح سے وہ ابلیس کی پیروی کرتے ہیں اور اسی کشمکش کا آغاز ہو جاتا ہے۔ انکار صرف انکار نہیں رہتا۔ انکار پھر مخالفت میں، مخالفت رکاوٹ میں اور رکاوٹیں انتقام میں بدل جاتی ہیں، پھر ہجرتیں ہوتی ہیں، پھر جہاد ہوتا ہے اور آج بھی یہ کشمکش جاری ہے۔

سوال 28: حضرت آدم علیہ السلام کے واقعے سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

جواب: اس واقعے سے ہمیں کئی ایک سبق حاصل ہوتے ہیں:

1۔ انسان "منع کیے ہوئے پھل" (کام) کو کھاتے ہی اللہ تعالیٰ کی مدد اور جنت کے حق سے محروم ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کل حضرت آدم علیہ السلام کو پھل کھانے سے منع کیا تھا، آج بھی وہی صورتحال ہے، جن کاموں سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہے ان سے باز آنا ہے۔ (انشاء اللہ)

2۔ نافرمانیوں پر توبہ کرنے سے جنت کے حق سے محرومی کی تلافی ہو سکتی ہے، ربّ کی طرف لوٹنے کا راستہ کھلا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں پر کثرت سے توبہ کرنی ہے۔ (انشاء اللہ)

سوال 29: ہدایت کی پیروی کرنے والوں کے لیے کیا خوشخبری ہے؟

جواب: ہدایت کی پیروی کرنے والوں کے لیے خوشخبری ہے کہ نہ ان کے لیے خوف ہوگا نہ غم۔

سوال 30: اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہدایت اس کی نعمت ہے۔ اس کی دعوت دینے کے لیے جب بھی کوئی اللہ تعالیٰ کا بندہ اٹھتا ہے اس کے لیے پھر اسی طرح امتحان کے حالات پیدا ہو جاتے ہیں۔ کیسے؟

جواب: حق کی دعوت دینے والا بھی آدم علیہ السلام کی طرح ہے جس کے سامنے سب لوگوں کو جھک جانا چاہیے مگر تکبر اور تعصب کی وجہ سے جو لوگ حق کی دعوت قبول نہیں کرتے تو وہ ابلیس کی پیروی کرتے ہیں جس نے اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والے کی دعوت کو قبول نہیں کیا اور اس طرح اس نے اللہ تعالیٰ کو نہیں پایا۔ جس نے اللہ تعالیٰ کو نہیں پایا وہ صرف حق سے ہی محروم نہیں رہا بلکہ اللہ تعالیٰ سے بھی محروم ہو گیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال 31: خوف اور حزن میں کیا فرق ہے؟

جواب: خوف: مستقبل کے اندیشے کو کہتے ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ کی پیروی کی تو حشر میں جب سب لوگ پریشان حال ہوں گے اس وقت اللہ تعالیٰ کی ہدایت پر چلنے والوں کو کسی قسم کا کوئی خوف نہ ہوگا۔

حزن: ماضی کے غم کو کہتے ہیں۔ یہاں مراد ہے کہ ماضی میں ہونے والی غلطیوں اور تکلیفوں پر کوئی غم نہ ہوگا۔

سوال 32: آیات کو جھٹلانے سے کیا مراد ہے؟

جواب: اس سے مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کو، انبیاء علیہم السلام کے معجزات کو اور اللہ تعالیٰ کے احکامات کو ماننے سے انکار کیا جائے اور ان سے رہنمائی نہ لی جائے۔

سوال 33: اس کائنات میں انسان کی کیا اہمیت ہے؟

جواب: 1۔ انسان کو اللہ تعالیٰ نے زمین پر اختیارات دیے۔

2۔ اسے اس دنیا میں آزادی دی۔

3۔ انسان کو اس زمین کی تبدیلی، ترقی، اس کے پوشیدہ خزانوں کا کھوج لگانے اور انہیں مسخر کرنے کے کام پر لگا دیا گیا۔

4۔ انسان کو ایسی قوتیں، صلاحیتیں اللہ تعالیٰ نے دی ہیں جن سے وہ کائنات کو مسخر کرنے کا کام کرسکتا ہے۔

5۔ اللہ تعالیٰ نے انسان سے یہ چاہا ہے کہ وہ شر اور فساد کو ختم کرے اور بھلائیوں کو پروان چڑھائے۔

6۔ انسان زمین میں اللہ تعالیٰ کے خلیفہ کا کردار ادا کرے۔

سوال 34: زمین پر انسان کیسا کردار ادا کرنے کا پابند ہے؟

جواب: 1۔ انسان اس زمین پر رہتے ہوئے اپنے اختیارات کو اللہ تعالیٰ کی رہنمائی (قرآن مجید) کے مطابق استعمال کرے۔

2۔ انسان اس زمین میں تبدیلی، ترقی اور اس کے پوشیدہ خزانوں کا کھوج لگانے اور مسخر کرنے کا کام کرے۔

3۔ انسان اپنی صلاحیتوں کو، خفیہ قوتوں کو اللہ تعالیٰ کی نمائندگی کا حق ادا کرنے میں استعمال کرے۔

4۔ انسان زمین سے شر اور فساد کو ختم کرنے کی اور بھلائیوں کو پروان چڑھانے کی کوشش کرے۔

5 انسان اللہ تعالیٰ کا سچا غلام بن کر غلامی کا حق ادا کرنے کی کوشش کرے۔

6۔ انسان انسانیت کی خدمت کے لیے، انسانوں کو فائدہ پہنچانے کے لیے ساری زندگی مسلسل کوشش کرے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکوع نمبر 5

سوال 1: بنی اسرائیل کون تھے؟

جواب: اسرائیل حضرت یعقوب علیہ السلام کا لقب تھا۔ انہی کی نسل کو بنی اسرائیل کہتے ہیں۔

سوال 2: بنی اسرائیل مصر کیسے پہنچے؟

جواب: حضرت یعقوب علیہ السلام کے بیٹے حضرت یوسف علیہ السلام کے مصر پہنچنے کے بعد ان کے اہلِ خاندان وہاں پہنچے۔

سوال 3: بنی اسرائیل میں کون سے نبی آئے تھے؟

جواب: بنی اسرائیل میں کثیر تعداد میں نبی آئے مثلاً حضرت یوسف، حضرت یحییٰ، حضرت ہارون، حضرت موسیٰ، حضرت زکریا علیہم السلام وغیرہ۔

سوال 4: بنی اسرائیل کی ہدایت کے لیے کون کون سی کتابیں نازل کی گئیں؟

جواب: بنی اسرائیل میں تورات، زبور اور انجیل تین کتابیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کی گئیں۔

سوال 5: اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر کیا انعام کیا تھا؟

جواب: حضرت یعقوب علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک تمام نبی آلِ یعقوب علیہ السلام میں سے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر دین و دنیا کی رہنمائی و کامیابی کے راستے کھولے اور ان کو دوسروں کی رہنمائی کا فریضہ سونپا۔

سوال 6: بنی اسرائیل سے اللہ تعالیٰ نے کیا عہد لیا تھا؟

جواب: 1۔ فطری عہد اللہ تعالیٰ کو پہچاننے کا، یعنی معرفتِ حق کا عہد۔

2۔ جو ہدایات دی ہیں ان کو مضبوطی سے تھام لینے اور انہیں یاد رکھنے کا عہد۔

3۔ بغوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زبانی بنی اسرائیل سے یہ عہد لیا تھا کہ میں بنی اسرائیل میں ایک نبی اُمی بھیجوں گا، جو تم میں سے اس کی اتباع کرے گا تو میں اس کے گناہ معاف کر دوں گا اور اسے جنت میں داخل کروں گا''۔

سوال 7: بنی اسرائیل سے اللہ تعالیٰ کا کیا عہد تھا؟

جواب: میں تمہیں جہان والوں پر فضیلت عطا کروں گا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال8: بنی اسرائیل کو خوفِ خدا کی تلقین کیوں کی گئی؟

جواب: ان کو اللہ تعالیٰ نے اس لیے ڈرایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے خوف کو محسوس کرتے ہوئے درست رویے اپنائیں اور مخالفت کا اور جھوٹ کا رویہ ترک کر دیں۔

سوال9: اللہ تعالیٰ کا ڈر انسان کو کیا دیتا ہے؟

جواب: 1۔ اللہ تعالیٰ کے ڈر سے آخرت میں جوابدہی کا احساس پیدا ہوتا ہے اور انسان کے سارے معاملات درست رہتے ہیں۔

2۔ نیکیوں میں اضافہ ہوتا ہے۔

3۔ انسان برے کاموں سے بچتا ہے۔

4۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے لوگوں سے بھی درست رویے اپناتا ہے۔

5۔ لوگوں کے خوف کی بجائے صرف ایک اللہ تعالیٰ کی پروا کرتا ہے۔

سوال10: اللہ تعالیٰ سے بے خوف ہونے کا نتیجہ کیا نکلتا ہے؟

جواب: 1۔ انسان نڈر اور بے باک ہو جاتا ہے۔

2۔ اعمال خراب ہو جاتے ہیں۔

3۔ ظلم کرنے لگتا ہے۔

4۔ اللہ تعالیٰ کے اور بندوں کے حقوق ادا نہیں کرتا۔

سوال11: کتاب پر ایمان کیسے لایا جا سکتا ہے؟

جواب: 1۔ اس کو دل سے مان لیا جائے۔

2۔ اس کے احکامات کو تسلیم کر لیا جائے۔

3۔ اس میں شک نہ کیا جائے۔

4۔ اسی کے مطابق عمل کیا جائے۔

5۔ اس کے پیغام کو آگے پھیلایا جائے۔

6۔ اس کے مطابق معاشرے کی اصلاح کی جائے۔

7۔ اس کے دیے ہوئے نظام کو زمین پر غالب کرنے کی کوشش کی جائے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال12: قرآن کیسے پہلی کتابوں کی تصدیق کرتا ہے؟

جواب: قرآنِ مجید تورات اور انجیل کی تصدیق کرتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے نازل کی گئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے پیغمبروں پر نازل کی گئی ہیں۔ ان کی تعلیمات کی بھی اصولی طور پر تصدیق کرتا ہے۔ قرآنِ مجید صرف ان چیزوں کی تردید کرتا ہے جو غلط طریقوں سے ان کتابوں میں شامل کر دی گئیں۔ پچھلی کتابوں کے لیے سچائی کا گواہ بن کر نازل ہوا ہے۔

سوال13: یہود نے نبی ﷺ کی نبوت کا انکار کیوں کیا؟

جواب: 1۔ یہودیوں کے لیے ان کا دین آباء واجداد کا رواج بن چکا تھا اس وجہ سے انہیں نبی ﷺ کی دعوت پسند نہیں آئی تو وہ آپ ﷺ کے مخالف بن گئے۔

2۔ دنیاوی مفاد اور مصلحتوں کی خاطر انہوں نے آپ ﷺ کو ماننے سے انکار کر دیا۔

3۔ عرب کے مذہبی ڈھانچے میں انہیں سرداری مل گئی تھی۔ اگر وہ آپ ﷺ کو مان لیتے تو ان کو یہ سرداری، احترام، محبت جو لوگوں کی طرف سے مذہب کی وجہ سے ملی ہوئی تھی، چھوڑنا پڑتی اس لیے انہوں نے انکار کیا۔

4۔ بزرگوں کی سعادت کی گدیوں پر بیٹھ کر انہیں عوام کی محبت اور توجہ ملی ہوئی تھی۔ انہوں نے محسوس کیا کہ اگر ہم نے اس نبی کو مان لیا تو ہماری مذہبی بڑائی ختم ہو جائے گی اور ایسا وہ برداشت نہیں کر سکتے تھے۔

5۔ مذہب کے نام پر انہیں طرح طرح کے نذرانے ملتے تھے، اسی مال کی ہوس نے انہیں حق سے دور کر دیا۔

سوال14: تھوڑی قیمت پر آیات کو بیچ ڈالنے سے کیا مراد ہے؟

جواب: تھوڑی قیمت سے مراد دنیا کے فائدے ہیں۔ آخرت کے عظیم فائدے کے مقابلے میں دنیا کا وقتی فائدہ تھوڑی قیمت ہے۔ اس کی مختلف قسمیں ہیں:

1۔ دینِ حق کو آباء واجداد کا دین بنانا، رسم ورواج کی پیروی کرنا۔

2۔ نذرانوں اور حقیر ہدیوں کی خاطر اللہ تعالیٰ کا دین چھوڑنا۔

3۔ اپنی مذہبی وعلمی برتری جس کی وجہ سے لوگوں کی محبت وعزت کا محور بنے ہوئے تھے نہ چھوڑ سکنا (حق چھوڑ دینا)۔

4۔ پیسے لے کر غلط فتوے دینا۔

سوال15: حق سے کیا مراد ہے؟

جواب: حق سے مراد سچی بات ہے یعنی جو بھی احکام اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں وہ حق ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال16: باطل سے کیا مراد ہے؟

جواب: باطل سے مراد ہر وہ چیز ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے دیے گئے نظام کے متضاد [opposite] ہے جس کی بنیاد اللہ تعالیٰ کے حکم پر نہیں ہے۔

سوال17: یہود باطل کا رنگ چڑھا کر حق کو کیسے مشتبہ بنایا کرتے تھے؟

جواب: مدینہ کے باقی افراد یہودیوں سے ان کے علمی رعب اور مذہبی شان کی وجہ سے بہت متاثر تھے وہ یہودیوں سے نبی ﷺ کی نبوت اور آپ ﷺ کی دعوت کے بارے میں پوچھتے تھے تو یہود موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ہر پوچھنے والے کے دل میں نبی ﷺ کے مشن کے خلاف کوئی نہ کوئی وسوسہ ڈال دیتے تھے یا آپ ﷺ پر کوئی الزام لگا دیتے تھے تاکہ حق ان پر مشتبہ ہو جائے۔ یہ جھوٹا پروپیگنڈہ ہی دراصل باطل کا رنگ تھا جسے حق پر چڑھا کر اسے مشتبہ بنایا جا رہا تھا۔

سوال18: آج کے دور میں حق کے مشتبہ ہونے کی مثالیں دیں؟

جواب: 1۔ جو لوگ سچے دین کی دعوت لے کر اٹھیں ان پر کوئی الزام لگا دیں تو لوگ ان افراد کے بارے میں ہی نہیں دین کے بارے میں بھی شک میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

2۔ جو لوگ دین کی دعوت لے کر اٹھیں ان کے بارے میں کوئی نہ کوئی شوشہ چھوڑنے سے، طرح طرح کے الجھن میں ڈالنے والے سوالات چھیڑنے سے لوگوں کو شک میں مبتلا کیا جاتا ہے تاکہ لوگ خود بھی الجھیں اور دوسروں کو بھی الجھائیں۔ یہ معاملہ شخصیات تک محدود نہیں رہتا بلکہ لوگ دین کے بارے میں شک میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

3۔ دین کی دعوت لے کر اٹھنے والوں کے خلاف جھوٹا پراپیگنڈہ کرنے سے، ان پر اعتراضات کرنے سے صرف شخصیات کے بارے میں رائے خراب نہیں ہوتی، دین مشتبہ ہو جاتا ہے۔

سوال19: اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والے کی دعوت پر لبیک کہنے کا مطالبہ کیا ہوتا ہے؟

جواب: انسان اپنی زندگی کے طور طریقے بدل ڈالے اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں اپنی ہستی کو سونپ دے۔

سوال20: جو لوگ دنیا میں کسی مذہبی مقام پر فائز ہوں ان کے لیے اللہ تعالیٰ کی دعوت پر لبیک کہنے میں کیا مشکلات ہیں؟

جواب: 1۔ اپنی خود ساختہ عزت کی مسندوں سے خود کو اتارنا۔

2۔ اپنی زندگی کا ڈھانچہ بدلنا۔

3۔ اپنی مرضی چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق زندگی گزارنا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس وجہ سے یہ وقت دنیا میں مذہبی مقام بنانے والوں کی لیے انتہائی مشکل ہوتا ہے۔

سوال 21: حق کے راستے پر چلنے میں کون سی دو چیزیں مددگار ثابت ہوتی ہیں؟

جواب: صبر اور نماز۔

سوال 22: انسان حق کے راستے پر چلنے کے لیے نماز سے کیسے مدد لے سکتا ہے؟

جواب: نماز بندے اور رب کے درمیان ایک خاص ملاقات ہے۔ انسان کا دل اس ملاقات سے ایک خاص تعلق میں بندھ جاتا ہے۔ انسان کی روح نماز سے غذا حاصل کرتی ہے، قوت حاصل کرتی ہے، یہ قوت، یہ تعلق دنیا کے تمام مال واسباب سے زیادہ قیمتی ہے۔ جب ہر قسم کی مدد ختم ہو جائے، جب سارے اسباب کا رشتہ کٹ جائے تو انسان کو نماز مدد دیتی ہے۔

سوال 23: نماز پڑھنا کس کے لیے مشکل ہوتا ہے؟ نماز کی پابندی کس کے لیے مصیبت بن جاتی ہے؟

جواب: 1۔ جو آخرت کا عقیدہ نہ رکھتا ہو۔

2۔ جو اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار نہ ہو۔

سوال 24: نماز کا چھوڑنا کس کی لیے مشکل ہوتا ہے؟

جواب: 1۔ جو یہ سمجھتا ہو کہ مرنے کے بعد اسے اللہ تعالیٰ کے سامنے حساب دینا ہے۔

2۔ جو اللہ تعالیٰ کے احکامات کے آگے سر جھکا چکا ہو۔

سوال 25: صبر سے کیا مراد ہے؟

جواب: ☆ اپنے نفس پر قابو رکھنا [Self Control]۔

☆ اللہ تعالیٰ کی اطاعت پر کاربند رہنا اور جم جانا۔

سوال 26: انسان کو حق کے راستے پر چلتے ہوئے صبر سے کام لینے کی ضرورت کب پیش آتی ہے؟

جواب: انسان کو زندگی میں بار بار صبر اور استقامت سے کام لینے کی ضرورت پیش آتی ہے۔

☆ صبر ہر مصیبت کا علاج ہے۔

☆ صبر ہر مشقت کی دوا ہے۔

☆ صبر ہر مشکل کا حل ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ صبر ہی انسان کو حق کے راستے پر ہمیشہ چلائے رکھتا ہے۔

سوال 27: کون سی چیز انسان کے اندر صبر پیدا کرتی ہے؟

جواب: ہر معاملے میں اللہ تعالیٰ کی طرف پلٹ جانے کا یقین انسان کے اندر صبر پیدا کرتا ہے۔

سوال 28: خشوع سے کیا مراد ہے؟

جواب: اپنی بے بسی کے احساس اور اللہ تعالیٰ کی عظمت کی وجہ سے دل پر طاری ہونے والی کیفیت اور دل کا جھکاؤ۔

سوال 29: خشوع کی سطح پر جینے سے کیا مراد ہے؟

جواب: 1۔ اللہ تعالیٰ کی یاد میں جینا۔

2۔ اللہ تعالیٰ کے حکم کے آگے جھکنا۔

3۔ اللہ تعالیٰ کے لیے خرچ کرنا۔

4۔ اللہ تعالیٰ کے غضب سے ڈرنا۔

5۔ دنیاوی اندیشے میں مبتلا نہ ہونا۔

6۔ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنا۔

7۔ اللہ تعالیٰ کے لیے صبر کرنا۔

سوال 30: اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹ جانے کا احساس کیسے رہتا ہے؟

جواب: 1۔ **اپنی پیدائش پر غور وفکر کرنے سے:** 'میں کیا ہوں؟' 'مجھے کس چیز سے بنایا گیا؟' 'میں کس طرح تھی اب کیسے ہوگئی؟' 'زندگی کا یہ سفر کہاں سے شروع ہوا اور کہاں تک پہنچا؟' پیدائش سے لے کر آج تک ایک سفر تھا جو جاری رہا۔ 'کس نے طاقت دی؟' 'کس نے راستہ بتایا؟' 'کس نے سفر کے مراحل بتائے؟' 'کون یہاں تک لے کر آیا؟' سفر تو جاری ہے جو آج یہاں تک لے آیا، اس نے یہی طریقہ کار مقرر کر رکھا ہے، جو دنیا میں آتا ہے وہ لوٹ کر جاتا ہے۔ مجھ سے پہلے لوگ بھی دنیا میں رہے ضرور لیکن مستقل نہیں، اگر وہ لوٹ گئے تو مجھے بھی لوٹ کر جانا ہے۔

2۔ **اس کائنات پر غور وفکر کرنے سے:** مختلف اشیاء کے فنا ہونے سے، موسموں کے بدلنے سے، دن اور رات کے آنے جانے سے، سورج کے نکلنے اور غروب ہونے سے انسان کو اپنے لوٹ جانے کا احساس رہتا ہے۔

3۔ قرآنِ مجید کی تلاوت سے، اس پر غور وفکر کرنے سے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

4۔موت کو یادر کھنے سے۔

5۔کثرت سے اناللہ وانا الیہ راجعون پڑھنے سے اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹ جانے کا احساس بڑھتا ہے۔

سوال 31: اللہ تعالیٰ کی طرف پلٹ جانے کا یقین انسان کو کیا دیتا ہے؟

جواب: 1۔تقویٰ

2۔بھلائی کی حس

3۔صبر

4۔دنیاوآخرت کے درمیان توازن

سوال 32: انسان کو آخرت یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف پلٹ جانا کب صحیح نظر آتا ہے؟

جواب: 1۔جب انسان کے اندر بھلائی کی حس جاگ اٹھتی ہے۔

2۔جب انسان دنیا اور آخرت کے درمیان توازن پیدا کرنے کی کوشش میں لگ جاتا ہے۔تب اسے دنیا اور اس کی ہر چیز، ہر متاع حقیر نظر آتی ہے۔تب آخرت انسان کو صحیح نظر آتی ہے۔پھر انسان کو آخرت کو ترجیح دینے اور اختیار کرنے میں تردد محسوس نہیں ہوتا۔

سوال 33: 'اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتَابَ' وضاحت کریں؟

جواب: ''تم دوسروں کو تو نیکی کا حکم دیتے ہو اور خود اپنے آپ کو بھول جاتے ہو حالانکہ تم کتاب کی تلاوت کرتے ہو۔''

اس آیت کا اطلاق فقط بنی اسرائیل پر نہیں ہوتا، آج مسلمانوں پر بھی اس کا اطلاق ہوتا ہے۔جب بھی دین ایک پیشہ بن جاتا ہے تو دین کو لے کر چلنے والے زبان سے جو کچھ کہتے ہیں وہ ان کے عمل میں نہیں ہوتا۔وہ اللہ تعالیٰ سے خود ڈرتے نہیں لیکن دوسروں کو خدا خوفی کی دعوت دیتے ہیں، لوگوں کو بھلائی کی دعوت دیتے ہیں لیکن اپنی عملی زندگی میں اس کے خلاف چلتے ہیں۔اللہ تعالیٰ کی کتاب پڑھتے ہوئے یہ دوغلا رویہ اختیار کرنا انتہائی مکروہ کام ہے۔

سوال 34: دوسروں کو نیکی کا حکم دینا اور خود عمل پیرا نہ ہونا۔۔۔کیسا رویہ ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کے نزدیک ناپسندیدہ رویہ ہے۔آنحضرت ﷺ نے بے عمل عالم کی مثال اس چراغ سے دی ہے جو خود جل رہا ہے اور لوگ اس سے روشنی حاصل کررہے ہیں۔اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں کہ قول وفعل میں تضاد نہ ہو، ہدایت وعمل کا آغاز اپنی ذات سے ہو۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ فرمایا:

''میں معراج کے دن ان لوگوں کے پاس سے گزرا جن کے ہونٹ اور زبان کاٹے جا رہے تھے۔ مجھے بتایا گیا کہ یہ آپ ﷺ کی امت کے بے عمل عالم ہیں۔'' [ابوداؤد]

ایک اور جگہ آیا ہے کہ اسی طرح آپ ﷺ نے فرمایا:

''قیامت کے دن ایک آدمی کو آگ میں ڈالا جائے گا۔ اس کی آنتیں باہر نکل آئیں گی، وہ انہیں لے کر ایسے گھومے گا جیسے گدھا چکی میں گھومتا ہے۔ اس کے گرد جہنمی جمع ہو جائیں گے اور کہیں گے: اے فلاں! تجھے کیا ہوا ہے؟ کیا تو نیکی کا حکم نہیں دیتا تھا اور برائی سے نہیں روکتا تھا؟ وہ کہے گا: ہاں یقیناً لیکن میں لوگوں کو تو نیکی کا حکم دیتا تھا لیکن خود نہیں کرتا تھا''۔ [بخاری:3267]

اللہ تعالیٰ کو عمل سے خالی اور زبان کے رسیلے لوگ پسند نہیں۔ اس لیے فرمایا:

لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ [الصف:2]

''تم وہ بات کہتے ہی کیوں ہو جو خود نہیں کرتے۔''

سوال 35: اس رویے کا اپنی ذات اور معاشرے کو کیا نقصان پہنچتا ہے؟

جواب: A۔ اپنی ذات پر اثرات:

1۔ الفاظ کھوکھلے ہو جاتے ہیں۔

2۔ انسان برے اعمال میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

3۔ اللہ تعالیٰ کے عذاب کا مستحق ٹھہرتا ہے۔

B: اپنے معاشرے پر اثرات:

1۔ معاشرے میں انسان کی بات کا کوئی اثر نہیں رہتا۔

2۔ لوگ داعی کے دوہرے رویے کو دیکھ کر خود بھی عمل کرنا چھوڑ دیتے ہیں۔

3۔ معاشرے میں فساد پیدا ہوتا ہے۔

4۔ دعوت مشکوک ہو جاتی ہے۔

5۔ دعوت دینے والے مشکوک ہو جاتے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

6۔لوگوں کے دلوں سے ایمان کی روشنی ختم ہو جاتی ہے۔

7۔دین پر سے لوگوں کا اعتماد ختم ہو جاتا ہے۔

سوال36: کتاب کی تلاوت کے انسان پر کیا اثرات مرتب ہونے چاہیے؟

جواب: کتاب کی تلاوت سے انسان کا رویہ بدلنا چاہیے اور اسے ایک ایسا انسان بننا چاہیے جو اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کے حکم کے آگے جھکا ہوا ہو، جو ہر وہ کام کرنا چاہے جسے اللہ تعالیٰ کرنے کا حکم دیں اور اللہ تعالیٰ کے روکے سے رک جائے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکوع نمبر 6

سوال 1: اللہ تعالیٰ کا بنی اسرائیل پر سب سے بڑا انعام کیا تھا؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے انہیں حق کا علم دیا تھا۔ اپنے پیغمبروں کے ذریعے شریعت کا علم عطا کیا تھا۔ انہیں ساری دنیا کی عوام پر رہنما بنایا تھا کہ وہ سب انسانوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلائیں۔ یہ ان پر اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا انعام تھا۔

سوال 2: اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو انعام کیوں یاد دلایا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو یہ انعام اس لیے یاد دلایا ہے کہ

1۔ وہ قرآنِ مجید اور محمد رسول اللہ ﷺ پر ایمان لائیں۔

2۔ سب سے پہلے انکار کرنے والے نہ بن جائیں۔

3۔ وہ بھی جھک جانے والوں کے ساتھ جھک جائیں۔

سوال 3: اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو تمام دنیا پر کیا فضیلت عطا کی تھی؟

جواب: فضیلت سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے خاص کام کے لیے چنا تھا۔ ان میں بے شمار رسول بھیجے، کتابیں بھیجیں تاکہ ان کے ذریعے دوسری قوموں کو خبردار کردیں اور سب کو کائنات کی سب سے بڑی سچائی اللہ تعالیٰ کے متعلق بتا دیں اور ان تک اللہ تعالیٰ کے پیغام کو پہنچا دیں۔

سوال 4: اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو کب فضیلت عطا کی تھی؟

جواب: جب وہ صحیح معنوں میں اس زمین پر اللہ تعالیٰ کے نائب اور خلیفہ تھے۔

سوال 5: اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے فضیلت کب واپس لے لی؟

جواب: 1۔ جب انہوں نے اپنے رب کے احکامات سے منہ پھیر لیا۔

2۔ جب وہ انبیاء علیہم السلام کی نافرمانیاں کرنے لگے۔

3۔ جب انہوں نے اللہ تعالیٰ کے انعامات کی ناشکری کی۔

4۔ جب انہوں نے اپنی ذمہ داریاں پوری کرنی چھوڑ دیں۔

5۔ جب انہوں نے اللہ تعالیٰ کے عہد کو توڑ دیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو اللہ تعالیٰ نے ان سے فضیلت واپس لے لی۔

سوال 6: بنی اسرائیل سے دنیا کی امامت کی فضیلت واپس کیوں لے لی گئی؟

جواب: اس لیے کہ بنی اسرائیل نہ تو خود حق پر قائم رہے تھے اور نہ ہی انہوں نے انسانوں تک اللہ تعالیٰ کا صحیح پیغام پہنچایا تھا۔ دوسروں کو نیکی کا حکم دیتے تھے اور خود کو بھول جاتے تھے۔

سوال 7: بنی اسرائیل کے بعد فضیلت کا یہ منصب کس امت کو سونپا گیا؟

جواب: اُمتِ مسلمہ کو۔

سوال 8: بنی اسرائیل کی نافرمانیوں کی وجہ سے ان سے منصبِ امامت چھین لیا گیا۔ اس میں ہمارے لیے کیا نصیحت ہے؟

جواب: 1۔ اگر بنی اسرائیل نے رب کے احکامات سے منہ پھیرا اور اللہ تعالیٰ نے ان سے منصبِ امامت چھین لیا تو ہم اللہ تعالیٰ کے احکامات کی خلاف ورزی سے بچیں۔

2۔ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کی نافرمانی سے بچیں۔

3۔ اللہ تعالیٰ کے انعامات کی ناشکری سے بچیں۔

4۔ اُمتِ مسلمہ کا یہ فریضہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا پیغام سارے جہان کے انسانوں تک پہنچائیں، اپنی اس ذمہ داری کو پورا کریں۔

سوال 9: اللہ تعالیٰ نے یہود کو دوسری قوموں کو خبردار کرنے کا فریضہ سونپا تھا۔ اس کے لیے انہیں کیا سہولتیں دی گئی تھیں؟

جواب: 1۔ اپنے دشمنوں پر غلبہ۔

2۔ وقتی لغزشوں سے درگزر۔

3۔ غیر معمولی حالات میں غیر معمولی مدد۔

4۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کھانے پینے کے انتظامات۔

سوال 10: بنی اسرائیل کے بگاڑ کی بنیادی وجہ کیا تھی؟

جواب: ان کے عقیدۂ آخرت میں خرابی آ گئی تھی۔

سوال 11: آخرت کے عقیدے کی چار خرابیاں کون سی ہیں؟

جواب: 1۔ کسی کی طرف سے سفارش قبول ہو جائے گی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

2۔کوئی ہمارے کام آجائے گا۔

3۔(فدیہ) جان کا بدلہ لے کر چھوڑ دیا جائے گا۔

4۔کہیں سے مدد آجائے گی۔

سوال 12: آخرت کے بارے میں غلط عقیدے کا انسانی زندگی پر کیا اثر پڑتا ہے؟

جواب: 1۔آخرت کے بارے میں عقیدہ خراب ہو تو دِل میں سختی آجاتی ہے۔

2۔جب یہ ڈر نہ ہو کہ ایک دن میرے تمام اعمال کو سامنے لایا جائے گا، برے اعمال کا نتیجہ دیکھنا ہوگا تو انسان مزید گناہ کرتا ہے اور نیک کام کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کرتا۔

سوال 13: سچی دینداری کیا ہے؟

جواب: 1۔انسان اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو اپنا معبود نہ بنائے۔

2۔اللہ تعالیٰ کو دیکھے بغیر اس پر یقین کرے۔

3۔آخرت کے حساب کتاب سے ڈر کر زندگی گزارے۔

4۔حلال اور پاک روزی سے اپنی ضروریات پوری کرے۔

5۔جن لوگوں پر اختیار ہے انہیں جرم کرنے سے روک دے۔

سوال 14: اللہ تعالیٰ کے انصاف کے دن کیا چیز کام آنے والی ہے؟

جواب: اپنا عمل۔

سوال 15: آلِ فرعون کون تھے؟

جواب: آلِ فرعون سے مراد ہے فرعون کے خاندان کے لوگ۔مصر کے حکمران طبقہ کے علاوہ آلِ فرعون میں اس کے وہ سارے ساتھی شامل ہیں جو اس جیسے نظریات رکھتے تھے اور اس کو درست سمجھتے تھے۔

سوال 16: آلِ فرعون بنی اسرائیل پر کیا ظلم کرتے تھے؟

جواب: آلِ فرعون بنی اسرائیل کے بیٹوں کو قتل کر ڈالتے تھے اور ان کی عورتوں کو اپنی غلامی کے لیے زندہ رکھتے تھے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال 17: یہود کے لیے اللہ تعالیٰ نے سمندر پھاڑ کر کیسے راستہ بنایا تھا؟

جواب: حضرت موسیٰ علیہ السلام جب بنی اسرائیل کو مصر سے لے کر نکلے تو فرعون اور اس کے لشکروں نے ان کا پیچھا کیا۔ اس وقت دائیں بائیں پر پیچ پہاڑی سلسلے تھے، پیچھے لشکر تھا اور سامنے سمندر۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکم دیا گیا کہ سمندر پر اپنا عصا ماریں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصا مارتے ہی سمندر دو حصوں میں تقسیم ہو گیا اور پانی کے عین درمیان میں خشک راستہ بن گیا جہاں سے بنی اسرائیل تو آرام سے گزر گئے لیکن فرعون نے جب پیچھا کیا تو سمندر کے بیچ میں پہنچنے پر سمندر کو آپس میں ملا کر اسے اور اس کے لشکر کو ڈبو دیا گیا۔

سوال 18: حضرت موسیٰ علیہ السلام کو چالیس روز کے لیے کہاں بلایا گیا اور کیوں؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو چالیس روز کے لیے کوہِ طور پر بلایا تھا تاکہ انہیں شریعت کے احکام (یعنی اپنی کتاب) عطا کریں۔

سوال 19: حضرت موسیٰ علیہ السلام کے کوہِ طور پر جانے کے بعد بنی اسرائیل نے کیا نافرمانی کی؟ اور اللہ تعالیٰ نے اس پر انہیں کیا سزا دی؟

جواب: انہوں نے بچھڑے کو اپنا معبود بنا لیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں حکم دیا کہ اپنی جانوں کو ہلاک کرو۔

سوال 20: یہود نے بچھڑے کو کیسے اپنا معبود بنا لیا؟

جواب: بنی اسرائیل کی ہمسایہ قوموں میں گائے کی پوجا کی بیماری پھیلی ہوئی تھی۔ مصر اور کنعان میں اس کا رواج عام تھا۔ بنی اسرائیل جب غلام بن کر گئے تو آہستہ آہستہ انہوں نے اپنے حکمرانوں سے یہ گائے پرستی کی بیماری لے لی۔

سوال 21: اپنی جانوں کو ہلاک کرنے سے کیا مراد تھا؟

جواب: اپنی جانوں کو ہلاک کرنے سے مراد یہ تھا کہ اپنے ان آدمیوں کو قتل کرو جنہوں نے بچھڑے کی پرستش کی تھی۔ ذمہ داری یہ تھی کہ بھائی بھائی کو قتل کرے گویا کہ وہ اپنے آپ کو قتل کرے۔

سوال 22: صحرائے سینا میں بنی اسرائیل کو کیا نعمتیں دی گئی تھیں؟

جواب: 1۔ کھانے کے لیے من و سلویٰ 2۔ پانی کے لیے بارہ چشمے 3۔ دھوپ میں ابر کا سایہ

سوال 23: یہود کو من و سلویٰ کی غذائیں کیوں دی گئی تھیں؟

جواب: یہود کو من و سلویٰ کی غذائیں اس لیے دی گئیں تاکہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

1۔وہ معاشی جدوجہد سے فارغ رہ کر احکامِ الٰہی کو ادا کرنے میں زیادہ مشغول رہیں۔

2۔وہ ضرورت کی چیز پر قناعت کریں اور لذتوں کی تلاش میں بھاگنے کی بجائے اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لیے بھاگ دوڑ کریں۔

سوال 24: بنی اسرائیل کو انعامات عطا کرنے پر اللہ تعالیٰ کے ان سے کیا مطالبات تھے؟

جواب: 1۔اللہ تعالیٰ کے اس انعام کو یاد رکھیں کہ اس نے سارے جہان پر بنی اسرائیل کو کس وجہ سے فضیلت عطا کی تھی تا کہ اپنی ذمہ داریاں پوری کر سکیں۔

2۔اس دن سے ڈریں جب کوئی کسی کے کام نہ آئے گا، کسی کی طرف سے سفارش قبول نہیں ہوگی، نہ کسی کو فدیہ لے کر چھوڑا جائے گا اور نہ مجرموں کو کہیں سے مدد مل سکے گی۔

سوال 25: اللہ تعالیٰ کے خصوصی انعامات پر کیسا رویہ ہونا چاہیے؟

جواب: خصوصی انعامات پر اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بن کر رہنا چاہیے۔

سوال 26: یہودیوں نے انعامات ملنے پر کیسا رویہ اختیار کیا؟

جواب: ایک بڑا شہر ان کے قبضے میں دیا گیا تھا اور اللہ تعالیٰ کا حکم تھا کہ عاجزی سے اس میں داخل ہوں مگر وہ تفریحی کلمات بولنے لگے اور اس طرح انہوں نے ظلم کا رویہ اختیار کیا اور ہر معاملے میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی۔

سوال 27: یہود کس وجہ سے اس غلط فہمی میں مبتلا ہوئے کہ ہم خاص امت ہیں؟

جواب: دنیا میں اللہ تعالیٰ کے انعامات کی وجہ سے انہیں یہ غلط فہمی ہوگئی تھی کہ آخرت کی کامیابی بھی ہمارے لیے ہے۔

سوال 28: حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے کتاب اور فرقان عطا کی۔ اس سے کیا مراد ہے؟

جواب: کتاب سے مراد ہے تورات اور فرقان سے مراد وہ چیز ہے جس سے حق اور باطل کا فرق واضح ہو جائے۔ یہاں اس سے مراد دین کا علم اور فہم ہے جس کی وجہ سے انسان کو بھلائی اور برائی میں، حق اور باطل میں فرق کا پتہ چلتا ہے۔

سوال 29: اللہ تعالیٰ اپنی کتاب کسی قوم کو کیوں عطا کرتا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کی کتاب اس کے احکامات پر مشتمل ہوتی ہے جو اس کی طرف سے انسانوں کو ملتے ہیں اور جس گروہ کے حوالے یہ احکامات کیے جاتے ہیں اسے اس پیغام کو تمام دنیا تک پہنچانا ہوتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال 30: کوہِ طور پر اعلانیہ اللہ تعالیٰ سے کلام کے مطالبے پر یہود کو ایک زبردست صاعقے نے آلیا۔ کیسے؟ وضاحت کریں۔

جواب: بنی اسرائیل کے 70 سرداروں کے سامنے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی کتاب اور فرمان پیش کیا۔ ان میں سے بعض لوگ بے یقینی اور شک کی وجہ سے کہنے لگے کہ ہم تمہارے بیان پر کیسے یقین کر لیں کہ اللہ تعالیٰ تم سے ہم کلام ہوا ہے جب تک کہ اپنی آنکھوں سے اعلانیہ خدا کو تم سے کلام کرتے نہ دیکھ لیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ کی جانب سے ایک کڑک نے انہیں آلیا اور یہ بے جان ہو کر گر گئے، پھر اللہ تعالیٰ نے ان کو دوبارہ زندہ کیا۔

سوال 31: یہود پر ابر کا سایہ کس مقام پر کیا گیا اور کیسے؟

جواب: بنی اسرائیل جب مصر سے نکلے تو لاکھوں کی تعداد میں تھے لیکن ان کے پاس سر چھپانے کے لیے کوئی ٹھکانہ نہ تھا جبکہ جزیرہ نمائے سینا میں دھوپ سے بچنے کے لیے کوئی جائے پناہ نہیں تھی۔ اس دور میں بنی اسرائیل پر بادلوں کا سایہ رکھا گیا تاکہ انہیں ہلاک ہونے سے بچایا جا سکے۔

سوال 32: بستی کے دروازے میں سجدہ ریز ہوتے ہوئے داخل ہونے سے کیا مراد ہے؟

جواب: یعنی تکبر کی بجائے عاجزی کے ساتھ، اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتے ہوئے اور اس سے استغفار کرتے ہوئے داخل ہوں۔

سوال 33: اللہ تعالیٰ کی کون سی بات کو یہودیوں نے بدل ڈالا تھا؟

جواب: انہیں حکم دیا گیا تھا کہ حِطَّةٌ کہتے ہوئے بستی میں داخل ہوں لیکن وہ حِنْطَةٌ کہنے لگے یعنی گندم گندم۔

سوال 34: بات کا بدلنا کس چیز کی علامت ہے؟

جواب: بات کا بدلنا انسان کے تکبر اور سرکشی کو ظاہر کرتا ہے۔ اس سے پتہ لگتا ہے کہ اس انسان کے نزدیک اللہ تعالیٰ بات کی کوئی اہمیت نہیں۔

سوال 35: یہود میں ڈھٹائی کا رویہ کیوں پیدا ہوا؟

جواب: 1۔ انہوں نے سمجھ لیا تھا کہ وہ نجات یافتہ گروہ ہیں۔

2۔ ان کی تنبیہ کے لیے جو لوگ اُٹھے انہوں نے ان کو دھتکارا حتیٰ کہ قتل تک کر ڈالا۔

3۔ پھر ان کی بے حسی اتنی بڑھی کہ کھلی کھلی نشانیاں بھی ان کے دلوں کو پگھلا نہ سکیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال 36: بگاڑ والے رویے کون سے ہیں؟

جواب: 1۔ ناشکری

2۔ بے صبری

3۔ غرور و تکبر

4۔ حرص

سوال 37: اصلاح کے لیے کون سے رویے اختیار کرنا ضروری ہیں؟

جواب: 1۔ شکر

2۔ صبر

3۔ تواضع

4۔ قناعت

سوال 38: جنت کس کے لیے ہے؟

جواب: جو جنت جانے والے عمل کرے۔

سوال 39: اللہ تعالیٰ کے یہاں فیصلے کی بنیاد کیا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کا قانون جس کے مطابق ہر ایک کے اعمال کو جانچا جائے گا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکوع نمبر 7

سوال1: اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے لیے صحرا میں پانی کا کیا انتظام فرمایا؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے بارہ قبیلوں کے لیے بارہ چشمے جاری کیے۔

سوال2: اللہ تعالیٰ نے بارہ چشمے جاری کیے۔ اس میں کیا حکمت تھی؟

جواب: بنی اسرائیل کے بارہ قبیلے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان میں قدرتی طور پر پانی تقسیم کر دیا تاکہ پانی لینے کے معاملے میں جھگڑا نہ ہو۔

سوال3: بنی اسرائیل کی طرف سے ''زمین کی پیداوار'' کا مطالبہ کس ذہنیت کی عکاسی کرتا ہے؟

جواب: بنی اسرائیل کو اللہ تعالیٰ نے قدرتی غذائیں دی تھیں تاکہ وہ معاش کے لیے کی جانے والی کوششوں سے فارغ ہو کر اللہ تعالیٰ کے احکامات کو پورا کرنے میں مصروف ہو جائیں لیکن انہوں نے ضرورت پوری کرنے پر قناعت نہ کی، وہ لذتوں کی تلاش میں مصروف ہو گئے۔ یہ رویہ ان کی بے حس اور عیش پرست ذہنیت کی عکاسی کرتا ہے۔

سوال4: بنی اسرائیل کا اللہ تعالیٰ کی نعمتیں پانے کے بعد رویہ کیسا تھا؟

جواب: 1۔ اللہ تعالیٰ کی آیات کا انکار کیا (مثلاً اللہ تعالیٰ کو اعلانیہ اپنی آنکھوں سے دیکھنے کا مطالبہ کیا)۔

2۔ پیغمبروں کو ناحق قتل کیا۔

3۔ نافرمانیاں کیں۔

4۔ شریعت کی حدود سے نکل گئے۔

سوال5: اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے منہ موڑ لیا۔ اس کا کیا نتیجہ سامنے آیا؟

جواب: 1۔ ذلت و خواری، پستی و بدحالی ان پر مسلط ہو گئی۔

2۔ وہ اللہ تعالیٰ کے غضب میں گھر گئے۔

سوال6: اللہ تعالیٰ کی آیات سے کفر کرنے سے کیا مراد ہے؟

جواب: 1۔ اللہ تعالیٰ کی بھیجی ہوئی تعلیمات میں سے جو بات اپنی خواہشات کے خلاف لگی اس کو ماننے سے انکار کر دیا۔

2۔ ایک حکم کے بارے میں یہ جاننے کے باوجود کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے، ڈھٹائی کے ساتھ اس کی خلاف ورزی کی اور اللہ تعالیٰ کے حکم کی کچھ پرواہ نہ کی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

3۔اللہ تعالیٰ کے حکم کو سمجھنے کے باوجود اسے اپنی خواہش کے مطابق بدل دیا۔

سوال 7: بنی اسرائیل انبیاء علیہم السلام کو کیوں قتل کرتے تھے؟

جواب: کیونکہ انبیاء علیہم السلام ان کو نیکی کی سیدھی راہ کی طرف لے جاتے تھے جس پر وہ چلنا نہیں چاہتے تھے۔

سوال 8: بنی اسرائیل نے کن پیغمبروں کو ناحق قتل کیا؟

جواب: حضرت زکریا، حضرت یوحنا، حضرت یحییٰ، حضرت یرمیاہ علیہم السلام وغیرہ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکوع نمبر 8

سوال 1: اللہ تعالیٰ کے نزدیک نجات (کامیابی) کا اصول کیا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی بھی مخصوص گروہ (مسلمان، یہودی، عیسائی، صابی وغیرہ) ہونے کی بناء پر درجہ نہیں رکھتا، کامیابی کا ایک ہی پختہ اصول ہے: ایمان اور عملِ صالح۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں درجے کا اعتبار اس بناء پر ہے کہ کس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق اپنی عملی زندگی کو ڈھالا ہے۔

سوال 2: اللہ تعالیٰ نے کوہِ طور کو اٹھا کر بنی اسرائیل سے کیا عہد لیا تھا؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے عہد لیا تھا کہ

1۔ تم میری بندگی کرو گے۔

2۔ میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراؤ گے۔

3۔ جو کتاب ہم تمہیں دے رہے ہیں اسے مضبوطی سے تھامو گے۔

4۔ اس کتاب کے احکامات پر عمل کرو گے۔

سوال 3: ہر وہ شخص جو ایمان لاتا ہے وہ اللہ تعالیٰ سے ایک عہد (معاہدہ) کرتا ہے۔ اس معاہدے کی نوعیت کیا ہے؟

جواب: 1۔ ایمان لانا اللہ تعالیٰ سے یہ عہد کرنا ہے کہ میرا جینا اور میرا مرنا اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق ہوگا۔

2۔ اس معاہدہ میں ایک طرف عاجز بندہ ہے اور دوسری طرف وہ ذات جس کے ہاتھ میں آسمان و زمین کی طاقتیں ہیں۔

3۔ اگر انسان اس معاہدے کو پورا کرتا ہے تو اس کے لیے اللہ تعالیٰ کی لازوال نعمتیں ہیں۔

4۔ اگر انسان اس معاہدے سے پھر جائے تو اس کے لیے شدید خطرہ ہے کہ اس کا مالک اسے جہنم میں ڈال دے جہاں وہ اس طرح جلتا رہے کہ بچ نکلنے کے لیے پھر کبھی کوئی راستہ نہ ملے۔

سوال 4: ایمانی عہد کے وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کو ایک خاص کیفیت سے گزارا گیا تھا۔ اب بندۂ مومن سے کیسی کیفیت مطلوب ہے؟

جواب: ایمانی عہد پر ایک مومن سے وہی کیفیت مطلوب ہے جو موسیٰ علیہ السلام کی قوم پر گزری تھی۔ ہر شخص کو جو اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ باندھتا ہے، اس عہد کی سنگینی سے اسی طرح کانپنا چاہیے کہ اگر اس نے عہد کی خلاف ورزی کی تو آسمان و زمین اس پر گر پڑیں گے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال5: کتاب کو مضبوطی سے تھامنے سے کیا مراد ہے؟

جواب: اس کے احکامات اور ہدایات کو یاد رکھیں اور اس کے مطابق عمل کریں۔

سوال6: سبت کا قانون کیا تھا؟

جواب: 1۔ ہفتے کا دن عبادت کے لیے خاص ہوگا۔

2۔ دنیا کا کوئی کام نہ خود کریں گے، نہ اپنے ملازموں سے کروائیں گے۔

3۔ جو کوئی اس قانون کو توڑے گا وہ واجب القتل ہے۔

سوال7: سبت کا قانون توڑنے پر بنی اسرائیل کو کیا سزا ملی؟

جواب: انہوں نے عہد شکنی کی، سزا کے طور پر اللہ تعالیٰ نے ان کو بندر بنا دیا۔ جب انسان جانوروں کی طرح سوچتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ ان کو جانور بنا دیتا ہے۔

سوال8: یہود اللہ تعالیٰ کے احکامات کا علم رکھتے تھے اس کے باوجود گمراہ کیوں ہوئے؟

جواب: یہودیوں کے پاس شریعت بھی تھی اور رہنمائی بھی تھی لیکن جب انسان تاویلوں کا سہارا لے کر اپنی مرضی کے سارے کام کرنا چاہتا ہے تو وہ گمراہ ہو جاتا ہے۔

سوال9: شریعت سے انحراف انسان کو کس سطح پر لے آتا ہے؟

جواب: جب بھی انسان شریعت سے انحراف کرتا ہے تو وہ اپنے آپ کو جانوروں کی سطح پر لے آتا ہے جو کسی اخلاقی ضابطے کے پابند نہیں۔ شریعت کے ساتھ یہ کھیل کھیلنے سے ڈرنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کا قانون اسی حیوانی ذلت میں مبتلا نہ کر دے جس میں یہود اپنے اس فعل کی وجہ سے مبتلا ہوئے تھے۔

سوال10: شریعت کے حامل گروہ کی گمراہی کی کیا صورت ہے؟

جواب: شریعت کے حامل گروہ کی گمراہی کی ایک صورت یہ ہوتی ہے کہ وہ عملاً اس کے خلاف چلے اور تاویلوں کے ذریعے یہ ظاہر کرے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر ہے۔ جیسے یہود کو یہ حکم دیا گیا تھا کہ سبت کے دن کو عبادت کے لیے مخصوص رکھیں گے اور کوئی دنیوی کام نہیں کریں گے مگر انہوں نے اس دن کاروبار کیا اور تاویلوں سے یہ ثابت کیا کہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال11: ایمان لانے کے بعد بے حسی کی بیماری کیسے پیدا ہو جاتی ہے؟

جواب: 1۔ اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل ہو کر۔

2۔ آخرت کو بھلانے سے۔

3۔ زیادہ سوال کرنے سے۔

4۔ تاویلیں گھڑنے سے۔

5۔ حجتیں پیش کرنے سے۔

6۔ بحثیں کرنے سے۔

یوں دل سخت ہو جاتے ہیں اور دل سخت ہو جائیں تو عام انسانی باتوں کی طرح اللہ تعالیٰ کی باتوں میں بھی انسان سرکشی پر مبنی رویہ اختیار کرنے لگتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کا تصور دل کو پگھلاتا نہیں، اندر تڑپ پیدا نہیں کرتا، روح کے اندر ارتعاش پیدا کرنے کا سبب نہیں بنتا۔

سوال12: اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو گائے ذبح کرنے کا حکم کیوں دیا؟

جواب: بنی اسرائیل گائے کی پوجا کرتے تھے، اس لیے انہیں گائے ذبح کرنے کا حکم دیا گیا۔

سوال13: اللہ تعالیٰ کے حکم کے جواب میں بنی اسرائیل نے کیسا رویہ اختیار کیا؟

جواب: بنی اسرائیل نے دین کے سادہ حکم کو بوجھل بنا دیا اور حکم کی تعمیل کی بجائے کھود کرید کا طریقہ اختیار کیا۔

سوال14: اللہ تعالیٰ کے تصور سے انسان کے دل پر کیا اثرات مرتب ہونے چاہئیں؟

جواب: 1۔ دل پگھلنے چاہییے۔

2۔ دلوں کے اندر تڑپ پیدا ہونی چاہیے۔

3۔ روح کے اندر ارتعاش پیدا ہونا چاہیے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکوع نمبر 9

سوال 1: اللہ تعالیٰ نے قتل کی حقیقت کھولنے کے لیے کیا طریقہ کار اختیار کیا؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ گائے کا ایک حصہ مقتول کو مارا جائے، جب ایسا کیا گیا تو مردہ زندہ ہوا، اس نے اصل قاتل کے بارے میں بتایا اور پھر گر کر مر گیا۔

سوال 2: گائے اور قتل کے واقعے سے یہودیوں کے کون سے امراض سامنے آئے؟

جواب: 1۔ غیر ضروری بحثیں کرنا۔

2۔ جرم چھپانا۔

3۔ اللہ تعالیٰ کا حکم ماننے میں ٹال مٹول سے کام لینا۔

سوال 3: حق بات کا انکار انسان کے لیے کیسے ممکن ہو جاتا ہے؟

جواب: اگر انسان حق بات کا انکار کرنا چاہے تو اس کے لیے کوئی نہ کوئی تاویل ڈھونڈ ہی لیتا ہے۔ تاویلوں سے مطمئن لوگ اپنے معاملے کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے الگ کر لیتے ہیں اور پھر بے حسی کی وجہ سے ڈھیٹ ہو جاتے ہیں۔ بے حس وہی انسان ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کو مانتا ہو اور یہ دل سے نہ مانتا ہو کہ وہ اس کو دیکھ رہا ہے اور سن رہا ہے۔

سوال 4: دل کی سختی سے کیا مراد ہے؟

جواب: دل کی سختی سے مراد ہے

☆ دل پر کسی ہدایت یا نشانی کا اثر نہ ہونا۔

☆ دِل کا اچھی بات کے لیے بند ہو جانا۔

☆ دل کا نہ پگھلنا۔

سوال 5: دل کب سخت ہو جاتے ہیں؟

جواب: 1۔ مسلسل گناہ اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے۔

2۔ جب اللہ تعالیٰ کی عظمت کا احساس نہ رہے اور دل اللہ تعالیٰ کی یاد سے خالی ہو۔

3۔ قیامت کے دن اور حساب کتاب کا احساس نہ رہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال6: اللہ تعالیٰ نے دل کی سختی کو پتھر کی سختی سے زیادہ شدید کیوں قرار دیا؟

جواب:

پتھر کی سختی	دل کی سختی
1۔ پتھروں سے چشمے پھوٹ نکلتے ہیں۔	1۔ انسان کی آنکھ سے اللہ تعالیٰ کے خوف سے آنسو نہیں نکلتے۔
2۔ پتھروں سے پانی نکل آتا ہے۔	2۔ انسان کے دل سے خیر (نیکی) کا کوئی جذبہ باہر نہیں نکلتا، مال نہیں نکلتا، نیکی کا کوئی کام نہیں ہوتا۔
3۔ پتھر خدا کے خوف سے لرز اٹھتے ہیں۔	3۔ دل خدا کے خوف سے نہیں لرزتا، اللہ تعالیٰ کی اطاعت نہیں کرتا اور نماز میں خشوع وخضوع نہیں ہے۔

سوال7: رسول اللہ ﷺ نے دل کی سختی کی کیا نشانیاں بتائی ہیں؟

جواب: 1۔ آنکھ کا خشک ہونا۔

2۔ زندگی کے بارے میں لمبی لمبی امیدیں باندھنا۔

3۔ دنیا کا لالچ۔

سوال8: دل کی سختی کیسے دور کریں؟

جواب: حضور ﷺ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ کے ذکر کے علاوہ بہت زیادہ باتیں نہ کیا کرو۔ اس لیے کہ بہت زیادہ باتیں کرنا دل کی سختی کا باعث بن جاتا ہے اور لوگوں میں وہ آدمی اللہ تعالیٰ سے زیادہ دور ہے جس کا دل سخت ہے۔'' [ترمذی: 2411]

آپ ﷺ نے فرمایا:

''خبردار! دلوں کو زنگ لگ جاتا ہے جس طرح لوہے کو زنگ لگ جاتا ہے۔'' صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین نے دریافت فرمایا: ''اس زنگ کو کیسے دور کیا جائے؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''کثرت سے قرآنِ پاک کی تلاوت اور کثرت سے آخرت کی یاد۔'' [مشکوۃ]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال 9: مدینہ کے لوگوں نے نبی ﷺ کو اس قدر جلدی کیسے پہچان لیا اور مان لیا؟

جواب: مدینہ والے اپنے یہودی پڑوسیوں سے آخری نبی کی آمد کے بارے میں سنتے رہتے تھے اور آپ ﷺ کی آمد ان کے لیے ایک مانوس خبر تھی۔

سوال 10: کتاب اللہ میں تحریف سے کیا مراد ہے؟

جواب: کتاب اللہ کے احکامات کو بدل ڈالنا خواہ اس کے الفاظ بدلے جائیں، معانی بدل دیے جائیں یا اس کی تفسیر بدل دی جائے۔

سوال 11: کیا آج بھی یہ تحریف ہوتی ہے؟

جواب: قرآنِ حکیم کی حفاظت کی ذمہ داری رب العالمین نے لی ہے۔ الفاظ میں تبدیلی کرنا تو ممکن نہیں لیکن الفاظ کے معانی اور مفہوم بدلنے کا کام آج بھی جاری ہے۔ دین کے بنیادی تصورات کو اپنی خواہشات کے مطابق بدلنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ مثال کے طور پر شرک کا مفہوم، نبی ﷺ کی حیثیت، آخرت کی کامیابی کا عقیدہ وغیرہ۔

سوال 12: اللہ تعالیٰ نے یہود کے دعوتِ حق پر ایمان نہ لانے کے کون سے اسباب بیان کیے ہیں؟

جواب: A۔ علماء:

1۔ اللہ تعالیٰ کا کلام سن کر، سمجھ کر جان بوجھ کر بدل ڈالتے ہیں۔

2۔ دورخے (منافق) ہیں۔

3۔ حق کو چھپاتے ہیں۔

4۔ اپنے ہاتھوں سے اللہ تعالیٰ کی کتاب لکھ کر یہ کہتے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔

5۔ کتاب پر معاوضہ حاصل کرتے ہیں۔

B۔ عوام:

1۔ کتاب کے بارے میں بے بنیاد اُمیدیں رکھتے ہیں۔

2۔ کتاب کی بجائے وہم وگمان پر چلتے ہیں۔

3۔ کتاب کا علم نہیں رکھتے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

C۔ مشترکہ:

دوزخ کی آگ ہمیں ہرگز نہ چھوئے گی، آخرت کا گھر ہمارے لیے ہے۔

سوال 13: یہودی عالم اپنے علم سے دنیا کیسے کماتے تھے؟

جواب: یہودی عالم عوام کو مفت جنت حاصل کرنے کا طریقہ بتاتے تھے، اس سے ان کے اوپر نذرانوں کی بارش کر دی جاتی تھی اور یوں لوگ مفت جنت کے بدلے ان علماء کو مفت دنیا فراہم کر دیتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اسی کے بارے میں فرمایا:

''ان کی یہ کمائی ان کے لیے ہلاکت کا باعث ہے۔''

سوال 14: یہودی عوام آرزوئیں رکھتے تھے۔ ان آرزوؤں سے کیا مراد ہے؟

جواب: اس سے مراد وہ جھوٹے قصے کہانیاں ہیں جوانہوں نے اپنے دین کے نام پر گھڑ رکھے تھے۔ ان کا خلاصہ یہ تھا کہ جہنم کی آگ یہودیوں کے لیے نہیں ہے۔ بزرگوں کے نام سے ایسی باتیں منسوب کی گئی تھیں جن سے یہ ثابت ہوتا تھا کہ جہنم کی آگ سے نجات پانے اور جنت میں داخلے کے لیے معمولی معمولی چیزیں بھی کافی ہیں۔ یہ سستے نسخے ان کو بہت پسند تھے کیونکہ ان کی وجہ سے غیر ذمہ دارانہ رویے کو بدلنے کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی اور یہودی عالم انہیں جو کہانیاں سناتے تھے وہ ان میں بہت مقبول تھیں۔

سوال 15: جو لوگ اس خوش گمانی میں مبتلا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں ہمارے حقوق محفوظ ہو چکے ہیں، سچی دعوت پر ان کا رویہ کیسا ہوتا ہے؟

جواب: ایسے لوگ سچی دعوت کو گوارا نہیں کر سکتے کیونکہ

1۔ سچی دعوت ان کو اپنی میٹھی نیند اور میٹھے خواب خراب کرتی ہوئی نظر آتی ہے۔

2۔ سچی دعوت زندگی کے حقائق کو واضح طور پر سامنے لے آتی ہے جس کو وہ لوگ سمجھنا نہیں چاہتے۔

لہٰذا وہ ایسی دعوت پر تنقید کرتے ہیں، اس کا مذاق اڑاتے ہیں، اس کے مخالف بن جاتے ہیں اور اس کے راستے میں روڑے اٹکاتے ہیں۔

سوال 16: اگر آج ہم اللہ تعالیٰ کی کتاب نہ پڑھیں تو ہمارا شمار کس گروہ میں ہوگا؟

جواب: ہمارا شمار اُمیوں میں ہوگا۔ اگر ہم اللہ تعالیٰ کی کتاب نہ جانیں تو یہ ہماری بھول ہے کہ ہمارا ایمان مکمل ہوگا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال 17: یہود اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے کے باوجود کیوں مطمئن تھے؟

جواب: اس لیے کہ وہ اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کا چہیتا کہتے تھے اور یہ گمان رکھتے تھے کہ وہ بس چندروز کے لیے ہی دوزخ میں جائیں گے۔

سوال 18: یہود کے اس غلط عقیدے کے کیا نتائج سامنے آئے؟

جواب: آخرت کے بارے میں یہ عقیدہ رکھنا کہ اللہ تعالیٰ کے چہیتے ہونے کی وجہ سے بچ جائیں گے، انسان کو دنیا میں اپنی فکر کرنے سے، جواب دہی کے احساس سے اور نیک اعمال سے روک دیتا ہے۔

سوال 19: قرآن یہود کی اس غلط فہمی کا کیا جواب دیتا ہے؟

جواب: 1۔ جو بھی بدی کمائے گا اور اپنی خطاؤں، گناہوں اور نافرمانیوں میں گھر جائے گا وہ دوزخی ہے اور وہ دوزخ میں ہمیشہ رہے گا۔

2۔ جو لوگ ایمان لائیں گے، نیک عمل کریں گے وہ جنتی ہیں اور جنت میں ہمیشہ رہیں گے۔

سوال 20: اللہ تعالیٰ کی انسان کے بارے میں آخری فیصلے کی بنیاد کیا ہے؟

جواب: برے عمل---------برائی کا چکر---------دوزخ

ایمان------------اچھے عمل------------جنت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکوع نمبر 10

سوال1: میثاقِ بنی اسرائیل کی شقیں کون سی ہیں؟

جواب: 1۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کرنا۔

2۔ والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کرنا۔

3۔ رشتے داروں سے حسنِ سلوک کرنا۔

4۔ یتیموں کے ساتھ حسنِ سلوک کرنا۔

5۔ مسکینوں کے ساتھ حسنِ سلوک کرنا۔

6۔ لوگوں سے بھلی بات کہنا۔

7۔ نماز قائم کرنا۔

8۔ زکوٰۃ ادا کرنا۔

9۔ اپنے بھائیوں کا خون نہ بہانا۔

10۔ ایک دوسرے کو اپنے گھروں سے نہ نکالنا۔

سوال2: انسان کے اوپر اللہ تعالیٰ کا پہلا حق کیا ہے؟

جواب: 1۔ انسان صرف اللہ تعالیٰ کا عبادت گزار رہے۔

2۔ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے۔

سوال3: حسنِ سلوک کا آغاز کہاں سے ہونا چاہیے؟

جواب: حسنِ سلوک کا آغاز والدین سے ہونا چاہیے، پھر رشتے داروں سے، پھر پڑوسیوں سے اور پھر تمام انسانوں سے جن سے زندگی میں واسطہ پڑے۔

سوال4: انسانی معاملات میں کون سا برتاؤ درست ہے؟

جواب: انسان کا انسان سے واسطہ پڑے تو انصاف اور خیر خواہی کے مطابق کیا گیا برتاؤ ہی درست ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال 5: محروم افراد کے ساتھ حسنِ سلوک انسان کے لیے امتحان کیوں بن جاتا ہے؟

جواب: کمزور اور محروم افراد کے ساتھ حسنِ سلوک کے لیے کوئی اضافی محرک [motivational force] نہیں ہے جبکہ طاقتور کا طاقتور ہونا اس بات کی ضمانت ہے کہ لوگ اس کے ساتھ حسنِ سلوک کریں۔ کمزور آدمی کے ساتھ صرف وہ انسان حسنِ سلوک کر سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے ایسا کر رہا ہو۔

سوال 6: حسنِ سلوک کا شعور کب دب جاتا ہے اور کیسے؟

جواب: ☆ جب انسان کا معاملہ کسی کمزور انسان سے ہوتا ہے تو حسنِ سلوک کا شعور دب جاتا ہے۔ ہوتا یوں ہے کہ انسان کمزور انسان کو مدد دیتا ہے اور اپنے آپ کو بڑا محسوس کرنے لگتا ہے اور اس وجہ سے کمزور انسان کی عزتِ نفس کا خیال رکھنے میں یہ احساس رکاوٹ بن جاتا ہے۔

☆ جب کسی کمزور انسان کی طرف سے نیازمندی کا اظہار نہیں ہوتا تو اسے نااہل سمجھ لیا جاتا ہے اور انسان ایسے کمزور افراد سے جان چھڑانے کے لیے غیر شریفانہ رویہ اختیار کر لیتا ہے۔

سوال 7: لوگوں کے لیے بھلی بات کہنے سے کیا مراد ہے؟

جواب: 1۔ نرم کلامی اور کشادہ پیشانی سے پیش آنا۔

2۔ بھلائی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا۔

سوال 8: بھلی بات کہنے کے لیے مطلوبہ رویے کون سے ہیں؟

جواب: 1۔ بردباری

2۔ درگزر

3۔ خطاؤں پر معافی

4۔ کسی چیز کو حقیر نہ سمجھنا۔

5۔ مسکراتے چہرے سے ملنا۔

سوال 9: بھلی بات کہنا تمام اعمال کا خلاصہ کیسے ہے؟

جواب: ☆ خیر خواہی کا ایک کلمہ کہنا انسان کے لیے سب سے زیادہ مشکل ہوتا ہے۔

☆ انسان اچھی تقریر کر سکتا ہے لیکن کمزور آدمی سے شرافت کے الفاظ بولنا مشکل ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ کسی کی خوبی کا اعتراف کرنا مشکل ہے۔

☆ شکایت پیدا ہونے پر، غصہ آنے پر انصاف کی بات کہنا مشکل ہے۔

سوال 10: مدینہ میں کون سے یہودی قبائل آباد تھے؟

جواب: مدینہ میں یہود کے تین قبیلے آباد تھے:

1۔ بنونضیر

2۔ بنوقریظہ

3۔ بنوقینقاع

سوال 11: یہودی قبائل گروہوں میں کیوں بٹے ہوئے تھے؟

جواب: یہودی جاہلی تعصّبات کی وجہ سے گروہوں میں بٹے ہوئے تھے۔

سوال 12: اللہ تعالیٰ کے احکامات سے منہ پھیرنے سے کیا مراد ہے؟

جواب: منہ پھیرنے سے مراد ہے احکامات کو پوری طرح سے نہ ماننا۔

سوال 13: شریعت کے بنیادی احکامات کی پابندی کو اکثر لوگ نظر انداز کیوں کر دیتے ہیں؟

جواب: 1۔ کیونکہ شریعت کے بنیادی احکامات جہالت کی زندگی کو چھوڑنے کے لیے ہوتے ہیں۔

2۔ انسان کی خواہشاتِ نفس سے ٹکراتے ہیں۔

3۔ وہ انسان کی دنیادارانہ سیاست پر پابندی لگاتے ہیں۔

سوال 14: کتاب کے ایک حصے پر ایمان اور دوسرے حصے سے کفر کیسے کیا جاتا ہے؟

جواب: 1۔ آسان احکامات پر عمل کرنا اور مشکل احکامات کو چھوڑ دینا۔

2۔ پسندیدہ احکامات پر عمل کرنا اور ناپسندیدہ احکامات کو چھوڑ دینا۔

3۔ ان احکامات پر عمل کرنا جن کو قبولیتِ عام حاصل ہو اور ان کو چھوڑ دینا جن کو قبولیتِ عام کا درجہ حاصل نہ ہو۔

کتاب کے اصلی اور بنیادی احکامات انسان سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کی خلاف ورزی سے رکے لیکن اگر وہ انسان کی خواہشاتِ نفس سے ٹکراتے ہوں اس لیے انسان ان احکامات کو نظر انداز کر دے اور اس کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقابلے میں معمولی اور ظاہری نیکی کے کاموں کا ڈھنڈورہ پیٹے، یہ ثابت کرنے کے لیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے دین پر قائم ہے تو یہ کتاب کے بنیادی احکامات سے کفر اور معمولی اور ظاہری احکامات پر ایمان لانا ہے۔

سوال 15: دین کے اُخروی پہلو کو نظر انداز کرنے سے کیا مراد ہے؟

جواب: 1۔ کچھ معمولی نمائشی کاموں کی دھوم مچا کر یہ ظاہر کرنا کہ اللہ تعالیٰ کے دین پر پوری طرح قائم ہیں۔

2۔ دین کے وہ پہلو جن میں دنیا کی رونق اور شہرت ہو ان میں دینداری کا کمال دکھانا۔

یہ جسارت انسان کو اللہ تعالیٰ کے غضب کا مستحق بنا دیتی ہے۔

سوال 16: آخرت بیچ کر دنیا خریدنے سے کیا مراد ہے؟

جواب: ☆ انسان دنیا کے فائدوں کی خاطر آخرت کو داؤ پر لگا دے۔

☆ انسان آخرت کے لیے نہیں دنیا کے لیے اپنا سب کچھ لگا دے۔

سوال 17: جو لوگ آخرت کی بجائے دنیا کا فائدہ چاہتے ہیں، ان کے بارے میں رب کا کیا فیصلہ ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں فیصلہ کر لیا ہے کہ نہ ان کا عذاب ہلکا کیا جائے گا اور نہ ان کو مدد پہنچے گی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکوع نمبر 11

سوال 1: اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد کون کون سے پیغمبر بھیجے؟

جواب: قرآنِ حکیم میں جن پیغمبروں کے نام آئے ہیں ان میں حضرت ہارون، ذوالکفل، الیاس، الیسع، داوٗد، سلیمان، زکریا، یونس، عزیر، عیسیٰ، یحییٰ علیہم السلام وغیرہ شامل ہیں۔

سوال 2: اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کن روشن نشانیوں کے ساتھ بھیجا؟

جواب: 1۔ مُردوں کو زندہ کر دیتے تھے۔

2۔ مادرزاد اندھے اور کوڑھی کو اچھا کر دیتے تھے۔

3۔ مٹی کا پتلا بنا کر اس میں پھونک مارتے تو وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے زندہ ہو جاتا۔

سوال 3: روحِ پاک سے کیا مراد ہے؟

جواب: روح القدس یعنی روحِ پاک سے مراد ہے:

1۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام (اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیغمبروں پر وحی لانے کے لیے مامور فرشتے)

2۔ علمِ وحیٔ الٰہی

3۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پاکیزہ روح جو حضرت مریم علیہا السلام کے بیٹے تھے جنہیں اللہ تعالیٰ نے بغیر باپ کے پیدا کیا۔

سوال 4: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی روحِ پاک سے کیسے مدد کی گئی؟

جواب: 1۔ ان کو انجیل عطا کی گئی۔

2۔ ان کو آسمان پر زندہ اُٹھایا گیا۔

سوال 5: بنی اسرائیل کا رسولوں کے ساتھ رویہ کیسا تھا؟

جواب: جب بھی کوئی رسول ان کی خواہشاتِ نفس کے خلاف کوئی چیز لے کر آیا تو انہوں نے

1۔ اس کے مقابلے میں سرکشی کی۔

2۔ رسولوں کو جھٹلایا۔

3۔ رسولوں میں سے کسی کو قتل کر ڈالا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال6: یہود کا تورات کے ساتھ کیسا رویہ تھا؟

جواب: یہود تورات کی اپنے پاس موجودگی کو اپنے لیے عظمت اور کامیابی کی علامت سمجھتے تھے مگر اس سے رہنمائی لینا انہوں نے چھوڑ دیا تھا۔

سوال7: آج مسلمانوں کا قرآن سے کیسا تعلق ہے؟

جواب: مسلمان بھی قرآنِ حکیم کی اپنے پاس موجودگی کو اپنے لیے باعثِ فخر سمجھتے ہیں مگر انہوں نے اسے رہنما کتاب کے مقام سے ہٹا دیا ہے۔

سوال8: تمام انبیاء علیہم السلام اپنی قوم کو کیا نصیحت کرتے رہے تھے؟

جواب: کتاب اللہ کو اپنی عملی زندگیوں میں شامل کرلو۔

سوال9: دل محفوظ ہونے سے کیا مراد ہے؟

جواب: اس سے مراد یہ ہے کہ اب دل میں کوئی نئی بات داخل نہیں ہوسکتی، اب تک جو سوچ اور جو عمل ہے اسی پر قائم رہیں گے۔

سوال10: تورات پر ایمان رکھنے کے باوجود یہود کے لیے انبیاء علیہم السلام کی نصیحت ناقابلِ برداشت کیوں ہوئی؟

جواب: اس کی وجہ یہ تھی کہ تورات کے نام پر جس زندگی کو وہ اختیار کیے ہوئے تھے وہ خود پرستی اور دنیا پرستی کی زندگی تھی جس پر انہوں نے اللہ تعالیٰ کی کتاب کا لیبل لگا دیا تھا۔ جب انبیاء علیہم السلام نے انہیں حق کی نصیحت کی تو انہیں محسوس ہوا کہ یہ تو ہماری مذہبی حیثیت کی نفی ہے۔ اس لیے وہ نبیوں کا اعتراف کرنے کی بجائے ان کو ختم کرنے کے درپے ہوگئے تھے۔

سوال11: تورات کی پیشین گوئیوں کے باوجود آخری نبی (محمد ﷺ) کا اعتراف یہود کے لیے مشکل کیوں ہوا؟

جواب: یہود کے جاہلی تعصّبات اپنے گروہ سے باہر کے ایک نبی کا اعتراف کرنے میں رکاوٹ بن گئے۔

سوال12: حق کا انکار کرکے نفس کی تسلی کیسے حاصل کی جاتی ہے؟

جواب: یہ بات اپنے آپ کو سمجھا کر اور اس کا اظہار کرکے کہ آخر اس حق کو قبول کرکے ہم 'اپنے بڑوں کا دین' تو نہیں چھوڑ سکتے۔

سوال13: یہود کا کتاب اللہ یعنی قرآن کے ساتھ برتاؤ کیسا تھا؟

جواب: 1۔ کتاب کو پہچان لیا (کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے)۔

2۔ کتاب کے احکامات کو ماننے سے انکار کردیا (ضد کی وجہ سے)۔

3۔ صرف اس کتاب پر ایمان لائے جو ان کی قوم میں آئی تھی۔

4۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے سن لیا مگر مانیں گے نہیں (تعصب)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال14: یہود قرآن کی دعوت کو ماننے کے لیے تیار نہیں ہوئے۔اس کی کیا وجہ تھی؟

جواب:1۔ان کے اندر یہ احساس تھا کہ وہ پہلے سے حق پر ہیں۔

2۔حق پرستوں کے سب سے بڑے گروہ (بنی اسرائیل) سے وابستگی رکھتے ہیں۔

سوال15: اپنی ضد کی بناء پر اللہ تعالیٰ کی ہدایت کا انکار کرنے والوں کے بارے میں رب کا کیا فیصلہ ہے؟

جواب: ضد کی بناء پر اللہ تعالیٰ کی ہدایت کا انکار کرنے والوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہے کہ وہ غضب بالائے غضب کے مستحق ہو گئے ہیں اور ایسے کافروں کے لیے سخت ذلت آمیز سزا مقرر ہے۔

سوال16: گروہ پرستی کیسے پیدا ہوتی ہے؟

جواب: انسان جب گروہ پرستی کو ہی حق پرستی کو سمجھے۔

سوال17: فرقہ وارانہ (گروہی) مذہب اور سچے مذہب میں کیا فرق ہے؟

جواب: ☆ گروہی مذہب رکھنے والے انسان متعصب ہوتے ہیں، سچی بات کو قبول کرنے کا حوصلہ نہیں رکھتے۔

☆ سچا مذہب رکھنے والے انسان غیر متعصب ہوتے ہیں۔ سچی بات، خالص حق جس کی طرف سے بھی آئے اسے قبول کرتے ہیں اور اسے اپنے لیے ناگزیر خیال کرتے ہوئے اس کے مطابق اپنی زندگی ڈھال لیتے ہیں۔

سوال18: یہود سچے حق پرست نہیں تھے۔قرآنِ حکیم اس کے لیے کیا دلائل دیتا ہے؟

جواب: قرآن اس کے لیے یہ دلائل دیتا ہے کہ

1۔اگر سچے ہو تو اپنے گروہ کے نبیوں علیہم السلام تک کو تم نے کیوں قتل کر ڈالا۔ مثلاً حضرت زکریا علیہ السلام، حضرت یحییٰ علیہ السلام کو اس لیے قتل کیا کہ "وہ ان کے خلاف گواہی دیتے تھے تاکہ ان کو خدا کی طرف پھیر لائیں"۔[یرمیاہ،26:9]

2۔حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزات دکھانے کے باوجود انہوں نے حق کو تسلیم کرنے سے انکار کیا۔

3۔جب حضرت موسیٰ علیہ السلام چالیس روز کے لیے کوہِ طور پر گئے تو انہوں نے بچھڑے کو معبود بنالیا۔

4۔کوہِ طور کو جب ان کے سروں پر اٹھایا گیا تب انہوں نے جان بچانے کے لیے کہہ دیا کہ ہم نے سنا مگر اکثر لوگوں نے نافرمانی کی۔

5۔دنیا کی محبت میں ڈوبے رہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال 19: کان لگا کر سننے سے کیا مراد ہے؟

جواب: بات کو توجہ سے سننا۔

سوال 20: اللہ تعالیٰ کے احکامات کو کان لگا کر سننے کی تلقین کیوں کی گئی؟

جواب: اللہ تعالیٰ کے احکامات کو کان لگا کر سننے سے انسان حق کو پوری طرح پا سکتا ہے۔

☆ حق کان لگا کر سننے سے ہی دل و دماغ کے اندر اُترتا ہے۔

☆ پھر حق انسان کے اندر انقلاب برپا کرتا ہے۔

☆ پھر انسان کی تمناؤں کا مرکز بدلتا ہے۔

☆ پھر انسان تعصب اور مصلحت کی دیواریں گرا دیتا ہے۔

☆ پھر انسان حق کے ساتھ اپنے آپ کو شامل کر لیتا ہے۔

اس طرح انسان حق کا گواہ بن جاتا ہے۔

سوال 21: ایسا کیوں ہوتا ہے کہ انسان حق بات سننے اور سمجھنے کے باوجود اس پر عمل نہیں کرنا چاہتا؟

جواب: 1۔ انسان جب توجہ سے نہیں سنتا بلکہ کبھی کبھار [casually] سنتا ہے تو سننا اس پر اثر انداز نہیں ہوتا۔

2۔ انسان جب حق بات کو اللہ تعالیٰ کی بات سمجھنے کی بجائے اپنے سامنے والے انسان کی بات سمجھتا ہے تو وہ تعصب میں مبتلا ہو جاتا ہے، اس تعصب کے ساتھ حق پر عمل نہیں ہو سکتا۔

3۔ انسان حق کو سنتا ہے لیکن اس کو دنیا کی مصلحتیں حق سے زیادہ بڑی محسوس ہوتی ہیں۔ اپنی مصلحت پرستی کی وجہ سے وہ حق پر عمل نہیں کر سکتا۔

سوال 22: سچا حق پرست کون ہے؟

جواب: سچا حق پرست وہ ہے جو اپنی ساری توجہ اُس زندگی کی طرف لگا دے جو موت کے بعد آنے والی ہے۔

سوال 23: دنیا سے محبت کی نشانی کیا ہے؟

جواب: 1۔ لمبی اُمیدیں باندھنا۔

2۔ زندگی کی حرص خواہ وہ کسی طرح کی زندگی ہو۔ عزت کی زندگی ہو یا ذلت کی۔

3۔ مال کی محبت۔

4۔ آخرت سے بے پروائی، بے خوفی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکوع نمبر 12

سوال 1: کیا یہود حضرت جبرائیل علیہ السلام کے دشمن تھے؟

جواب: جی ہاں کیونکہ

1۔ قرآنِ حکیم سے ثابت ہے:

''ان سے کہو جو کوئی حضرت جبرائیل علیہ السلام سے دشمنی رکھتا ہو'' [البقرہ:97]

2۔ صحیح بخاری کی روایت ہے، حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ اسلام قبول کرنے سے پہلے یہودی تھے۔ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تین سوالات کیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان تین سوالوں کے جواب ابھی ابھی جبرائیل علیہ السلام نے مجھے بتائے ہیں۔ اس پر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ وہ تو ہمارا دشمن ہے۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔

سوال 2: یہود جبرائیل علیہ السلام کے دشمن کیوں تھے؟

جواب: بنی اسرائیل کو ان کی سرکشی کی وجہ سے بار بار سزائیں دی گئی تھیں۔ اللہ تعالیٰ کا یہ طریقہ رہا ہے کہ عذاب کی آمد سے قبل پیغمبروں کی زبان سے پیشگی اطلاع دی جاتی تھی اور یہ خبر حضرت جبرائیل علیہ السلام لے کر آتے تھے اور پیغمبر پھر اپنی قوم کو خبردار کرتے تھے۔ اس خبر کے پہنچانے کا مقصد تو یہ تھا کہ یہود اپنی اصلاح کر لیں لیکن وہ خبر لانے والے ہی کو اپنا دشمن سمجھ لیتے تھے۔

سوال 3: اللہ تعالیٰ نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہونے والے وحی کی کیا خصوصیات بیان فرمائی ہیں؟

جواب: 1۔ وحی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل پر نازل کی گئی۔

2۔ پچھلی آسمانی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے۔

3۔ انسانوں کے لیے اللہ تعالیٰ کی رہنمائی ہے۔

4۔ ایمان والوں کے لیے خوشخبری ہے۔

سوال 4: کتاب کی پیروی سے کون انکار کرتا ہے؟

جواب: 1۔ فاسق۔ 2۔ بدعہد۔

3۔ سچے دل سے ایمان نہ لانے والا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال5: اللہ تعالیٰ کی کتاب کے حامل کسی گروہ کا بگاڑ کہاں سے شروع ہوتا ہے؟

جواب: آخرت کی نجات کا انحصار نیک کاموں کی بجائے 'بے عملی' میں تلاش کرنے ہی سے بگاڑ کا آغاز ہوتا ہے۔ مثلاً

1۔ اللہ تعالیٰ کا کلام عمل کی پکار ہے مگر جب کسی قوم پر زوال آتا ہے تو اس کے افراد مقدس کلام لکھ لینے یا زبان سے بول دینے کو ہر قسم کی برکتوں کا نسخہ سمجھ لیتے ہیں۔

2۔ زبان سے محض چند الفاظ ادا کر لینے سے جنت حاصل کرنے والے دنیا کو بھی کلام کے ذریعے سے حاصل کرنے کی کوشش میں لگ جاتے ہیں۔

3۔ بزرگوں سے عقیدت رکھنے ہی کو کامیابی کا ذریعہ سمجھنے والے روحوں سے تعلق قائم کر کے دنیا کے مسائل حل کرنے لگتے ہیں۔

4۔ وظیفوں پر یقین رکھنے والے سیاسی ہتھکنڈوں سے ہی امت کو کامیابی کی راہ دکھانا چاہتے ہیں۔

سوال6: یہود بابل میں ہاروت اور ماروت فرشتوں سے کیا سیکھتے تھے؟

جواب: جادو کے ذریعے سے میاں اور بیوی میں جدائی ڈالنا۔

سوال7: سحر (جادو) سے کیا مراد ہے؟

جواب: شریعت میں جادو ہر اس کام کو کہتے ہیں جس کا سبب چھپا ہوا ہو، اثرات تو نظر آئیں لیکن اثر ڈالنے والا نظر نہ آئے۔

سوال8: فرشتے انسانوں کو اللہ تعالیٰ کی ناپسندیدہ چیز کیوں سکھاتے تھے؟

جواب: فرشتے اللہ تعالیٰ کے حکم سے انسانوں کی آزمائش کے لیے جادو سکھاتے تھے۔ وہ اس لیے جادو سکھاتے تھے کہ انسانوں کے لیے بے گناہی کے عذر کی گنجائش نہ رہے۔

سوال9: شیاطین کیا تلاوت کرتے ہیں؟

جواب: شیاطین ایسا کلام پڑھتے ہیں جس سے دوسروں پر برے اثرات ڈالے جا سکتے ہیں یعنی جادو۔

سوال10: کیا اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر کسی کو نقصان پہنچانا ممکن ہے؟

جواب: جی نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر کوئی کسی کو نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال 11: اللہ تعالیٰ کے کلام اور جادو میں کیا فرق ہے؟

جواب:

اللہ تعالیٰ کا کلام	جادو
1۔اللہ تعالیٰ کا کلام زندگی بخشنے کے لیے آیا۔	1۔جادو سے زندگیاں برباد ہوتی ہیں۔
2۔اللہ تعالیٰ کا کلام نفع بخش ہوتا ہے۔	2۔جادو سے ہمیشہ نقصان ہوتا ہے۔
3۔اللہ تعالیٰ کا کلام ہدایت ہے،سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔	3۔جادو سیدھے راستے سے دور لے جاتا ہے۔
4۔اللہ تعالیٰ کا کلام پاک ہے،بلند مرتبہ ہے،اس کا سیکھنا فرض ہے۔	4۔جادو ناپاک کلام ہے اور اس کا سیکھنا حرام ہے۔
5۔اللہ تعالیٰ کے کلام کو ماننے والے بلند کردار کے مالک ہوتے ہیں۔	5۔جادو کرنے والے گھٹیا کردار کے مالک ہوتے ہیں۔
6۔اللہ تعالیٰ کے کلام کو ماننے والا مومن ہے اور اس کے لیے جنت ہے۔	6۔جادو کرنے والا کافر ہے اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

سوال 12: جادو کے بارے میں اسلام کا مؤقف کیا ہے؟

جواب: 1۔جادو کرنا کفر ہے۔

2۔"جادوگر اور کاہن کے پاس جانے والا اس شریعت کا انکار کرتا ہے جو محمد ﷺ لے کر آئے"۔[ابن ماجہ:639]

3۔جادوگر واجب القتل ہے۔

4۔جادو کرنے اور کروانے والے کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔

سوال 13: کیا جادو کے اثرات ہوتے ہیں؟

جواب: جی ہاں۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ پر جادو کیا گیا۔آپ ﷺ سمجھتے تھے کہ ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کے پاس آئے ہیں حالانکہ آئے نہیں ہوتے تھے۔[بخاری: کتاب الطب]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک دوسری روایت میں یہ بھی ہے کہ ایک کام کرتے نہ تھے اور اس کے اثر سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا میں کر چکا ہوں۔ [تفسیر ابن کثیر]

سوال 14: جادو کرنے اور کروانے کے مقاصد کیا ہوتے ہیں؟

جواب: انسانوں میں نفرت پیدا کرنا۔ پھوٹ ڈلوانا۔ نقصان پہنچانا۔

سوال 15: آخرت میں جادو کرنے اور کروانے والے کے ساتھ کیا معاملہ ہوگا؟

جواب: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

''جو اس (جادو) کا خریدار بنے گا اس کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔'' [البقرہ:10]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکوع نمبر 13

سوال 1: مجلس کے آداب کے بارے میں رب العزت نے کیا رہنمائی فرمائی ہے؟

جواب: 1۔ گفتگو میں صاف الفاظ کا استعمال کریں۔

2۔ مشتبہ الفاظ استعمال نہ کیے جائیں جن سے کوئی برا پہلو نکلتا ہو۔

3۔ بات کو توجہ سے سنیں اور سمجھنے کی کوشش کریں۔

4۔ سوال و جواب کی بجائے عبرت اور نصیحت کا ذہن پیدا کریں۔

5۔ اپنے ایمان کی حفاظت کریں۔

6۔ دنیا میں کسی کے پاس کوئی بھلائی دیکھ کر حسد اور جلن میں مبتلا نہ ہوں کیونکہ یہ تو اللہ تعالیٰ کا فضل ہے، اس کے فیصلے کی وجہ سے ایک بندے کو پہنچا ہے۔

7۔ رسول اللہ ﷺ (تعلیم دینے والے) کی عزت اور عظمت کا خیال کریں۔

سوال 2: سچائی کی طرف دعوت دینے والوں کی لوگ مخالفت کیوں کرتے ہیں؟

جواب: 1۔ مخالفت کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ لوگوں کو داعی کی بات ماننے میں اپنی ذات کی نفی دکھائی دیتی ہے۔

2۔ یہود کی مخالفت اس وجہ سے بھی تھی کہ وہ پیغمبری کو اپنا قومی حق سمجھتے تھے۔

سوال 3: اللہ تعالیٰ کے احکامات کے منسوخ ہونے سے کیا مراد ہے؟

جواب: منسوخ ہونے سے مراد احکامات کا بدل جانا ہے۔ بدلنے کی دو صورتیں ہیں:

1۔ حکم کا بدل جانا۔

2۔ الفاظ کا بدل جانا۔

سوال 4: آیات کو منسوخ کیوں کیا جاتا ہے؟ اس میں کیا حکمت ہے؟

جواب: 1۔ اس کی جگہ بہتر آیات کا لانا۔

2۔ وقت کی ضرورت کے مطابق احکامات لانا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال5: کیا پہلی شریعتوں کے احکامات بھی منسوخ ہوتے رہے ہیں؟ دلائل دیں۔

جواب:1۔حضرت آدم علیہ السلام کی بیٹیاں اور بیٹے آپس میں بہن بھائی تھے لیکن ان میں نکاح جائز تھا، بعد میں اسے حرام کر دیا گیا۔

2۔حضرت نوح علیہ السلام جب کشتی سے اترے تو ان کے لیے تمام حیوانات کا کھانا حلال تھا، بعد میں یہ اجازت ختم ہوگئی۔

3۔دو بہنوں کا ایک ہی شخص سے نکاح بنی اسرائیل اور ان کی اولاد پر حلال تھا لیکن پھر تورات میں اسے حرام کر دیا گیا۔

4۔حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بیٹے کی قربانی کا حکم دیا گیا لیکن قربان کرنے سے پہلے ہی منسوخ کر دیا گیا۔

5۔بنی اسرائیل کو حکم دیا گیا تھا کہ جو لوگ بچھڑا پوجنے میں شامل تھے سب اپنی جانوں کو قتل کر ڈالیں لیکن پھر بہت سے باقی تھے کہ حکم منسوخ ہوگیا۔

سوال6: قرآنِ حکیم کے کون سے احکامات منسوخ ہوئے؟ تین مثالیں دیں۔

جواب:1۔بیوہ عورت کی عدت پہلے تین سال تھی پھر بعد میں 4 ماہ 10 دن ہوگئی۔

2۔قبلہ پہلے بیت المقدس تھا پھر کعبۃ اللہ ہوا۔

3۔نبی ﷺ سے سرگوشی کرنے سے پہلے صدقہ دینے کا حکم تھا پھر منسوخ ہوگیا۔

سوال7: مسلمانوں کو کثرتِ سوالات اور بے جا مطالبات سے کیوں روکا گیا؟

جواب:1۔انسان راہِ راست سے بھٹک جاتا ہے۔

2۔ایمان کی روش انکار کی روش سے بدل جاتی ہے۔

3۔نزولِ قرآن کے دور میں سوال کرنے کی وجہ سے ایسی باتوں کا امکان تھا جو ظاہر ہونے پر بری لگتیں۔

4۔سوال کی وجہ سے حلال چیز حرام ہوسکتی ہے۔

سوال8: اہلِ کتاب مسلمانوں سے دشمنی کیوں رکھتے تھے؟

جواب: اہلِ کتاب کو یہ احساس تھا کہ وہ پہلے سے حق پر ہیں اور حق پرستوں کی بڑی جماعت بنی اسرائیل سے ان کا تعلق ہے۔ وہ پیغمبری کو اپنا حق سمجھتے تھے۔ان کے لیے یہ بات ناقابلِ برداشت تھی کہ ان کے گروہ کے سوا کسی اور گروہ میں اللہ تعالیٰ اپنا پیغمبر بھیجیں۔ جب محمد رسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے آخری نبی کے طور پر مبعوث کیا تو یہودی اسی وجہ سے ان کے اور ان کی اُمت کے دشمن بن گئے۔ یہ ان کا حسد تھا جو انہیں دشمنی پر مجبور کرتا تھا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال 9: نئے اسلام لانے والوں کو یہودی کیسے بہکاتے تھے؟

جواب: نئے اسلام لانے والوں سے وہ کہتے تھے کہ اگر تمہیں اپنا آبائی مذہب چھوڑنا ہی ہے تو یہودیت یا عیسائیت اختیار کر لو کیونکہ جنت یہودیوں اور عیسائیوں کے لیے ہے جو ہمیشہ سے نبیوں اور بزرگوں کی جماعت رہی ہے۔

سوال 10: اللہ تعالیٰ نے یہود کی پیدا کردہ اس غلط فہمی کہ ''جنت یہودیوں اور عیسائیوں کے لیے ہے'' کا کیا جواب دیا؟

جواب: کسی گروہ سے وابستگی کسی کو جنت کا مستحق نہیں بناتی۔ جنت کا فیصلہ انسان کے اپنے عمل کی بنیاد پر کیا جاتا ہے نہ کہ کسی خاص گروہ سے تعلق کی بنیاد پر۔

سوال 11: یہود نے مخالفت کی وجہ سے عام لوگوں میں شبہات پھیلائے۔ مسلمانوں کو شبہات سے خود بچنے اور دوسروں کو بچانے کے لیے کیا نصیحتیں کی گئیں؟

جواب: 1۔ صاف الفاظ میں گفتگو کریں۔

2۔ ایسے الفاظ نہ بولیں جس سے کوئی برا پہلو نکل سکتا ہو۔

3۔ جو بات کہی جائے اسے غور سے سنیں اور سمجھنے کی کوشش کریں۔

4۔ سوال و جواب کی بجائے نصیحت کا مزاج پیدا کریں۔

5۔ حسد اور جلن میں مبتلا نہ ہوں۔

6۔ اپنے ایمان کی حفاظت کریں۔

سوال 12: مسلمانوں کو یہود کی شر انگیزیوں کے مقابلے میں کیا نصیحت کی گئی؟

جواب: 1۔ یہود سے بحث و مباحثہ نہ کیا جائے۔

2۔ اس معاملے میں اللہ تعالیٰ کی ذات پر بھروسہ کیا جائے۔

3۔ عفو و درگزر سے کام لیا جائے۔

4۔ نماز قائم کی جائے۔

5۔ زکوٰۃ ادا کی جائے۔

6۔ اس بات کا یقین رکھا جائے کہ جو کچھ کرتے ہیں سب اللہ تعالیٰ کی نظر میں ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال 13: مسلمانوں کو جن خصوصیات کو اپنے اندر پیدا کرنے کی نصیحت کی گئی۔اس کے کیا ثمرات ہیں؟

جواب: **A۔عفوودرگزر:**

1۔اس سے خلافِ مزاج حالات برداشت کرنے کی عادت پیدا ہوجاتی ہے۔اس سے انسان کی اخلاقی اور روحانی قوت میں اضافہ ہوتا ہے اور بڑے بڑے سنگین اور مشکل حالات کو برداشت کرنے کی مشق ہوجاتی ہے۔

2۔عفوودرگزر انسان کو اس سے بچاتا ہے کہ وہ مشتعل [reactionary] ہوکر منفی کاروائیاں کرنے لگے۔

B۔نماز: انسان کو اللہ تعالیٰ سے جوڑتی ہے۔

C۔زکوٰۃ: اس سے باہمی خیر خواہی اور اتحاد کی فضا پیدا ہوتی ہے۔

سوال 14: اللہ تعالیٰ کے ہاں نجات کا دارومدار کس چیز پر ہے؟

جواب: 1۔اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں سونپ دینا (اسلام)۔

2۔نیک روش پر چلنا (احسان)۔

سوال 15: اسلام میں اچھا (محسن) ہونے سے کیا مراد ہے؟

جواب: اسلام میں اچھا ہونا یہ ہے کہ انسان اس طرح سے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے حوالے کردے کہ ہر دوسری چیز کی اہمیت دل سے نکل جائے۔مثلاً

1۔کسی خاص گروہ سے تعلق کا تعصب۔

2۔ذاتی وفاداریاں۔

3۔دنیا کی مصلحتیں۔

اسلام میں اچھا وہ ہے جو ہر حکم پر اللہ تعالیٰ کی طرف دوڑے اور اس کے راستے میں کوئی چیز رکاوٹ نہ بنے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکوع نمبر 14

سوال 1: یہود اور نصاریٰ کو اپنی قوم حق پر اور دوسری قومیں باطل پر نظر آتی تھیں۔ کیوں؟

جواب: ☆ یہود نے نبیوں اور بزرگوں سے تعلق کو حق پرستی کا معیار بنایا اس لیے وہ خود کو حق پر سمجھتے تھے۔

☆ عیسائیوں نے اپنے اندر یہ خاصیت دیکھی کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا اکلوتا بیٹا ان کے پاس بھیجا اس لیے وہ اپنے آپ کو حق پر سمجھتے تھے۔

سوال 2: مشرکینِ مکہ اپنے آپ کو کس اعتبار سے خاص سمجھتے تھے؟

جواب: مشرکین اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے گھر کا رکھوالا کہتے تھے اس لیے خود کو دوسروں سے بہتر سمجھتے تھے۔

سوال 3: اللہ کے عبادت خانوں میں اللہ تعالیٰ کی یاد سے کیسے روکا گیا تھا؟

جواب: 6 ہجری میں قریش نے مسلمانوں کو عمرہ کرنے سے روک دیا تھا۔

سوال 4: عبادت گاہوں کو ویران کیسے کیا جاتا ہے؟ مسجدیں کیسے ویران ہوتی ہیں؟

جواب: 1۔ اللہ تعالیٰ کے گھر کو اپنے فرقے کے علاوہ دوسرے فرقے والوں کے لیے بند کر دیا جائے۔

2۔ ایسے مناظرے اور بحثیں کی جائیں کہ لوگ سکون سے اپنے رب کا نام نہ لے سکیں۔

3۔ ایسی دلچسپیاں دے دی جائیں کہ مسجد جانے کا ہوش ہی نہ رہے۔

سوال 5: اللہ تعالیٰ کی عبادت گاہوں میں کیسے جانا چاہیے؟

جواب: 1۔ اللہ تعالیٰ کی عظمت کے احساس سے دب کر جانا چاہیے۔

2۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے مساجد میں جانا چاہیے۔

سوال 6: جو لوگ مساجد کی ویرانی کے درپے ہوں ان کے بارے میں رب کا کیا فیصلہ ہے؟

جواب: 1۔ ان کے لیے دنیا میں رسوائی ہے۔

2۔ آخرت میں ان کے لیے بھاری سزا ہے۔

سوال 9: دنیا اور آخرت کی رسوائی سے اللہ تعالیٰ کی پناہ کیسے مانگی جائے؟

جواب: مسند احمد کی حدیث میں اللہ کے رسول ﷺ نے یہ دعا سکھائی ہے:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِي الْاُمُوْرِ كُلِّهَا وَاَجِرْنَامِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ

"اے اللہ! تو ہمارے تمام کاموں کا انجام اچھا کرنا اور دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے نجات دے دینا۔"

سوال 7: اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت کے لیے کسی خاص رُخ کا تعین کیوں کیا؟

جواب: خاص سمت کا تعین عبادت کی تنظیمی ضرورت کو پورا کرنے کے لیے ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ اللہ تعالیٰ اسی خاص رُخ میں ہے۔

سوال 8: یہود کا خیال تھا کہ 'اللہ تعالیٰ نے کسی کو بیٹا بنایا ہے'۔ اس اعتراض کا کیا جواب دیا گیا؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے یہود کے عقیدے کی تردید کرتے ہوئے فرمایا: سُبْحٰنَهٗ 'اللہ تعالیٰ پاک ہے' یعنی اللہ تعالیٰ ہر قسم کی نسبت سے پاک ہے۔ کوئی چیز کسی پہلو سے بھی اس کی ذات یا صفات یا حقوق میں شریک نہیں۔ ہر چیز اللہ تعالیٰ کی غلام ہے، مخلوق ہے۔

سوال 10: رسول ﷺ کے بشیر اور نذیر ہونے کا کیا مطلب ہے؟

جواب: ☆ بشیر سے مراد ہے جنت کی خوشخبری دینے والا۔

☆ نذیر سے مراد ہے جہنم کا خوف دلانے والا۔

سوال 11: یہودی اور عیسائی مسلمانوں سے راضی کیوں نہیں ہو سکتے؟

جواب: یہودی اور عیسائی مسلمانوں سے حسد کرتے ہیں اور انسان جس سے حسد کرتا ہے اس سے راضی آخر کیسے ہو سکتا ہے۔

سوال 12: اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تلاوت کا حق کیا ہے؟

جواب: 1۔ الفاظ کی پہچان اور صحیح ادائیگی کرنا۔

2۔ الفاظ کے معانی کا علم ہونا۔

3۔ اللہ تعالیٰ کی آیات پر غور و فکر (تدبر) کرنا۔

4۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنا۔

5۔ دوسروں تک اس پیغام کو پہچانا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "حقِ تلاوت یہ ہے کہ جنت کے ذکر کے وقت جنت کا سوال کیا جائے اور جہنم کے ذکر کے وقت اس سے پناہ مانگی جائے۔"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکوع نمبر 15

سوال 1: بنی اسرائیل کو اللہ تعالیٰ نے کس خاص کام کے لیے چنا تھا؟

جواب: 1۔ سارے عالم کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلائیں۔

2۔ ان کو اس حقیقت سے باخبر کریں کہ ان کا مالک ان سے سوال کرنے والا ہے۔

سوال 2: حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جو فضیلت اور درجات ملے اس کا فیصلہ کب کیا گیا؟

جواب: حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بڑی سختیوں کے ساتھ آزمایا گیا اور وہ اللہ تعالیٰ کے سچے فرمانبردار ثابت ہوئے۔ اس سے ثابت ہوا کہ قربانی کی قیمت پر کسی مقصد کو اختیار کرنے والا ہی اس مقصد کے راستے میں سب سے آگے ہوتا ہے۔

سوال 3: حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آزمائشیں کون سی تھیں؟

جواب: 1۔ گھربار چھوڑنا پڑا۔

2۔ نمرود کے دربار میں حق بات پیش کرنے کی پاداش میں آگ میں پھنکوایا گیا۔

3۔ بیوی اور شیر خوار بچے کو رب کے حکم سے ویرانے میں چھوڑنا پڑا۔

4۔ بیٹے کو ذبح کرنے کا حکم ملا۔

سوال 4: حضرت ابراہیم علیہ السلام تمام آزمائشوں میں پورے اترے، آپ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کیا انعام ملا؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو انسانوں کا رہنما بنایا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام انسانوں کو اللہ تعالیٰ تک پہنچاتے تھے۔ وہ بھلائی کے کاموں میں سب سے آگے تھے۔ وہ لوگوں کے محبوب قائد تھے۔

سوال 5: امامت کا معیار کیا ہے؟

جواب: 1۔ امامت وقیادت ان لوگوں کا حق ہے جو اپنے شعور سے، اپنے عمل سے، اپنے ایمان سے اپنے آپ کو قیادت کا مستحق ثابت کردیں۔

2۔ امامت کے استحقاق کے لیے بنیادی شرط عدل وانصاف ہے۔

سوال 6: بیت اللہ کی حیثیت کو قرآنِ حکیم میں کیسے ثابت کیا گیا ہے؟

جواب: 1۔ لوگوں کے لیے مرکز ہے۔

2۔ امن کی جگہ ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال 7: اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام و اسماعیل علیہ السلام کو اپنے گھر کی کیا ذمہ داری دی تھی؟

جواب: اس گھر کو طواف، اعتکاف، رکوع اور سجدہ کرنے والوں کے لیے پاک رکھیں۔

سوال 8: بیت اللہ کو پاک رکھنے سے کیا مراد ہے؟

جواب: ظاہری صفائی کے ساتھ ساتھ اصل پاکیزگی یہ ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کا نام بلند نہ ہو۔

سوال 9: بیت اللہ کی کیا خصوصیات ہیں؟

جواب: 1۔ ہر سال ساری دنیا سے لوگ اپنا وطن چھوڑ کر بیت اللہ آتے ہیں۔

2۔ یہاں کسی جاندار پر زیادتی کرنا جائز نہیں۔

3۔ ہمیشہ کے لیے مرکزی عبادت گاہ بنا دیا گیا۔

4۔ اسے ہر قسم کی گندگیوں سے پاک رکھا جاتا ہے۔

5۔ اس کا طواف کیا جاتا ہے۔

6۔ یہاں دنیا سے الگ ہو کر اللہ تعالیٰ کو یاد کیا جاتا ہے۔

7۔ یہاں صرف اللہ تعالیٰ کے لیے رکوع اور سجدے کیے جاتے ہیں۔

8۔ یہاں مقامِ ابراہیم علیہ السلام ہے۔

9۔ یہاں زم زم کا کنواں ہے۔

10۔ بیت اللہ دعوتِ اسلامی کا عالمگیر مرکز ہے۔

سوال 10: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے رب سے کیا دعائیں مانگیں؟

جواب: 1۔ اس شہر (مکہ) کو امن کا شہر بنا دے۔

2۔ اس شہر کے رہنے والوں میں سے جو لوگ اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت کو مانیں انہیں ہر قسم کے پھلوں کا رزق دے۔

3۔ کعبہ کی تعمیر کے سلسلے میں ہماری خدمت کو قبول فرمائیے۔

4۔ ہمیں اپنا اطاعت گزار بنائیے۔

5۔ ہماری نسل میں سے ایسے لوگ اٹھائیے جو تیرے مسلم ہوں۔

6۔ ہمیں اپنی عبادت کے طریقے بتائیے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

7۔ ہماری کوتاہیوں سے درگزر فرمایئے۔

8۔ ان لوگوں میں انہی کی قوم میں سے ایک رسول مبعوث فرمایئے جو انہیں تیری آیات سنائے، انہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دے اور ان کی زندگیاں سنوار دے۔

سوال 11: اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کے لیے کون سی چار چیزوں کا اہتمام کرنے کی دعا حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام نے مانگی تھی؟

جواب: 1۔ تلاوتِ آیات

2۔ تعلیمِ کتاب

3۔ تعلیمِ حکمت

4۔ تزکیۂ نفس

سوال 12: ایک رہنما (رسول) کے اندر کن خصوصیات کی دعا حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام نے مانگی تھی؟

جواب: 1۔ رہنما اللہ تعالیٰ کی آیات سنائے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی معرفت کی نشانیوں کو، ان کے اشارات کو کھولے۔

2۔ رہنما ایسی نظر سے دیکھنا سکھائے جس سے رہنمائی حاصل کرنے والے ہر چیز میں اپنے رب کو دیکھنے کے قابل ہو جائیں۔

3۔ رہنما اللہ تعالیٰ کے کلام کو خود سیکھ کر، اسے قبول کر کے دوسرے انسانوں تک پہنچائے۔

4۔ رہنما حکمت یعنی بصیرت سکھائے۔ وہ خود اپنے ذہن کو قرآن کی تعلیمات میں ڈھالے۔ اپنی فکر کو روشن کرے۔ صحیح فیصلے تک پہنچنے کی اہلیت پیدا کرے اور جن کی رہنمائی کرنی ہے انہیں بھی اس قابل بنائے۔

5۔ رہنما تزکیہ کا کام کرے یعنی ایسے انسان تیار کرے جن کے سینے اللہ تعالیٰ کی محبت کے علاوہ ہر محبت سے خالی ہوں۔ رہنما انسان کو نفسیاتی پیچیدگیوں سے آزاد کرے۔ وہ انسانوں کو اس قابل بنا دے کہ کائنات سے اپنے شعور کے لیے رزق پا سکیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکوع نمبر 16

سوال 1: حضرت ابراہیم علیہ السلام کیسے انسان تھے؟ قرآن اس مقام پر ان کا کیا تعارف پیش کرتا ہے؟

جواب: 1۔ اللہ تعالیٰ کی تمام آزمائشوں میں پورا اترنے والے۔

2۔ سب لوگوں کے پیشوا (امام)۔

3۔ اللہ تعالیٰ نے برگزیدہ کیا (جہاں عبادت کے لیے کھڑے ہوتے تھے اسے مستقل جائے نماز بنانے کا حکم ہوا)۔

4۔ اللہ تعالیٰ کے گھر کو پاک صاف رکھنے والے۔

5۔ اللہ تعالیٰ سے اپنی ذات، اپنی اولاد اور اپنی قوم کی دنیا و آخرت کی بھلائیوں کے لیے دعائیں کرنے والے۔

6۔ اللہ تعالیٰ کا گھر بنانے والے۔

7۔ یکسو حنیف۔

8۔ صالح۔

9۔ مسلم

10۔ اپنی اولاد کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی نصیحت کرنے والے۔

سوال 2: اسلام لانے کا کیا مطلب ہے؟ اپنی ہستی کو اللہ تعالیٰ کے حوالے کیسے کیا جا سکتا ہے؟

جواب: اپنی سوچ، اپنے خیال، اپنے جذبات، اپنے احساسات اور اپنے عمل کو مکمل طور پر اللہ تعالیٰ کے حوالے کر دینا۔

سوال 3: رسول اللہ ﷺ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین کی طرف دعوت دیتے تھے۔ یہودی، عیسائی اور کفارِ مکہ بھی اپنے آپ کو ان سے منسوب کرتے تھے۔ پھر وہ آپ ﷺ کے مخالف کیوں ہو گئے؟

جواب: یہود دین کو قومی عزت کا نشان سمجھتے تھے جبکہ نبی ﷺ کی دعوت کے مطابق دین یہ تھا کہ انسان اپنی زندگی کو اللہ تعالیٰ کے رنگ میں رنگ لے اور یکسو ہو کر اللہ والا ہو جائے۔ اس دعوتِ دین سے ان کے قومی عزت والے دین پر زد پڑتی تھی اس لیے وہ آپ ﷺ کے دشمن بن گئے۔

سوال 4: حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنی اولاد کو کیا وصیت کی تھی؟

جواب: حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنی اولاد کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے اس دین کو چن لیا ہے، پھر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلام کے سوا کسی اور حالت پر تمہیں موت نہ آئے۔ یعنی اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے حوالے کرنے میں رکاوٹیں آئیں، تمنائیں ٹوٹیں، تم نہ ٹوٹنا۔

سوال 5: اس بات کا کیا مطلب ہے کہ "پچھلے لوگوں کو ان کی کمائی کا بدلہ ملے گا اور اگلے لوگوں کو ان کی کمائی کا؟"

جواب: 1۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ دین حق ہے اور حق کے معاملے میں وراثت نہیں۔

2۔ اللہ تعالیٰ کے یہاں ہر آدمی کو جو کچھ ملے گا اپنے ذاتی عمل کی بنیاد پر ملے گا کسی دوسرے کے عمل کی بنیاد پر نہیں۔

سوال 6: یہ بات کیوں کہی گئی کہ "پچھلے لوگوں کو ان کی کمائی کا بدلہ ملے گا اور اگلے لوگوں کو ان کی کمائی کا"؟

جواب: 1۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ دین کے معاملے میں وراثت نہیں ہے۔ بزرگوں کی نیکیوں کا ثواب بعد والی نسلوں کو نہیں ملتا۔ جیسے یہودی غلط فہمی میں مبتلا تھے کہ ثواب منتقل ہوتا ہے، آپ غلط فہمی میں مبتلا نہ ہوں۔

2۔ عیسائیوں نے یہ سمجھا تھا کہ پچھلی نسلوں کے گناہ اگلی نسلوں تک منتقل ہوتے ہیں۔ یہ بات درست نہیں، گناہ وراثت میں نہیں ملتے جیسے نیکیاں وراثت میں نہیں ملتیں۔

3۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر انسان کو جو کچھ ملے گا اپنے ذاتی اعمال کی وجہ سے ملے گا، کسی دوسرے کے اعمال اس پر اثر انداز ہونے والے نہیں ہیں۔

سوال 7: حنیف کسے کہتے ہیں؟

جواب: ایسے شخص کو حنیف کہتے ہیں جو ہر طرف سے کٹ کر یکسوئی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا ہو جاتا ہے۔

سوال 8: یکسوئی کیسے پیدا ہوتی ہے؟

جواب: انسان کے اندر یکسوئی پیدا کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے نماز کے لیے قبلے کا تعین کیا، دن میں پانچ بار اللہ تعالیٰ کے لیے یکسو ہونا سکھایا جاتا ہے۔ انسان ساری دنیا سے منہ موڑ کر اللہ تعالیٰ کی طرف اپنا رخ موڑ لیتا ہے۔ یہ حنیف ہونے کی تصویر ہے۔

اللہ تعالیٰ یہ چاہتے ہیں کہ نماز کے علاوہ بھی یہ رویہ انسان اپنی زندگی میں اپنائے۔

☆ اپنے ہر معاملے میں سب کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کی طرف رخ کرے۔

☆ اپنی زندگی کے سارے فیصلے اللہ تعالیٰ کی کتاب سے لے۔

☆ اپنی خواہش اور دوسروں کی مرضی کو اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں اہمیت نہ دے۔

☆ اس طرح خدا رخی اور یکسوئی والی زندگی اختیار کرلے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال 9: اپنی ہستی کو اللہ تعالیٰ کو کیسے سونپا جا سکتا ہے؟

جواب: 1۔ اللہ تعالیٰ کو اپنا مالک، آقا، حاکم اور معبود مان کر۔

2۔ اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق ڈھال کر۔

3۔ اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے احکامات کے حوالے کر کے۔

4۔ اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق دنیا میں زندگی گزار کر در حقیقت انسان اپنی ہستی کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہے۔

سوال 10: اس بات کا کیا مطلب ہے کہ ''اگر وہ اس طرح ایمان لائیں جس طرح تم ایمان لائے ہو تو وہ ہدایت پا گئے''؟

جواب: اللہ تعالیٰ کے ہاں وہ ایمان معتبر ہے جس میں انسان حق کو پہچانے، حق کا اعتراف کرے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنے دور میں اسی طرح ایمان لائے تھے، اس لیے آئندہ آنے والے انسانوں کے سامنے ان کی زندگیوں کو مثال کے طور پر رکھا کہ اگر ان جیسا ایمان لاؤ گے تب ہدایت پاؤ گے۔

سوال 11: اللہ تعالیٰ کے رنگ سے کیا مراد ہے؟ یہ رنگ انسان پر کیسے چڑھتا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کے رنگ سے مراد اللہ تعالیٰ کی بندگی کا طریقہ ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور بندگی سے چڑھتا ہے۔

سوال 12: بندگی کو اللہ تعالیٰ کے لیے خالص کرنے سے کیا مراد ہے؟

جواب: 1۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی مرضی سے نہ سوچنا۔

2۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی مرضی کے مطابق زندگی نہ گزارنا۔

3۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو مدد کے لیے سہارا نہ بنانا۔

4۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کے سامنے نہ جھکنا۔

5۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی پرستش نہ کرنا۔

6۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کی غلامی نہ کرنا۔

7۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کا پیغام نہ پھیلانا۔

سوال 13: یہودیوں اور عیسائیوں کے ذمے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کیا گواہی تھی؟

جواب: جب آخری نبی آئے گا تو تم ان کی تصدیق کرو گے، اس کا ساتھ دو گے۔

سوال 14: دین میں نجات کا دارومدار کس چیز پر ہے؟

جواب: نجات کا دارومدار سارے کا سارا عمل

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ کے نور کو پھیلانے کا ذریعہ ہے

اللہ سے محبت سکھاتا ہے

رسول اللہ ﷺ کے راستے پر چلنا سکھاتا ہے

النور روشنی ہے

Al-Noor International
النور

اللہ کا خوف سکھاتا ہے

آخرت کی جوابدہی کا احساس پیدا کرتا ہے

نبیؐ سے سچی محبت سکھاتا ہے

النور انسانیت سے محبت سکھاتا ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن مسعود اسلامک لائبریری
کتاب نمبر: 1309
504-3 جوہر ٹاؤن لاہور

The Most Wanted Personality

Wanted for Jannah

1۔ اللہ کی عبادت کرنے والا

2۔ اللہ کے آگے جھکنے والا

3۔ بے فائدہ کاموں میں وقت ضائع نہ کرنے والا

4۔ مال کا ایک حصہ اللہ کی راہ میں لگانے والا

5۔ شہوانی خواہشات کو کنٹرول کرنے والا

6۔ امانت میں خیانت نہ کرنے والا

7۔ عہد کی پابندی کرنے والا

ایمان والا کون ہے ....؟

اللہ والا

جس کی زندگی

اندر سے باہر تک

ایمان میں ڈھل گئی ہو

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یادداشت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

فِيْهِ ذِكْرُكُمْ ـــــــ ایک کتاب ـــــــ اعمال میں تبدیلی کے لیے

فِيْهِ ذِكْرُكُمْ میں قرآن مجید کے ہر رکوع کا جائزہ تین نکات کی روشنی میں لیا گیا ہے۔

1۔ رکوع ایک نظر میں:

اس میں رکوع کا خاص موضوع بتایا گیا ہے اور رکوع کا اس کے ذیلی موضوعات اور آیات سے اُن کا ربط واضح کیا گیا ہے اور یوں رکوع کے بنیادی نکات کو ذہن نشین کرنا آسان ہو گیا ہے۔

2۔ ہم کیا کریں؟

اس میں ہر رکوع کے بارے میں ایک یا ایک سے زائد عملی نکات بتائے گئے ہیں۔ کتاب کی گہرائی تک پہنچنا بھی اسی وقت ممکن ہوتا ہے جب انسان عملی تجربات سے گزرے۔ انسان جب اپنی کوشش کا آغاز ایک کام سے بھی کر لیتا ہے تو اس کے قدم آگے بڑھنے لگتے ہیں اور یوں روحانی ارتقاء کا سفر طے ہونا شروع ہو جاتا ہے۔

3۔ اپنا جائزہ:

ہر رکوع سے ایسے نکات لیے گئے ہیں جن کے تحت اپنے ایمان اور عمل کو چار نکاتی سکیل (ہاں، نہیں، کسی حد تک، بہت حد تک) کی روشنی میں جائزہ لیا جا سکتا ہے۔ یہ ایمان کے ساتھ ساتھ اپنے احتساب کی ایک کوشش ہے۔ ہر روز اپنا احتساب کرنے سے انسان کو اپنی فکر لاحق ہو جاتی ہے۔ انسان اپنے بارے میں سنجیدہ ہونے لگتا ہے اور یوں قرآن مجید کے ساتھ ایک تعلق بننے لگتا ہے، قرآن مجید زندگی کی کتاب ہے اپنے جائزے کے بعد اس حقیقت پر یقین آ جاتا ہے۔

08061

0001 / 1 - 100